ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.
Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.03, Issue No.329 Wednesday, 10 June, 2026, 8 Pages
جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۳۲۹)، بروز بدھ، ۱۰ر جون، ۲۰۲۶ء، ۲۳ر ذی الحجہ، ۱۴۴۷ھ، ۸ صفحات

محمود مصبح.. القسام نے عیاش میزائل داغنے والے پہلے مجاہد کی شناخت ظاہر کردی ص:02

تشدد کی آگ میں پھر جل اُٹھا 'پی او کے'

مظاہرین اور پاکستانی فوج کے درمیان خونی جھڑپ میں 4 سیکورٹی اہلکار سمیت 11 لوگوں کی موت

اسلام آباد، (ایجنسیاں): پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) میں ایک بار پھر تشدد پھوٹ پڑا ہے۔ یہاں اپنے مطالبات کے لیے سڑکوں پر اترے مظاہرین اور پاکستانی سیکورٹی اہلکاروں کے درمیان ہوئی خونی جھڑپوں میں 4 سیکورٹی اہلکاروں اور 7 شہریوں کی موت ہوگئی، جبکہ 70 سے زائد لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ تشدد کے سبب پورے علاقے میں کشیدگی کا ماحول ہے۔ اس دوران موبائل اور انٹرنیٹ خدمات بند کردی گئی ہیں۔ سول سوسائٹی گروپوں کے نمائندہ اتحاد جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی (جے اے اے سی) نے اقتصادی اور سیاسی مطالبات کے حوالے سے منگل کے روز تحریک کا اعلان کیا تھا۔ اسے کچلنے کے لیے پاکستانی رینجر، پنجاب پولیس (پاکستان) اور فوج تعینات کردی گئی ہے۔ خبروں کے مطابق تنازعہ کی شروعات جمعہ کو ہوئی جب ایک کاروباری کی پولیس اہلکاروں سے مبینہ کہا سنی ہوگئی اور اسی دوران اسے گولی ماردی گئی۔ بعد میں اس کی لاش راجکوٹ کے کمبائنڈ ملٹری اسپتال لائی گئی جہاں جے اے اے سی کے حامی بڑی تعداد میں جمع ہوگئے۔ بعدازاں سیکورٹی فورسز اور مظاہرین کے درمیان جھڑپ شروع ہوگئی۔ پونچھ سیکٹر کے کمشنر سردار وحید خان کے مطابق غیر سماجی عناصر کی فائرنگ میں 4 پولیس اہلکاروں اور ایک راہگیر کی موت ہوئی۔ اس کے بعد سیکورٹی فورس کی جوابی کارروائی میں 6 مظاہرین مارے گئے۔ پولیس کمشنر لیاقت ملک نے بتایا کہ واردات میں 23 سیکورٹی اہلکار اور 50 مظاہرین زخمی ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی 10 سے زائد لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی رائٹرس کے مطابق جے اے اے سی کے سربراہ شوکت نواز میر نے 'ایکس' پر ویڈیو شیئر کرتے ہوئے الزام لگایا کہ راجکوٹ میں حکومت نے ان کے حامیوں کے خلاف قتل عام شروع کردیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 9 جون (آج) مجوزہ لاک ڈاون پروگرام کے لئے تنظیم پوری طرح پُرعزم ہے۔ سیاسی کارکن امجد ایوب مرزا نے اقوام متحدہ سے علاقے میں انسانی اور سیاسی بحران کے درمیان مداخلت کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے ایک ویڈیو پیغام میں راولکوٹ میں پرامن مظاہرین پر پُرتشدد کارروائی کو لے کر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ خبر کے مطابق جے اے اے سی نے علاقائی اسمبلی کے لیے 27 جولائی کو ہونے والے انتخابات کی مخالفت میں منگل کو لاک ڈاون کا اعلان کیا ہے۔ اسمبلی کی 45 میں سے 12 سیٹیں پناہ گزینوں کے لیے محفوظ ہیں جن کا غلط استعمال کیا جاتا ہے۔ ان سیٹوں پر مقامی لوگوں کے بجائے پاکستان کے دوسرے حصوں کے لوگوں کو نامزد کردیا جاتا ہے۔

قاہرہ مذاکرات میں پیش رفت ہوئی ہے: طاہر النونو

اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سیاسی دفتر کے سربراہ کے میڈیا مشیر طاہر النونو نے تصدیق کی ہے کہ گذشتہ چند دنوں کے دوران قاہرہ میں جنگ بندی کے اگلے مرحلے کے حوالے سے ہونے والی بات چیت میں پیش رفت ہوئی ہے۔ طاہر النونو نے منگل کے روز 'صفا' کے ذریعے جاری کردہ ایک بیان میں کہا کہ حماس اور قومی قوتوں کے وفد نے صدر ٹرمپ کے منصوبے پر عمل درآمد مکمل کرنے کے لیے ثالثوں کی جانب سے پیش کردہ روڈ میپ کے نکات پر ایک مشترکہ قومی اور ذمہ دارانہ جواب تیار کیا ہے۔

انہوں نے نشاندہی کی کہ جنگ بندی کے معاہدے کو نافذ کرنے کے لیے بحث اور مشاورت اب بھی جاری ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ یہ بات چیت پہلے مرحلے میں باقی تمام مسائل پر محیط ہے جس میں فلسطینی عوام کے سیاسی حقوق کا تحفظ اور قومی انتظامی کمیٹی کے داخلے کو تیز کرنا شامل ہے تاکہ وہ غزہ کی پٹی میں اپنی تمام ذمہ داریاں سنبھال سکے۔ اس کے علاوہ امداد کی فراہمی میں تیزی لانا اور ریلیف و تعمیر نو کا آغاز کرنا نیز پورے غزہ سے قابض اسرائیل کا انخلا یقینی بنانا اور ہمارے عوام کے لیے سیکورٹی کی ضمانت فراہم کرنا بھی ان مذاکرات کا حصہ ہے۔

انہوں نے ذکر کیا کہ حماس کی قیادت کے وفد نے جس کی سربراہی غزہ میں حماس کے سربراہ خلیل الحیہ کر رہے ہیں قاہرہ میں تفصیلی ملاقاتوں کا ایک سلسلہ منعقد کیا ہے جس میں قطری وزیر اعظم اور مصری و ترکیہ کے انٹیلی جنس وزراء کے ساتھ ملاقاتیں شامل ہیں۔

انہوں نے اشارہ کیا کہ وفد نے مذاکرات میں شریک ثالثوں اور قومی قوتوں اور دھڑوں کے ساتھ کئی ملاقاتیں کی ہیں۔

طاہر النونو نے واضح کیا کہ تحریک کے وفد اور قومی و اسلامی دھڑوں کے رہنماؤں نے ایسے معاہدے تک پہنچنے کے لیے جس پر سب متفق ہوں بات چیت میں مثبت رویہ اور اعلیٰ ذمہ داری کا مظاہرہ کیا ہے۔

چوتھے روز بھی قاہرہ میں مذاکرات جاری ہیں جس میں مصری اور ترکیہ کے انٹیلی جنس سربراہان اور قطری وزیر اعظم شامل ہیں۔ یہ مذاکرات امریکی ایلچی سٹیو وٹکوف اور کونسل فار پیس کے اعلیٰ نمائندے نکولے ملادی نوف کے ساتھ کھلے رابطے اور مکمل ہم آہنگی کے ساتھ جاری ہیں۔

نابلس میں جھڑپوں کے دوران ایک یہودی آبادکار زخمی، مغربی کنارے میں نئے حملے

غزہ: غرب اردن کے شمالی شہر نابلس کے جنوب میں فلسطینی نوجوانوں کے ساتھ جھڑپوں کے دوران ایک یہودی آبادکار زخمی ہوگیا ہے جبکہ اس کے ساتھ ساتھ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں یہودی آبادکاروں کے حملے اور قابض فوج کے دھاوے جاری ہیں۔ مقامی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ نابلس کے جنوب مشرق میں جالود گاؤں کے مضافات میں ایک یہودی بستی کے قریب نوجوانوں کے ساتھ شدید جھڑپوں کے نتیجے میں ایک یہودی آبادکار زخمی ہوا۔ مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں کی جارحیت اور حملے جاری ہیں اور یہودی آبادکاروں نے رام اللہ شہر کے مشرق میں برقا گاؤں کے داخلی راستے پر شہریوں پر حملہ کیا۔ یہودی آبادکاروں کے گروہوں نے مقبوضہ بیت المقدس کے شمال مشرق میں مخماس چوک کے قریب فلسطینیوں کی گاڑیوں پر بھی حملہ کیا۔ قابض افواج نے بیت لحم شہر کے جنوب میں بیت فجار قصبے پر دھاوا بول دیا جس کے نتیجے میں نوجوانوں اور قابض افواج کے درمیان جھڑپیں شروع ہوگئیں۔ اس سے قبل الخلیل گورنری کے جنوب میں واقع الفوار کیمپ میں قابض افواج کے ساتھ جھڑپیں ہوئی تھیں جبکہ قابض فوج نے صوتی بموں کا استعمال کیا۔ قابض افواج نے نابلس شہر کے مشرق میں روجیب گاؤں پر دھاوا بولا جبکہ یہودی آبادکاروں نے شہر کے جنوب مشرق میں جالود قصبے کی اراضی میں شہریوں کے گھروں کے اطراف میں آگ لگادی۔ یہودی آبادکاروں نے قابض اسرائیل کی فوج کے ہمراہ نابلس کے جنوب میں واقع بیتا قصبے میں ایک گدھا بھی چوری کرلیا۔ دریں اثنا قابض افواج نے شہر کے شمال میں عین سینیا کے دروازے پر رام اللہ شہر سے باہر نکلنے والوں کے لیے ایک فوجی چوکی قائم کردی۔ مغربی کنارہ اور مقبوضہ بیت المقدس قابض افواج اور یہودی آبادکار ملیشیاؤں کی جانب سے شہریوں اور ان کی املاک کے خلاف بڑھتی ہوئی خلاف ورزیوں کا مشاہدہ کر رہے ہیں جبکہ فلسطینیوں کی جانب سے ان کا مقابلہ کرنے اور مزاحمت کو تیز کرنے کی مسلسل اپیلیں کی جارہی ہیں۔

قابض اسرائیلی انتظامیہ نے دیمون عقوبت خانے میں فلسطینی قیدی خواتین کے نماز کے ملبوسات ضبط کرلیے

غزہ: دفتر برائے اطلاعات اسیران نے اطلاع دی ہے کہ دیمون عقوبت خانے کی انتظامیہ نے قیدی خواتین کے نماز کے زیادہ تر اسکرٹس اور لباس ضبط کرلیے ہیں۔ یہ ایک نیا قدم ہے جو ان کے مذہبی حقوق کو متاثر کرتا ہے اور عقوبت خانے کے اندر ان کے مذہبی رسومات اور عبادات کی ادائیگی میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔ دفتر نے واضح کیا کہ یہ لباس ضبط کیے جانے کے بعد قیدی خواتین کو نماز کی ادائیگی میں شدید مشکلات کا سامنا ہے اور اس اقدام کے لیے کوئی واضح جواز پیش نہیں کیا گیا ہے جس سے عقوبت خانے میں ان کی روزمرہ کی تکالیف میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔ دفتر نے نشاندہی کی کہ یہ اقدامات ایسے وقت میں کیے جارہے ہیں جب قیدی خواتین انتہائی سخت حالات میں قید ہیں جس میں خوراک کی مقدار میں کمی، بعض کھانوں کا غیر معیاری ہونا، صفائی کے سامان کی محدود فراہمی اور ان میں سے کئی کو بنیادی ضروریات سے محروم رکھنا شامل ہے۔ دفتر نے مزید کہا کہ قیدی خواتین طبی غفلت اور علاج کی درخواستوں پر تاخیر سے ردعمل کی بھی شکایت کررہی ہیں، اس کے علاوہ ان میں سے بعض کو تادیبی کارروائیوں اور پابندیوں کا سامنا ہے جس سے عقوبت خانے کے اندر نفسیاتی اور رہائشی بوجھ میں اضافہ ہورہا ہے۔

ہندوستانی پیشہ وروں اور امریکی کمپنیوں کیلئے راحت

عدالت نے ایچ-1بی ویزا کے لیے ٹرمپ کی 1 لاکھ ڈالر فیس منسوخ، جج نے کہا 'یہ قانون کے خلاف ہے'

واشنگٹن، (ایجنسی): امریکہ کی ایک وفاقی عدالت نے صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے ایچ ون بی ویزا پروگرام کے تحت غیر ملکی ماہر ملازمین کی درخواستوں پر ایک لاکھ ڈالر فیس عائد کرنے کی پالیسی کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا ہے۔ امریکہ میں بڑی تعداد میں ہندوستانی انجینئرز، سافٹ ویئر ڈیولپرز اور دیگر تکنیکی ماہرین ایچ-1بی ویزا کے ذریعہ کام کرتے ہیں عدالت کے اس فیصلے کو ہندوستانی پیشہ وروں اور امریکی کمپنیوں دونوں کیلئے راحت کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق وفاقی ڈسٹرکٹ جج لیوسورکین نے اپنے فیصلے میں قرار دیا کہ ٹرمپ انتظامیہ نے کانگریس کی منظوری کے بغیر یہ اقدام کرکے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا۔ عدالت کے 42 صفحات پر مشتمل فیصلے میں کہا گیا کہ ایچ ون بی ویزا درخواستوں پر عائد کی جانے والی ایک لاکھ ڈالر کی رقم درحقیقت ایک ٹیکس کے مترادف ہے، جبکہ امریکی آئین کے مطابق اس نوعیت کا ٹیکس نافذ کرنے کا اختیار صرف کانگریس کے پاس ہے، انتظامیہ کے پاس نہیں۔ صدر ٹرمپ نے ستمبر میں اعلان کیا تھا کہ ایچ ون بی ویزا کیلئے درخواست دینے والی کمپنیوں کو ایک لاکھ ڈالر فیس ادا کرنا ہوگی، اس فیصلے کا مقصد امریکی ملازمتوں کے تحفظ اور غیر ملکی افرادی قوت کے استعمال کو محدود کرنا قرار دیا گیا تھا۔ تاہم کیلیفورنیا سمیت امریکہ کی 20 ریاستوں نے اس پالیسی کو عدالت میں چیلنج کردیا تھا اور مؤقف اختیار کیا تھا کہ انتظامیہ نے قانونی طریقہ کار کو نظرانداز کرتے ہوئے غیر قانونی اقدام کیا ہے۔ عدالت نے ریاستوں کے مؤقف سے اتفاق کرتے ہوئے ٹرمپ انتظامیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا۔ دوسری جانب امریکی محکمہ ہوم لینڈ سکیورٹی نے عدالتی فیصلے پر تنقید کرتے ہوئے اسے 'عدالتی ایکٹیوازم' قرار دیا ہے۔ یاد رہے کہ ایچ ون بی ویزا پروگرام 1990 میں امریکی کانگریس نے متعارف کرایا تھا۔ اس پروگرام کے تحت امریکی کمپنیاں مختلف شعبوں خصوصاً ٹیکنالوجی، انجینئرنگ، میڈیکل اور تحقیقاتی میدانوں میں غیر ملکی ماہرین کو عارضی ملازمت کیلئے امریکہ لاسکتی ہیں۔ موجودہ قوانین کے تحت ایچ ون بی ویزا پروگرام میں سالانہ 65 ہزار ویزے جاری کیے جاتے ہیں، جبکہ اعلیٰ تعلیمی ڈگری رکھنے والے افراد کیلئے اضافی 20 ہزار ویزوں کی گنجائش بھی موجود ہے۔ اس پروگرام کے تحت ملازمین کی خدمات حاصل کرنے والی کمپنیوں کو عام طور پر 1700 سے 4500 ڈالر تک فیس ادا کرنا ہوتی ہے تاہم ٹرمپ انتظامیہ نے اس رقم کو بڑھا کر ایک لاکھ ڈالر کر دیا تھا، جسے اب عدالت نے غیر قانونی قرار دیدیا ہے۔ یہ فیصلہ امریکی ٹیکنالوجی کمپنیوں، غیر ملکی ہنرمند کارکنوں اور خاص طور پر ایچ ون بی ویزا کے امیدواروں کیلئے پیش رفت قرار دیا جارہا ہے۔

کیا ہے معاملہ؟

ایچ ون بی ویزا پروگرام 1990 میں امریکی کانگریس نے متعارف کرایا تھا۔ اس پروگرام کے تحت امریکی کمپنیاں مختلف شعبوں خصوصاً ٹیکنالوجی، انجینئرنگ، میڈیکل اور تحقیقاتی میدانوں میں غیر ملکی ماہرین کو عارضی ملازمت کے لیے امریکہ لاسکتی ہیں۔ موجودہ قوانین کے تحت ایچ ون بی ویزا پروگرام میں سالانہ 65 ہزار ویزے جاری کیے جاتے ہیں، جبکہ اعلیٰ تعلیمی ڈگری رکھنے والے افراد کے لیے اضافی 20 ہزار ویزوں کی گنجائش بھی موجود ہے۔

آبنائے ہرمز کے قریب امریکہ کا اپاچے ہیلی کاپٹر گر کر تباہ

ریسکیو کیئے گئے 2 پائلٹ، حملہ ہوا یا حادثہ؟ ٹرمپ انتظامیہ خاموش!

واشنگٹن، (ایجنسیاں): ایران-امریکہ اور اسرائیل تنازعہ کا مرکز بنے آبنائے ہرمز کے پاس امریکی فوج کا ایک اپاچے اٹیک ہیلی کاپٹر حادثے کا شکار ہوگیا۔ حالانکہ ہیلی کاپٹر میں سوار دونوں پائلٹوں کو بہ حفاظت ریسکیو کرلیا گیا ہے۔ فی الحال یہ واضح نہیں ہے کہ ہیلی کاپٹر ایرانی حملے کا شکار ہوا، اس میں تکنیکی خرابی آئی یا کسی دوسری وجہ سے حادثہ ہوا۔ امریکی اخبار 'دی نیویارک ٹائمس' کی رپورٹ کے مطابق اس واقعہ سے باخبر 2 افسران نے حادثے کی تصدیق کی ہے۔ حالانکہ ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے ابھی تک اس معاملے پر کوئی سرکاری بیان یا تازہ ترین اطلاع سامنے نہیں آئی ہے۔ امریکی فوج کی سینٹرل کمانڈ نے بھی اس واقعہ پر کوئی ردعمل نہیں دیا ہے۔ یہ حادثہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب اس علاقے میں لگاتار کشیدگی میں اضافہ ہورہا ہے۔ گزشتہ کچھ دنوں میں اسرائیل اور ایران نے ایک دوسرے پر حملے کئے ہیں۔ اس کے بعد حالات پُر امن ہوئے لیکن جنگ بندی جیسا ماحول ابھی بھی بہت کمزور مانا جارہا ہے۔ جنگ شروع ہونے کے بعد کچھ امریکی طیارے بھی یا تو ایران کی کارروائی میں تباہ ہوئے یا غلطی سے لاپتا ہوگئے لیکن یہ پہلی بار ہے جب اس جنگ میں اپاچے ہیلی کاپٹر کے گرنے کی بات سامنے آئی ہے۔ امریکی فوج اس علاقے میں کئی طرح کے ہتھیار اور طیارے استعمال کرتی رہی ہے۔ ان میں اپاچے ہیلی کاپٹر، ایم کیو-9 ریپر ڈرون اور ایف/اے-18 نیز ایف-35 جنگی طیارے شامل ہیں۔ ان کا استعمال ایران کی سرگرمیوں اور آبنائے ہرمز میں اس کے اثرات کو روکنے کے لیے کیا جارہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ایران نے اب تک تقریباً 30 ریپر ڈرون مار گرائے ہیں۔ امریکی سینٹرل کمانڈ نے 4 مئی کو سوشل میڈیا پر تصاویر شیئر کی تھیں جن میں سینٹ کام کے کمانڈر ایڈمرل بریڈ کوپر کو آبنائے ہرمز کے پاس اپاچے ہیلی کاپٹر میں پرواز کرتے دکھایا تھا۔ یہ اس وقت ہوا تھا جب امریکی بحریہ نے پروجیکٹ فریڈم شروع کیا تھا۔ اس کا مقصد تجارتی جہازوں کو محفوظ طریقے سے آبنائے ہرمز سے گزرنے میں مدد کرنا تھا لیکن یہ مہم زیادہ وقت نہیں چل سکی۔ اے ایس-64 اپاچے ہیلی کاپٹر کو دنیا کے سب سے خطرناک اور طاقتور جنگی ہیلی کاپٹروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس میں ہیل فائر میزائلیں لگی ہوتی ہیں اور اس کا استعمال ڈرون کو گرانے اور چھوٹی کشتیوں کے حملوں سے بچانے کے لیے کیا جاتا ہے۔

حالیہ مہینوں میں یہ ہیلی کاپٹر ایران کے نزدیکی علاقوں اور خلیجی خطے میں زیادہ سرگرم ہوئے ہیں۔ اپریل میں ایران نے امریکہ کے ایف-15 اے اسٹرائیک ایگل طیارے کو مار گرایا تھا جس کے بعد امریکہ نے اپنے 2 کرو ممبرس کو ایران سے ریسکیو کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔

مقبوضہ کشمیر میں تشدد سے پاکستان حکومت کی مشکلات بڑھیں

پولیس کے جوان کشمیر اور گلگت میں تعیناتی ملنے کے باوجود جوائن نہیں کر رہے ہیں ڈیوٹی، جان کا خطرہ لاحق

اسلام آباد، (ایجنسیاں) پاکستان کا مقبوضہ کشمیر (پی او کے) ایک بار پھر پُرتشدد مظاہرے کے سبب سلگ اٹھا ہے۔ یہاں حالات پر قابو پانے میں پاکستانی پولیس ناکام ثابت ہورہی ہے۔ اس دوران پاکستان حکومت کی پریشانی اس وقت مزید بڑھ گئی جب پولیس کے جوان یہاں ڈیوٹی کرنے سے انکار کرنے لگے۔ یہ انکشاف حکومت کے ایک دستاویز سے ہوا ہے۔ اس کے مطابق پولیس کے جوان کشمیر اور گلگت میں تعیناتی ملنے کے باوجود ڈیوٹی جوائن نہیں کر رہے ہیں۔ پاکستانی حکومت نے ایسے پولیس اہلکاروں کے خلاف کارروائی شروع کی ہے۔ مقامی اخبار 'ڈان' کے مطابق پیر کو پی او کے میں ڈیوٹی پر نہ جانے والے ایک پولیس اہلکار کو نوکری سے برخاست کردیا گیا۔ اس سلسلے میں محکمہ پولیس اب تفصیلی فہرست تیار کر رہا ہے۔ آنے والے وقت میں قانون بنا کر ایسے پولیس اہلکاروں کو ایک ساتھ نوکری سے نکالنے کی تیاری ہے۔ پی او کے سے دوری بنانے کی ایک اہم وجہ جان کا خطرہ ہے۔ پی او کے اس وقت جل رہا ہے۔ وہاں پر لوگ سڑکوں پر اتر آئے ہیں۔ ان حالات میں پیر کے روز 4 پاکستانی پولیس اہلکار مارے گئے جب کہ پولیس فائرنگ میں 7 عام شہریوں کی بھی جان چلی گئی۔ پولیس اور مظاہرین کے درمیان خونریز جھڑپ میں سینکڑوں لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ گزشتہ 2 برس میں یہ تیسرا موقع ہے جب پی او کے میں بڑا تشدد پھوٹ پڑا ہے۔ یہاں جان کا خطرہ بہت زیادہ ہے۔ واضح رہے کہ پی او کے اور گلگت میں تنخواہ اور الاؤنس پاکستان کے دیگر صوبوں کے مقابلے کافی کم دیئے جارہے ہیں۔ اسی بات کو لے کر 2025 میں 11 ہزار پولیس اہلکار سڑکوں پر اتر آئے تھے۔ ان پولیس اہلکاروں کا کہنا تھا کہ 2022 کی پے اسکیل نافذ ہونے کے بعد بھی انہیں 2012 کے حساب سے پیسے دیئے جارہے ہیں۔ 'کشمیر انگریزی' کی رپورٹ کے مطابق تنخواہ بھی پولیس اہلکاروں کی ناراضگی کی ایک اہم وجہ ہے۔ پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ایک کانسٹیبل کی ماہانہ تنخواہ 73 ہزار پاکستانی روپے ہے۔ اسی طرح سندھ میں تنخواہ کے طور پر ماہانہ 69 ہزار پاکستانی روپے ملتے ہیں۔ وہیں پاکستانی مقبوضہ کشمیر میں ایک کانسٹیبل کی تنخواہ ماہانہ 15,899 پاکستانی روپے ہے۔ یاد رہے کہ 1947-48 کے دوران کشمیر کے کچھ حصوں پر پاکستان نے قبضہ کرلیا تھا جسے پاکستان مقبوضہ کشمیر کہا جاتا ہے۔ اس کا علاقائی رقبہ تقریباً 13,300 مربع کلومیٹر ہے۔ پاکستان نے اسے یونین ٹیریٹری بنا رکھا ہے۔ یہاں پر اس وقت پیپلز پارٹی کی حکومت ہے۔ پاکستانی حکومت پی او کے میں انتخابات کرانے کی تیاری کررہی ہے۔ اس انتخاب سے عین قبل وہاں کے لوگ سراپا احتجاج ہیں۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ پی او کے اسمبلی میں مہاجر کشمیریوں کے لیے جو 12 سیٹیں ریزرو ہیں، اسے ختم کیا جائے۔

ایران کے ساتھ 2 سے 3 دن میں ایک موثر معاہدہ طے پاسکتا ہے: ٹرمپ

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ، ایران کے ساتھ ایک مضبوط اور موثر معاہدے کے بہت قریب پہنچ چکا ہے، ایرانی بندرگاہوں کی ناکہ بندی نے تہران پر بمباری کے مقابلے میں زیادہ دباؤ ڈالا ہے۔ صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ کا کہنا تھا کہ امریکہ اور ایران کے درمیان ایک بہت اچھا، مضبوط اور طاقتور معاہدہ طے پانے کے قریب ہے۔ ان کے مطابق اگر امریکہ چاہے تو ایران پر مزید دو یا تین ہفتے تک آسانی سے بمباری کرسکتا ہے، لیکن اس صورت میں بڑے پیمانے پر جانی نقصان ہوگا، جسے وہ نہیں چاہتے۔ ٹرمپ نے کہا کہ فوجی کارروائی کے بجائے سفارتی حل زیادہ مؤثر ثابت ہوسکتا ہے اور ان کی خواہش ہے کہ دونوں فریق ایک ایسے معاہدے تک پہنچیں جو جنگی کارروائی سے بھی زیادہ مضبوط ہو۔ امریکی صدر کے مطابق ایران پر عائد بندرگاہی ناکہ بندی نے غیر معمولی اثرات مرتب کیے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اقتصادی دباؤ اور ابتدائی امریکی اقدامات کے امتزاج نے ایران کی معیشت کو شدید متاثر کیا ہے، جس کے باعث تہران معاہدہ کرنے پر آمادہ ہوسکتا ہے۔ ٹرمپ نے مزید کہا کہ اگر وسیع پیمانے پر بمباری کی جاتی تو آبنائے ہرمز طویل عرصے تک بند رہ سکتی تھی، جس کے عالمی توانائی کی ترسیل اور عالمی معیشت پر سنگین اثرات مرتب ہوتے۔ دوسری جانب ٹرمپ نے مشرق وسطیٰ میں امن معاہدے کے حوالے سے بھی امید ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ فریقین ایک اہم مرحلے میں داخل ہوچکے ہیں اور وہ اس عمل کے 'آخری مراحل' میں ہیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ معاہدہ کتنے عرصے میں ممکن ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ پیش رفت آئندہ دو سے تین دن کے اندر سامنے آسکتی ہے۔ ٹرمپ کے ان بیانات کو ایسے وقت میں اہم قرار دیا جارہا ہے جب خطے میں ایران اور اسرائیل کے درمیان کشیدگی، جنگ بندی کی کوششیں اور سفارتی رابطے عالمی توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔

اسرائیل کے فضائی حملے میں ایرانی ایئر ڈیفنس کے 2 اہلکار شہید

تہران، (ایجنسیاں) اسرائیلی حملوں میں ایرانی فضائی دفاع کے سینئر اہلکار جاں بحق ہوگئے جن کی نماز جنازہ آج ادا کی جائے گی۔ ایرانی خبر رساں ادارے کے مطابق ایرانی فوج کے فضائی دفاع سے تعلق رکھنے والے دونوں اہلکار اسرائیل کی جانب سے پیر کے روز کیے گئے حملوں میں شہید ہوئے تھے۔ شہید ہونے والے اہلکاروں کی شناخت بہمن حسینی اور علی رضا عجیری کے ناموں سے ہوئی ہے۔ حملے کے وقت دونوں اہلکار حملوں کے وقت اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں انجام دے رہے تھے۔ ایرانی ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ اسرائیلی حملوں کے بعد ایرانی فوجی ہلاکتوں کی پہلی باضابطہ اطلاع ہے۔ ان اہلکاروں کی نماز جنازہ اور تدفین آج تہران میں ہوگی۔ جس کی تیاریاں جاری ہیں۔ یاد رہے کہ گزشتہ روز اسرائیل نے تہران سمیت ایران کے مختلف شہروں میں متعدد حملے کیے تھے، جواب میں ایران نے بھی تابڑ توڑ حملے کیے تھے۔ اس سے پہلے کہ حالات مزید کشیدہ ہوتے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران اور اسرائیل سے ایک دوسرے پر حملے فوری طور پر روکنے کی اپیل کی جس پر دونوں ممالک نے جنگ بندی کا اعلان کیا تھا۔

ایران اسرائیل کشیدگی کے خدشات کے باعث تیل کی قیمتوں میں اضافہ

جنیوا، (ایجنسی) ایران اور اسرائیل کے درمیان حالیہ کشیدگی کے دوبارہ شدت اختیار کرنے کے خدشات کے باعث عالمی منڈی میں

خام تیل کی قیمتوں میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ بین الاقوامی تجارتی اعداد و شمار کے مطابق منگل کے روز ابتدائی کاروبار کے دوران سرمایہ کاروں نے مشرق وسطیٰ کی صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا، جس کے نتیجے میں عالمی معیار کے برینٹ خام تیل کی قیمت میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ رپورٹس کے مطابق برینٹ کروڈ آئل فیوچرز کی قیمت 13 سینٹ اضافے کے بعد 94.38 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئی، جبکہ امریکی ویسٹ ٹیکساس انٹر میڈیٹ خام تیل کی قیمت 11 سینٹ اضافے کے ساتھ 91.41 ڈالر فی بیرل ریکارڈ کی گئی۔

فلپائن میں زلزلے کے بعد لینڈ سلائیڈنگ اور 200 سے زائد آفٹر شاکس، ہلاکتیں 41 تک پہنچ گئیں

منہدم گروسری اسٹور کے ملبے تلے دبے افراد کو نکالنے کیلئے امدادی کارروائیاں جاری

منیلا،(ایجنسیاں) فلپائن کے جنوبی جزیرے منڈاناؤ کے قریب سمندر میں آنے والے 7.8 شدت کے طاقتور زلزلے نے بڑے پیمانے پر تباہی مچادی، جس کے نتیجے میں کم از کم 41 افراد ہلاک اور 134 زخمی ہو گئے، جبکہ متعدد افراد اب بھی لاپتا ہیں۔خبروں کے مطابق زلزلہ علی الصبح صوبہ سرنگانی کے جنوب میں سمندر کے اندر آیا، جس کے جھٹکے فلپائن کے مختلف علاقوں سمیت پڑوسی ملک انڈونیشیا تک محسوس کیے گئے۔ زلزلے کے باعث کئی عمارتیں، مکانات اور تجارتی مراکز منہدم ہو گئے جبکہ بعض علاقوں میں لینڈ سلائیڈنگ کے واقعات بھی پیش آئے۔ سب سے زیادہ متاثر ہونے والے علاقے گلان میں پہاڑ کے دامن میں واقع متعدد گھروں پر مٹی کا تودہ گرنے سے 14 افراد جاں بحق ہو گئے۔ مقامی حکام کے مطابق زلزلے کے فوراً بعد لینڈ سلائیڈنگ ہوئی جس نے کئی خاندانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔جنرل سانتوس شہر میں کم از کم 12 افراد کی ہلاکت کی تصدیق کی گئی ہے۔امدادی کارکن ایک منہدم گروسری اسٹور کے ملبے تلے دبے لوگوں کو نکالنے کیلئے امدادی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔بعض مقامات پر ریسکیو اہلکاروں کو ہاتھوں سے ملبہ ہٹانا پڑ رہا ہے۔فلپائن کے قومی ڈیزاسٹر مینجمنٹ ادارے کے مطابق متعدد افراد تاحال لاپتا ہیں جبکہ فوج اور ریسکیو ٹیمیں متاثرہ علاقوں میں سرچ آپریشن میں مصروف ہیں۔زلزلے کے بعد 200 سے زائد آفٹر شاکس ریکارڈ کیے گئے جن میں سب سے شدید جھٹکا 6.7 شدت کا تھا۔مسلسل آفٹر شاکس کے باعث حکام کو عمارتوں کے حفاظتی معائنے میں مشکلات کا سامنا ہے اور مزید عمارتوں کے گرنے کا خدشہ برقرار ہے۔بجلی کی بندش اور مواصلاتی نظام کی خرابی نے امدادی سرگرمیوں کو متاثر کیا ہے۔کئی علاقوں میں لوگ خوف کے باعث رات کھلے آسمان تلے گزارنے پر مجبور ہیں۔فلپائن کے صدر فرڈیننڈ مارکوس جونیئر نے منڈاناؤ بھر میں تعلیمی ادارے بند کرنے کا حکم دیتے ہوئے فوری ہنگامی امدادی کارروائیوں کی ہدایت جاری کردی ہے۔ زلزلے کے بعد بحرالکاہل سونامی وارننگ سینٹر نے ابتدائی طور پر فلپائن، انڈونیشیا، تائیوان، پلاؤ اور پاپوا نیو گنی کے ساحلی علاقوں کیلئے سونامی الرٹ جاری کیا تھا، تاہم بعد میں صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد متعلقہ ادارے مسلسل نگرانی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ماہرین کے مطابق منڈاناؤ اور اس کے اطراف کا علاقہ بحرالکاہل کے رِنگ آف فائر میں واقع ہے، جہاں زلزلے اور آتش فشانی سرگرمیاں معمول کا حصہ سمجھی جاتی ہیں۔

چین اور شمالی کوریا باہمی تعاون کے فروغ پر متفق

پیانگ یانگ،(ایجنسی) شمالی کوریا کے صدر کم جونگ اُن اور چین کے صدر شی جن پنگ نے شمالی کوریا کی راجدھانی پیونگ یانگ میں ایک سربراہی ملاقات کے دوران دونوں ممالک کے درمیان مختلف شعبوں میں تعاون کے فروغ پر اتفاق کیا ہے۔شمالی کوریا کی سرکاری خبر رساں ایجنسی 'کے سی این اے' نے منگل کو شائع کردہ خبر میں کہا ہے کہ دونوں رہنماؤں نے دوطرفہ تعلقات میں ایک نیا باب کھولنے پر اتفاق کیا ہے۔'کے سی این اے' کے مطابق کم نے شی کو 'واحد چین اصول' کی مکمل حمایت سے آگاہ کیا ہے۔ واحد چین اصول بیجنگ کے اس موقف پر مبنی ہے کہ بین الاقوامی صورتحال خواہ کچھ بھی ہو آبنائے تائیوان کے دونوں ذرے واحد ملک کے پاس رہیں گے۔ خبر رساں ایجنسی کے مطابق سات سال بعد اس پہلے دورہ شمالی کوریا میں شی نے کم سے کہا ہے کہ وہ اس دورے کو دوطرفہ تعلقات میں نمایاں پیش رفت کے موقع کے طور پر استعمال کریں گے۔

روس کے حملوں کے سبب خارکیف میں 4 افراد ہلاک

کم از کم 18 گاڑیاں تباہ، کثیرالمنزلہ رہائشی عمارتوں کی کھڑکیاں اڑ گئیں، کئی عمارتوں کو نقصان

کیف،(یو این آئی) روس کی طرف سے حملوں کے نتیجے میں یوکرین کے شمال مشرقی علاقے 'خارکیف' میں 4 افراد ہلاک اور 10 زخمی ہو گئے ہیں۔خارکیف کے علاقائی گورنر اولیگ سینیگوبوف نے منگل کو ٹیلی گرام سے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ دشمن نے چوگوئیو شہر کو نشانہ بنایا ہے۔ حملے میں ایک 22 سالہ عورت سمیت 4 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ سینیگوبوف نے کہا ہے کہ حملوں کے نتیجے میں آگ لگ گئی۔ کم از کم 18 گاڑیاں تباہ ہو گئیں، کثیر المنزلہ رہائشی عمارتوں کی کھڑکیاں اڑ گئیں اور عمارتوں کے چہرے کو نقصان پہنچا ہے۔ایک اور بیان میں خارکیف کے میئر اگور تیرخوف نے اپنے شہر میں 10 افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع دی ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ چند ماہ میں روسی حملے تیز ہو گئے ہیں۔یوکرین نے روسی علاقے میں مزید اندر تک ڈرون حملے کرکے جوابی کارروائی کی اور کہا ہے کہ ہدف بنائے گئے مقامات زیادہ تر فوجی اور توانائی کے مقام تھے۔امن کی کوششیں یہ حملے ،یوکرین کے صدر وولودیمیر زیلنسکی کی لندن میں برطانیہ، فرانس اور جرمنی کے رہنماؤں کے ساتھ بات چیت کے بعد کیف واپسی کے دوران کئے گئے ہیں۔ملاقاتوں کا مقصد چار سالہ جنگ کے حل کے لیے آگے بڑھنے کا راستہ تلاش کرنا تھا۔ واشنگٹن کے، ایران جنگ کے حل پر توجہ مرکوز کرنے کے بعد سے امریکی زیرِ قیادت جاری یوکرین۔روس امن کوششیں سست پڑ گئی ہیں۔ زیلنسکی نے پیر کو جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ امریکی نمائندوں اسٹیو وٹکوف اور جیرڈ کوشنر کے ساتھ ان کی بات چیت 'مثبت' رہی ہے۔ زیلنسکی نے دونوں امریکی حکام کی، آنے والے ہفتوں میں، یوکرین جنگ کے حل پر کام کرنے کی آمادگی کو بھی سراہا ہے۔اقوام متحدہ کے اپریل میں شائع کردہ ایک اندازے کے مطابق 2022 کے بعد سے یوکرائنی علاقوں میں کم از کم 15,850 شہری ہلاک ہو چکے ہیں۔اقوام متحدہ کی گنتی کے مطابق روس کے زیرِ کنٹرول علاقوں میں 2,800 سے زیادہ شہری ہلاک اور یوکرائن اور روس کے زیرِ قبضہ علاقوں میں 44,800 سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں۔

امریکہ نے علی بابا سمیت معروف چینی کمپنیوں کو 'فوجی کمپنیاں' قرار دے دیا

واشنگٹن،(ایجنسیاں) امریکا نے معروف چینی کارپوریٹ کمپنیاں جیسے ای کامرس کمپنی علی بابا، گاڑیاں بنانے والے کمپنی بی وائی ڈی اور ٹیکنالوجی کمپنی بائیڈو کو 'چین کی فوجی کمپنیاں' قرار دے دیا ہے۔میڈیا رپورٹس کے مطابق امریکی حکام نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ کمپنیاں چینی فوج کی معاونت کرتی ہیں۔پینٹاگون نے ان کمپنیوں کو بلیک لسٹ کی جانے والی چینی کمپنیوں میں شامل کردیا ہے۔واشنگٹن ڈی سی میں چین کے سفارتخانے نے اس فہرست کو امتیازی قرار دیتے ہوئے مذمت کی اور امریکی حکومت کی جانب سے قومی سلامتی جیسے تصور پر مغالطہ آرائی قرار دیا۔چینی سفارتخانے کے ترجمان نے کہا کہ بیرون ملک کاروبار کرنے والی چینی کمپنیاں اپنے میزبان ممالک کے قوانین اور ضوابط پر سختی سے عمل کر رہی ہیں۔امریکہ کو اپنی غلط طرزِ عمل کو روکنا چاہیے اور چینی کمپنیوں کے لیے ایک منصفانہ اور غیر امتیازی ماحول پیدا کرنا چاہیے۔دوسری جانب چین کی سب سے بڑی ای کامرس کمپنی علی بابا نے کہا کہ بلیک لسٹ میں اس کی شمولیت کی کوئی منطقی وجہ نہیں ہے۔

اسرائیل دنیا کے سب سے جارح ممالک میں شامل، عالمی تنازعات ریکارڈ سطح پر پہنچ گئے

2025 میں ریاستوں کے درمیان براہِ راست جنگی تنازعات کی تعداد بھی دوگنی ہو کر 8 تک پہنچ گئی، عالمی سطح پر امن اور استحکام کا دورانیہ تقریباً ختم: رپورٹ

اوسلو،(ایجنسی) ناروے کے معروف تحقیقی ادارے پیس ریسرچ انسٹیٹیوٹ اوسلو کی ایک نئی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ سال 2025 میں دنیا بھر میں ریاستی تنازعات کی تعداد دوسری جنگِ عظیم کے بعد اپنی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی، جبکہ اسرائیل کو دنیا کے سب سے زیادہ جارح ممالک میں سے ایک قرار دیا گیا ہے۔رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال دنیا بھر میں کم از کم 165 ایسے تنازعات ریکارڈ کیے گئے جن میں ایک یا ایک سے زیادہ ریاستیں براہ راست شامل تھیں۔ یہ تعداد 1946 کے بعد سب سے زیادہ ہے۔ تحقیقی ادارے کی ماہر سیری آس روسٹاڈ نے کہا کہ اسرائیل 2025 کے دوران کم از کم پانچ مختلف تنازعات میں شامل رہا، جن میں غزہ، لبنان، شام، ایران اور یمن کے حوثی گروپ کے خلاف کارروائیاں شامل ہیں۔ان کے مطابق اسی وجہ سے اسرائیل کو موجودہ دور کے سب سے جارح ممالک میں شمار کیا جا رہا ہے۔رپورٹ میں امریکہ کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔محققین کے مطابق امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی اقتدار میں واپسی کے بعد عالمی سطح پر کشیدگی، تجارتی رکاوٹوں اور بین الاقوامی تقسیم میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔مطالعے کے مطابق 2025 میں ریاستوں کے درمیان براہِ راست جنگی تنازعات کی تعداد بھی دوگنی ہو کر 8 تک پہنچ گئی۔ان تنازعات میں روس اور یوکرین کی جنگ، اسرائیل کی شام میں فوجی کارروائیاں، ہندوستان اور پاکستان کے درمیان سرحدی کشیدگی، افغانستان اور پاکستان کے درمیان جھڑپیں اور کمبوڈیا و تھائی لینڈ کے درمیان تنازع شامل ہیں۔رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ سال 2025 سرد جنگ کے خاتمے کے بعد تیسرا سب سے خونریز سال ثابت ہوا۔گزشتہ سال تقریباً 2 لاکھ 45 ہزار افراد جنگی کارروائیوں اور سیاسی تشدد کے نتیجے میں ہلاک ہوئے۔ تشویشناک بات یہ ہے کہ عام شہریوں کو براہ راست نشانہ بنانے والے حملوں میں ہلاکتوں کی تعداد بھی غیر معمولی طور پر بڑھ گئی۔2024 میں جہاں ایسی ہلاکتیں تقریباً 14 ہزار 200 تھیں، وہیں 2025 میں یہ تعداد بڑھ کر 76 ہزار 500 تک پہنچ گئی۔رپورٹ کے مطابق اس اضافے کی بڑی وجہ سوڈان میں فوج اور نیم فوجی گروپوں کے درمیان جاری جنگ ہے، جہاں دارفور کے شہر الفاشر میں محاصرے اور قتل عام کے واقعات میں اندازاً 60 ہزار افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ محققین کا کہنا ہے کہ گزشتہ 5 سے 6 برسوں کے دوران دنیا میں بیک وقت کئی بڑے تنازعات جاری رہے ہیں، جس کی وجہ سے عالمی سطح پر امن اور استحکام کا دورانیہ تقریباً ختم ہو گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق افریقہ دنیا کا سب سے زیادہ متاثرہ خطہ رہا جہاں 29 ریاستی تنازعات ریکارڈ کیے گئے۔

اس کے بعد ایشیا، مشرقِ وسطیٰ، امریکہ اور یورپ کا نمبر آتا ہے۔ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اگر موجودہ رجحان برقرار رہا تو آنے والے برسوں میں عالمی امن کو مزید سنگین خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔

قابض اسرائیل نے گزشتہ برس غزہ میں انروا کے 80 ملازمین کو شہید کیا: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتیریس نے پیر کے روز اعلان کیا ہے کہ گذشتہ برس اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے عالمی ادارے کے 136 ملازمین شہید ہوئے جن میں سے 80 ملازمین غزہ کی پٹی میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔

گوتیریس نے گذشتہ برس عالمی ادارے کے شہداء کی یاد میں منعقدہ تقریب کے دوران کہا کہ یہ شہداء 32 ممالک سے تعلق رکھتے تھے جن میں 97 سول ملازمین اور 39 امن دستوں کے ارکان شامل تھے۔

انہوں نے نشاندہی کی کہ شہداء میں سے 80 افراد غزہ کی پٹی میں اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسی برائے فلسطینی پناہ گزین یعنی انروا کے لیے کام کر رہے تھے۔

گوتیریس نے انکشاف کیا کہ غزہ میں اقوام متحدہ کے شہید ہونے والے ملازمین کی تعداد عالمی ادارے کی تاریخ میں کسی بھی تنازعہ یا آفت کے دوران ہلاک ہونے والے عملے کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ بعض ملازمین اپنے گھروں یا پناہ گاہوں میں اپنے اہل خانہ کے ہمراہ شہید ہوئے جبکہ دیگر اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے دفاتر اور پناہ گاہوں میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر گئے۔

گوتیریس نے زور دے کر کہا کہ اقوام متحدہ کے ملازمین امن دستوں اور انسانی بنیادوں پر کام کرنے والوں کو نشانہ بنانا بین الاقوامی قانون کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

قابض اسرائیل کی جانب سے دو سالہ نسل کشی کی جنگ کے بعد غزہ میں جنگ بندی کے معاہدے کا اعلان کیا گیا ہے جس نے شہداء کی بڑی تعداد کے ساتھ ساتھ تباہی کے ایسے مناظر چھوڑے ہیں جن میں غزہ کی پٹی کا 90 فیصد شہری بنیادی ڈھانچہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔اقوام متحدہ کا تخمینہ ہے کہ تباہ حال غزہ کی پٹی کی بحالی پر تقریباً 70 ارب ڈالر کی لاگت آئے گی۔

محمود مصبح.. القسام نے عیاش میزائل داغنے والے پہلے مجاہد کی شناخت ظاہر کردی

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت حماس کے عسکری ونگ القسام بریگیڈز نے کی جانب سے جاری کردہ ایک ویڈیو کلپ کے ذریعے اس مجاہد کی شناخت ظاہر کی ہے جس نے پہلی بار عیاش 250 میزائل تیار کر کے اسے فائر کیا تھا۔ اس کارروائی کا اعلان گذشتہ عسکری ترجمان ابوعبیدہ نے سنہ 2021 میں معرکہ سیف القدس کے دوران کیا تھا۔

یہ انکشاف 'اقمار الطوفان' نامی سیریز کا حصہ ہے جس میں القسام بریگیڈز اپنے شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کرتی ہے۔ویڈیو کلپ میں شہید محمود ابراہیم مصبح کی زندگی پر روشنی ڈالی گئی ہے جو جنوبی غزہ کی پٹی میں خان یونس بریگیڈ کی آرٹلری بٹالین میں ڈپٹی گروپ کمانڈر کے عہدے پر فائز تھے۔

ویڈیو میں شہید مصبح کو نہایت مہارت کے ساتھ عیاش 250 میزائل کو فائر کرنے کے لیے تیار کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ واضح رہے کہ ابوعبیدہ نے اس معرکے کے دوران اعلان کیا تھا کہ یہ میزائل 250 کلومیٹر سے زائد کی مار صلاحیت رکھتا ہے اور اس کی تباہ کن طاقت مزاحمتی ترسیل میں سب سے زیادہ ہے۔ اس وقت اس میزائل سے مقبوضہ فلسطین کے جنوب میں واقع رامون ایئرپورٹ کو نشانہ بنایا گیا تھا۔

شہید محمود مصبح کا سفر جو 13 دسمبر سنہ 2023 کو شہادت پر ختم ہوا صرف عیاش میزائل داغنے تک محدود نہیں تھا۔ ویڈیو میں انہیں میزائل لانچرز تیار کرتے اور بھاری مارٹر گولوں کی تربیت لیتے ہوئے بھی دکھایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ وہ غزہ میں گذشتہ جنگ کے دوران یہودی بستیوں پر میزائلوں کی بوچھاڑ کرنے کے لیے لانچرز تیار کرتے ہوئے بھی نظر آئے۔

اس ویڈیو کلپ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر وسیع ردِعمل کو جنم دیا ہے۔ صحافی محمد ہنیہ نے نشاندہی کی ہے کہ غزہ کے ذہین نوجوانوں نے محاصرے کے اس تنگ حصار میں یہ معجزہ کر دکھایا ہے جہاں قابض دشمن ہوا تک کے گزرنے پر پابندی عائد کیے ہوئے ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس عقل نے جو کچھ بنایا اور پیش کیا اس کے باوجود پوری دنیا کی طرف سے اسے بے بسی کا سامنا کرنا پڑا۔

اسی تناظر میں مقامی نیوز اکاؤنٹس نے ابوعبیدہ کے اس میزائل کے بارے میں اعلان کرنے والی ویڈیو کو دوبارہ نشر کیا ہے تاکہ اس عظیم کارروائی کو اس کے حقیقی خالق سے جوڑا جا سکے۔

دوسری جانب سماجی کارکن محمود الشریف نے غزہ جیسے تنگ علاقے میں بیلسٹک میزائل جیسے ہتھیار تیار کرنے اور اسے فائر کرنے کی صلاحیت پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے اسے دشمن کی سیکیورٹی کو چکمہ دے کر ناممکن کو ممکن کر دکھانے والے بہادروں کا کارنامہ قرار دیا۔ بلاگر رافت مہنان نے تمام تبصروں کا نچوڑ پیش کرتے ہوئے اس عزم کا اعادہ کیا کہ مزاحمت ہمیشہ قائم رہنے کے لیے وجود میں آئی ہے اور اس کے مجاہدین تمام تر سازشوں اور نسل کشی کی جنگ کے باوجود اپنی زمین پر ڈٹے ہوئے ہیں۔

اس میزائل کو چلانے کا حکم القسام بریگیڈز کے سابق کمانڈر انچیف شہید محمد الضیف نے سنہ 2021 کی جنگ کے دوران دیا تھا۔ یہ اس وقت حماس کے میزائل نظام کا جدید ترین ہتھیار تھا اور اس کا نام شہید انجینئر یحییٰ عیاش سے منسوب ہے جو القسام بریگیڈز کے نمایاں ترین کمانڈروں میں سے ایک تھے جنہیں قابض اسرائیل نے سنہ 1995 میں شہید کیا تھا۔

حزب اللہ کے جنوبی لبنان میں قابض فوج پر 16 حملے

حزب اللہ نے پیر کے روز اعلان کیا ہے کہ اس نے جنوبی لبنان میں داخل ہونے والی قابض اسرائیلی فوج کے خلاف 16 حملے کیے ہیں جس کے نتیجے میں دشمن کی صفوں میں ہلاکتیں اور زخمی ہوئے ہیں۔حزب اللہ نے یکے بعد دیگرے جاری کردہ بیانات میں کہا ہے کہ یہ حملے لبنان اور اس کے عوام کے دفاع میں کیے گئے ہیں اور یہ قابض اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی کی خلاف ورزیوں اور جنوبی لبنان کے دیہات پر کیے جانے والے حملوں کا جواب ہیں۔

پیر کے روز کیے گئے حملوں میں حزب اللہ نے جنوبی لبنان میں متعدد مقامات پر قابض اسرائیلی فوج کے فوجی گاڑیوں اور اجتماعات کو نشانہ بنایا اور ایک اسرائیلی ڈرون کا کامیابی سے مقابلہ کیا۔

حزب اللہ کے بیانات کے مطابق ان کارروائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

قابض اسرائیلی فوج کی گاڑیوں اور فوجیوں کے اجتماعات کو نشانہ بنایا گیا۔قابض اسرائیلی فوج کی گاڑیوں اور فوجیوں کے اجتماعات پر قصبہ بیت یاحون کے اطراف، قصبہ رشاف، قصبہ تمر الشقیف کے جنوب مشرقی اطراف میں دو بار اور قصبہ عینا تا کے علاقے الاشراق میں راکٹوں سے بمباری کی گئی۔قصبہ الناقورہ، قصبہ الطیری کے اطراف اور قصبہ تمر الشقیف کے جنوب مشرقی اطراف میں ڈرونز کے ذریعے قابض اسرائیلی فوج کی گاڑیوں اور فوجیوں کے اجتماعات پر بمباری کی گئی۔قصبہ تمر الشقیف کے جنوب مشرقی اطراف میں قابض اسرائیلی فوج کے ایک فوجی بلڈوزر کو توپ خانے کے گولوں سے نشانہ بنایا گیا اور اسی مقام پر دوسرے بلڈوزر کو گائیڈڈ میزائل سے نشانہ بنا کر یقینی طور پر تباہ کر دیا گیا۔قلعہ الشقیف کے تاریخی ماحول میں قابض اسرائیلی فوج کی مواصلاتی گاڑی کو حملہ آور ڈرون سے نشانہ بنایا گیا جس میں یقینی طور پر ہدف کو نقصان پہنچایا گیا۔

قصبہ تمر الشقیف کے جنوب مشرقی اطراف میں قابض اسرائیلی فوج کی گولہ بارود منتقل کرنے والی 4 لاجسٹک گاڑیوں کو 3 کارروائیوں میں حملہ آور ڈرونز کے ذریعے نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں دو گاڑیاں جل کر راکھ ہو گئیں اور دو کو نقصان پہنچا جبکہ ایک ہامر گاڑی بھی مکمل طور پر جل گئی۔

قصبہ العدیسہ میں قابض اسرائیلی فوج کے نئے تعمیر کردہ توپ خانے کے ٹھکانے پر راکٹوں سے بمباری کی گئی۔اقلیم التفاح کی فضا میں زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل کے ذریعے ہرمز 450 زیک قسم کے اسرائیلی ڈرون کا مقابلہ کیا گیا اور اسے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا گیا۔

یہ حملے سترہ اپریل سنہ 2026ء سے جاری کمزور جنگ بندی کے باوجود لبنان پر قابض اسرائیلی جارحیت میں اضافے کے جواب میں کیے گئے ہیں جسے امریکہ نے جولائی سنہ 2026ء کے آغاز تک بڑھا دیا تھا جبکہ اسے مستحکم کرنے اور ٹوٹنے سے بچانے کے لیے سفارتی کوششیں بھی جاری ہیں۔

واشنگٹن میں مذاکرات کے 4 ادوار کے اختتام پر امریکہ، لبنان اور قابض اسرائیل نے گذشتہ جمعرات کو ایک اعلامیہ جاری کیا جس میں حزب اللہ کی فائرنگ کو مکمل طور پر روکنے اور اس کے ارکان کو دریائے لیطانی کے جنوب سے دور رکھنے کے لیے کام کرنے کا عزم شامل ہے۔تاہم حزب اللہ کے سیکرٹری جنرل نعیم قاسم نے مذاکرات کے نتائج پر کڑی تنقید کی اور انہیں لبنانی عوام کے وسیع طبقات کی جانب سے مکمل طور پر مسترد قرار دیا ہے۔

ایران کی جنگ کے پس منظر میں قابض اسرائیل دو مارچ سنہ 2026ء سے لبنان پر وسیع پیمانے پر جارحیت کر رہا ہے جس کے نتیجے میں پیر کے روز تک 3 ہزار 637 افراد شہید اور 11 ہزار 188 زخمی ہو چکے ہیں جبکہ دس لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہوئے ہیں۔

قابض اسرائیلی بحریہ کا فلسطینی ماہی گیروں کی کشتیوں پر حملہ، نو ماہی گیروں گرفتار

غزہ: قابض اسرائیلی جنگی کشتیوں نے منگل کے روز غزہ کی پٹی کے ساحل پر کام کرنے والی فلسطینی ماہی گیروں کی متعدد کشتیوں پر حملہ کیا اور دیرالبلح کے مغرب اور غزہ شہر کے سامنے دو الگ الگ واقعات میں نو ماہی گیروں کو گرفتار کر لیا۔ماہی گیروں کی کمیٹیوں کے سربراہ زکریا بکر نے تصدیق کی کہ گرفتاریوں کا نشانہ بننے والوں میں رائد محمد ابوریالہ، ایمن بہجت ابوعودہ، محمد جہاد الصوفی، محمود اسماعیل تحوح، زہیر احمد القرعان، جمعہ مازن القرعان، ضیاء مازن القرعان، رمضان شعبان ابوعمر اور نمر مازن القرعان شامل ہیں۔ ان سب کو سمندر کے بیچوں بیچ ان کی کشتیوں کا پیچھا کر کے زبردستی رکنے پر مجبور کرنے کے بعد حراست میں لیا گیا۔انہوں نے وضاحت کی کہ یہ بحری حملے شدید فائرنگ اور تعاقب کے واقعات کے ساتھ کیے گئے جو ماہی گیری کے شعبے پر جاری دباؤ کا حصہ ہیں۔ یہ سفاکیت ان سینکڑوں خاندانوں کے ذریعہ معاش کے لیے خطرہ ہے جو بدترین انسانی حالات میں براہ راست اسی پیشے پر انحصار کرتے ہیں۔

اس سے متعلق ایک اور واقعے میں زکریا بکر نے بتایا کہ سمندر کے اندر روشنی کا کام دینے والی ایک چھوٹی کشتی لاپتہ ہو گئی ہے اور امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ قابض اسرائیلی جنگی کشتیوں نے جان بوجھ کر اسے دھماکے سے اڑا دیا ہے جس سے سمندری کام کے خطرات بڑھ گئے ہیں اور ماہی گیروں کے نقصانات میں مزید اضافہ ہوا ہے۔

یہ کشیدگی غزہ میں ماہی گیروں پر قابض اسرائیل کی عائد کردہ پابندیوں کے تسلسل کی عکاسی کرتی ہے جبکہ انسانی حقوق کی تنظیمیں مسلسل مطالبہ کر رہی ہیں کہ ان خلاف ورزیوں کو روکا جائے اور بین الاقوامی انسانی قانون کے مطابق سمندر میں کام کرنے کی آزادی کو یقینی بنایا جائے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

انڈیا اتحاد سے توقعات

اپوزیشن جماعتوں کے انڈیا اتحاد (INDIA) کی پیر کے روز نئی دہلی میں ہونے والی میٹنگ میں میڈیکل داخلہ امتحان (نیٹ) اور سی بی ایس ای امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں کے معاملے پر وزیرِ تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے اور موجودہ معاشی صورتحال، مہنگائی، بے روزگاری، کسانوں کے مسائل اور عوامی مفاد سے متعلق امور پر کل جماعتی اجلاس بلانے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ اجلاس میں اس بات پر بھی اتفاق ہوا کہ اتحاد میں شامل تمام جماعتیں ہر دو ماہ بعد ملاقات کریں گی تاکہ باہمی رابطے اور ہم آہنگی کو مزید مضبوط بنایا جاسکے۔ اسی سلسلے میں اگلا اجلاس 8 اگست کو حیدرآباد میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ اجلاس ممتا بنرجی کی اپیل پر بلایا گیا تھا۔

قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ یہ اجلاس ایسے وقت میں منعقد ہوا جب ممتا بنرجی مغربی بنگال کے انتخابات میں شکست کھا چکی ہیں اور ان کی جماعت ترنمول کانگریس کا سیاسی وجود خطرے میں دکھائی دیتا ہے۔ پارٹی کا اسمبلی گروپ ٹوٹ چکا ہے اور پارلیمانی گروپ کے بھی بکھرنے کا خدشہ موجود ہے۔ ایسے حالات میں ممتا بنرجی کی جانب سے اس اجلاس کی دعوت کو قومی اور علاقائی سیاست میں اپنی موجودگی برقرار رکھنے کی کوشش کے طور پر بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ یہی ممتا بنرجی تھیں جو انڈیا اتحاد میں شامل ہونے کے باوجود اپنے صوبے میں کسی بھی انتخاب کے دوران اتحادی جماعتوں کے لیے ایک بھی نشست چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہوتی تھیں۔ ویسے پیر کے اجلاس میں بھی اتحاد کی تمام جماعتوں کے درمیان مکمل یکجہتی نظر نہیں آئی۔

تمل ناڈو اسمبلی انتخابات کے نتائج آنے کے بعد کانگریس نے جس طرح برسرِ اقتدار آنے والی ٹی وی کے (TVK) کے ساتھ نیا محاذ بنالیا، اس کے بعد دراوڑ منیترا کڑگم (ڈی ایم کے) نے انڈیا اتحاد سے خود کو الگ کرلیا۔ اسی طرح مارکسی کمیونسٹ پارٹی (سی پی ایم) نے بھی کیرالہ انتخابات کے دوران کانگریس کے رویے پر سوالات اٹھائے، اگرچہ وہ اجلاس میں شریک ہوئی۔ عام آدمی پارٹی تو 2024 کے لوک سبھا انتخابات کے بعد ہی خود کو اتحاد سے الگ کرچکی تھی۔ اس کے باوجود اجلاس میں پچیس جماعتوں کی شرکت کی اطلاع ہے۔ درحقیقت انڈیا اتحاد میں شامل جماعتیں مختلف ریاستوں میں ایک دوسرے کے خلاف انتخابات لڑتی ہیں، اس لیے ان کے درمیان اختلافات اور تصادم فطری بات ہے۔ تاہم اختلافی امور پر مکالمہ اور ایک دوسرے کو مساوی اہمیت دینا اتحاد کو مضبوط بنانے کا راستہ بن سکتا ہے۔ جن علاقائی رہنماؤں کو یہ گمان تھا کہ وہ اپنے بل بوتے پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو شکست دے سکتے ہیں، وہ ایک ایک کرکے اپنی سیاسی طاقت کھو چکے ہیں۔ ممتا بنرجی اور اسٹالن نہ صرف اپنی حکومتیں کھو بیٹھے بلکہ اپنی اسمبلی نشستیں بھی ہار گئے۔ اروند کیجریوال کی صورتحال بھی کچھ ایسی ہی رہی۔ دوسری جانب کانگریس آسام میں ہار گئی، لیکن کیرالہ میں کامیابی حاصل کرکے اپنی سیاسی ساکھ بچانے میں کامیاب رہی۔ کرناٹک میں قیادت کی تبدیلی اور تمل ناڈو میں اچانک فیصلوں کے ذریعے اس نے اپنے اندر تبدیلی کے اشارے بھی دیے ہیں۔ فی الحال انڈیا اتحاد میں کانگریس کا پلڑا بھاری دکھائی دیتا ہے جبکہ علاقائی جماعتیں دفاعی پوزیشن میں نظر آتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ کانگریس کو اپوزیشن اتحاد کا مرکزی ستون بننا ہوگا اور دیگر جماعتوں میں یہ اعتماد پیدا کرنا ہوگا کہ بڑی جماعت ہونے کے باوجود وہ اپنے اتحادیوں کے لیے قربانی دینے پر تیار ہے۔

ضرورت اس بات کی بھی ہے کہ اتحاد میں شامل تمام جماعتوں کے اندر اجتماعی جذبہ موجود ہو اور وہ سیاسی چیلنجوں کا مقابلہ مشترکہ طور پر کرنے کی خواہش رکھتی ہوں۔ ایسے وقت میں جب سیاسی مشکلات بڑھ رہی ہوں، مشترکہ محاذ کو مضبوط بنانے کے لیے کم از کم مشترکہ نکات پر اتفاقِ رائے پیدا کرنا ضروری ہے۔ مختصراً، بعض اختلافات کے باوجود اتحاد میں شامل جماعتوں کے درمیان نئے عزم کے ساتھ میدان میں اترنے اور ہر دو ماہ بعد اجلاس منعقد کرنے پر اتفاقِ رائے شاید وقت کی اہم ضرورت بھی ہے۔

نام بدلنے کی فرقہ وارانہ مہم کا مقابلہ

شاہ اجمل فاروق ندوی

گزشتہ ایک دہائی سے ہندستان میں چلنے والی ہندوتوا کی تحریک ملک کو مختلف زاویوں سے کھوکھلا کر رہی ہے۔ ان میں سے ایک زاویہ ناموں کو تبدیل کرنے کا بھی ہے۔ ہندوتوا ایک بنیاد پرست، تنگ نظر اور تشدد پسند نظریہ ہے۔ اس سے اس بات کی توقع تو کی ہی نہیں جاسکتی کہ وہ مسلم دورِ حکومت میں رکھے گئے ناموں کو برداشت کرنے کا ظرف دکھا سکے گا۔ لیکن مزے کی بات یہ ہے کہ اس نظریے کے حاملین کو انگریزوں کی دل و جان سے غلامی کرنے کے باوجود انگریزوں کے رکھے ہوئے ناموں سے بھی وحشت ہونے لگتی ہے۔ ان لوگوں کو انگریزوں کے چلے جانے کے بعد جب انگریزوں پر غصہ آتا ہے تو بمبئی کا نام ممبئی اور مدراس کا نام چنئی کردیا جاتا ہے۔ مسلم دورِ حکومت کے خاتمے کو سو سال گزر جانے کے بعد جب مسلم حکمرانوں سے بیزاری ہوتی ہے تو مغل سرائے کا نام پنڈت دین دیال اپادھیائے نگر اور الہ آباد کا نام پریاگ راج کردیا جاتا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ پاکستان کے ایک سرپھرے صحافی کی تحریک پر سلطان اورنگ زیب عالم گیر کے نام سے منسوب سڑک کا نام بھی بدل دیا جاتا ہے۔

ناموں کی تبدیلی کی اس فرقہ وارانہ مہم پر جب ملک و بیرونِ ملک میں سوال اٹھتے ہیں تو اس کی دو وجہیں پیش کی جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ یہ نام ہمیں عہدِ غلامی کی یاد دلاتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ اہم جگہوں کے ناموں کے ذریعے مجاہدینِ آزادی اور دیگر خادمانِ قوم کو بہترین خراج پیش کیا جاسکتا ہے۔ یہ دونوں باتیں اُس وقت بے معنی ہوکر رہ جاتی ہیں جب اتر پردیش میں گورکھپور کے اردو بازار کا نام بدل کر ہندی بازار اور مدھیہ پردیش میں برکت اللہ یونی ورسٹی کا نام بدل کرواگ دیوی بھوج پال یونی ورسٹی کردیا جاتا ہے۔ کیا اردو زبان یا مولوی برکت اللہ بھوپالی کا تعلق بھی انگریزوں یا مسلم حکمرانوں سے تھا؟ معلوم ہوا کہ یہ سب فرقہ پرست اور انتہائی تنگ ذہنیت کے ذریعے سیاسی روٹیاں سینکنے کی مہم ہے۔ آزادی، وطن دوستی یا خادمانِ وطن کی قدر افزائی سے اس کا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ اس لیے بعید نہیں کہ کچھ بعد دیگرے فیض آباد کو ساکیت، علی گڑھ کو ہری گڑھ، مظفر نگر کو لکشمی نگر، اعظم گڑھ کو آریم گڑھ، دیوبند کو دیوورند کردیا جائے۔ جس دن ان میں سے کسی جگہ کے نام کی تبدیلی کسی ہندوتوا وادی لیڈر کو بڑا سیاسی فائدہ پہنچانے والی ہوگی، اس کا نام بدل دیا جائے گا۔ جب کوئی انسان اپنی عقل پر تالا ڈال کر الٹی گنگا بہانے پر تُل جائے تو اُسے کون روک سکتا ہے؟

سوال پیدا ہوتا ہے کہ نام بدلنے کی اس فرقہ وارانہ مہم کا مقابلہ ایک سلیم الفطرت ہندستانی اور خاص طور پر مسلمان کس طرح کرسکتا ہے؟ اس سوال پر غور کرنے سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ ناموں کی اس تبدیلی سے ملت اسلامیہ اور ہندستانی تاریخ و تہذیب کا کیا نقصان ہوگا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مذموم مہم آنے والی نسلوں کے ذہنوں سے مسلم تاریخ اور ہندستانی تہذیب کے فطری ارتقا کو مٹانے کا سبب بن سکتی ہے۔ لہٰذا اس مہم کے مقابلے کے لیے سب سے ضروری کام وہی ہے جس کے ذریعے اس ممکنہ خلا کو پُر کیا جاسکتا ہے اور مسلم تاریخ اور ملکی تہذیب کو اس کی اصل شکل میں باقی رکھا جاسکتا ہے۔ خاص طور پر ہم مسلمانوں کو اپنی تاریخ کی حفاظت خود ہی کرنی ہوگی۔ کسی کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ ہماری شخصیات یا ہماری تاریخ کو زندہ رکھنے کی کوشش کرے؟ اگر ہم خود اپنی تاریخ کی حفاظت کی فکر کریں گے تبھی ہمارے ساتھ غیر فرقہ پرست غیر مسلم آئیں گے۔ بغیر ہمارے اقدام کے کوئی ہمارے ساتھ آکر کھڑا ہونے والا نہیں ہے۔ اس لیے اس سلسلے میں کرنے کا سب سے اہم کام یہی ہے کہ ہم اپنی تاریخ کی حفاظت کی فکر کریں۔

> سوال پیدا ہوتا ہے کہ نام بدلنے کی اس فرقہ وارانہ مہم کا مقابلہ ایک سلیم الفطرت ہندستانی اور خاص طور پر مسلمان کس طرح کرسکتا ہے؟ اس سوال پر غور کرنے سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ ناموں کی اس تبدیلی سے ملت اسلامیہ اور ہندستانی تاریخ و تہذیب کا کیا نقصان ہوگا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مذموم مہم آنے والی نسلوں کے ذہنوں سے مسلم تاریخ اور ہندستانی تہذیب کے فطری ارتقا کو مٹانے کا سبب بن سکتی ہے۔ لہٰذا اس مہم کے مقابلے کے لیے سب سے ضروری کام وہی ہے جس کے ذریعے اس ممکنہ خلا کو پُر کیا جاسکتا ہے اور مسلم تاریخ اور ملکی تہذیب کو اس کی اصل شکل میں باقی رکھا جاسکتا ہے۔

اس ذیل میں ممکنہ ترتیب یہ ہوسکتی ہے کہ جن مسلم شخصیات کے ساتھ ظالمانہ اقدامات کیے جارہے ہیں سب سے پہلے اُن کو اپنی نئی نسلوں کے لیے زندہ رکھنے کی فکر کی جائے۔ حکومت ظلم پر تُلی ہوئی ہے تو ہم اپنے کالجوں، اسکولوں، رفاہی اداروں، محلّوں اور گلیوں کو اُن شخصیات کے نام سے منسوب کردیں۔ کیا سلطان اورنگ زیب عالم گیر، سلطان ٹیپو شہید اور مولوی برکت اللہ بھوپالی جیسی شخصیات اپنا نام زندہ رکھنے کے لیے کسی فرقہ پرست حکومت کی محتاج ہیں؟ اس طرح کی شخصیات ہندستانی تاریخ کے ماتھے کا جھومر ہیں۔ ہم ان کے عقیدت مند ہیں۔ اس لیے ہم ہی ان کے نام اور کام کو زندہ رکھیں گے۔ کیا بھوپال یا پورے مدھیہ پردیش کے مسلمان مل کر مولوی برکت اللہ کے نام سے منسوب ایک یونی ورسٹی بنانے کی طاقت نہیں رکھتے؟ کیا ہم اپنے پرانے اداروں اور مراکز کو ان شخصیات کے نام منسوب نہیں کرسکتے؟ اگر نہیں، تو پھر حکومتوں کے نام بدلنے پر ناراض ہونا بھی غلط ہے۔ اگر ہاں، تو نام بدلنے کی یہ فرقہ وارانہ مہم ہمارے لیے مکڑی کے جالے سے زیادہ حیثیت کی حامل نہ ہونی چاہیے۔ جن شہروں کے نام بدلے جارہے ہیں، اُن شہروں کی مسلم تاریخ کو نئی نسل تک منتقل کرنے کا اہتمام ہونا چاہیے۔ جن مسلم شخصیات کو متنازع بنا کر پیش کیا جارہا ہے اُن کے متعلق تاریخ کی سچائیاں عام کرنی چاہئیں۔ علاقوں اور شخصیتوں کے تاریخ کو محفوظ کرنے کی یہ مہم تحقیقی کتابوں، علمی مذاکرات، ہندو مسلم اسکالرز پر مشتمل مجالس گفتگو، دستاویزی فلموں، ناولوں اور افسانوں، غرض یہ کہ ہر ممکن اور مؤثر طریقے کے ذریعے چلائی جانی چاہیے۔

پہلے مرحلے میں فرقہ پرستوں کے نشانے پر آنے والے مقامات و رجال کی تاریخ کا تحفظ کرنے کے بعد ہمیں مسلم دورِ حکومت کی اُن عظیم حصولیابیوں کو مذکورہ وسائل کے ذریعے منظرِ عام پر لانے کی فکر کرنی چاہیے جنھیں تاریخ کے صفحات سے غائب کردیا گیا ہے۔ اسی طرح ایک مخصوص ترتیب کے ساتھ مذہبی، سیاسی، تعلیمی، سماجی، سائنسی، قانونی، صنعتی اور عسکری خدمات انجام دینے والی مسلم شخصیات کو بھی مذکورہ بالا طریقوں کے ذریعے محفوظ کرنے کی تحریک چھیڑنی چاہیے۔ الحمدللہ آج کے گئے گزرے دور میں بھی ہماری جماعتوں، تنظیموں، اداروں اور افراد کے پاس اسباب و وسائل کی کمی نہیں ہے۔ اگر مختلف ملکی یا علاقائی افراد و ادارے اپنے اپنے علاقوں اور شخصیتوں کی تاریخ کے تحفظ کا بیڑا اٹھالیں تو یہ کام زیادہ جلدی اور زیادہ آسانی سے ہوسکتا ہے۔ پھر فرقہ پرست ٹولہ نام بدلتا رہے گا اور اپنے منہ پر ذلت و نامرادی کی کالک پوتتا رہے گا۔

☆☆☆

روحانی سفرِ سعادت — حج

فیضانِ الٰہی کا لطیف نقشہ: مقدس سفر کی مابعدالطبیعیاتی جہتوں پر ایک تأمل

اسد مرزا

زندگی کی سب سے عظیم عبادت گاہ کی جانب روانگی کے دہانے پر کھڑا ہونا روح کی اُس لطیف کپکپاہٹ کو محسوس کرنا ہے جو پرواز سے قبل ایک پرندے کے پروں میں پیدا ہوتی ہے۔ اگر اس مقدس سفر کے آغاز پر آپ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگے تو اطمینان رکھیں کہ یہ بے چینی دراصل نفس کا اُس سفر کے سامنے جھک جانا ہے جس کی گہرائی کو انسانی عقل پوری طرح سمجھنے سے قاصر ہے۔

ہر مسلمان کے لیے زندگی میں ایک مرتبہ حج کی سعادت حاصل کرنا سب سے محبوب خواب ہوتا ہے۔ اس خواب کو حقیقت میں بدلنے کے لیے لوگ برسوں محنت کرتے ہیں اور اپنی کمائی کا ایک ایک پیسہ حج فنڈ میں جمع کرتے ہیں، تاکہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اپنی دیرینہ آرزو کو پورا کرسکیں۔

پندرہ دن قبل جب میں اس سفر پر روانہ ہوا تو میرے ساتھ فکری تصورات اور ذہنی مفروضوں کا ایک بھاری بوجھ تھا، مگر جب واپس لوٹا تو گویا اندر سے ٹوٹ کر ایک نئی صورت میں ڈھل چکا تھا، اپنی ذات کے ایسے پہلوؤں سے آشنا ہوکر جنھیں پہلے کبھی دریافت نہیں کیا تھا۔

یہی اس روحانی مشق کا حقیقی اور ناقابلِ پیمائش تضاد ہے۔ کوئی تحریر، کوئی منصوبہ بندی اور کوئی رہنما کتاب مسجد الحرام کے وسیع و عریض احاطے میں بیت اللہ، یعنی کعبہ مقدس، کی پہلی جھلک کے روح پرور اور ہیبت انگیز اثر کو بیان نہیں کرسکتی۔ اسی طرح کوئی کتاب انسان کو اس گہری عاجزی اور بے بسی کے لیے تیار نہیں کرسکتی جو اسے اس وقت محسوس ہوتی ہے جب وہ اپنے جسم کو احرام کی سادہ، بے سلی سفید چادروں میں لپیٹ لیتا ہے۔

حج کے جسمانی اعمال اور ان کی مشقتوں سے کہیں بڑھ کر اس کا اصل میدانِ جنگ انسان کا باطن ہے۔ جب آپ خود کو لاکھوں انسانوں کے ایک بے کنار سمندر میں پاتے ہیں تو صبر، نظم اور خود پسندی کے تمام مصنوعی پردے رفتہ رفتہ اترنے لگتے ہیں۔

میں آج بھی اس کامل توازن کا متلاشی ہوں، لیکن مکہ مکرمہ کے اُن مصروف، حسین اور یادگار دنوں میں حاصل ہونے والے اسباق آج بھی میری زندگی کی سمت متعین کرتے ہیں۔

راہ حق کے مسافر کے دس اصول

1۔ توقعات کا مکمل خاتمہ

اتنی بڑی انسانی آبادی کی میزبانی کا مطلب یہ ہے کہ بہترین منصوبہ بندی بھی کبھی نہ کبھی بے ترتیبی کا شکار ہوسکتی ہے۔ اس لیے حالات سے لڑنے کے بجائے انھیں قبول کیجیے۔ حرم میں اس نیت سے داخل ہوں کہ آپ کی کوئی ذاتی توقع نہیں۔ ہر انتظامی مشکل کو رکاوٹ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنی مرضی اور اختیار کو اس کے سپرد کرنے کی دعوت سمجھیں۔

2۔ نیت کو مضبوطی سے تھامے رکھیں

ہم ریگستان اس لیے عبور نہیں کرتے کہ کوئی جذباتی کیفیت حاصل کریں یا کوئی غیر معمولی روحانی تجربہ تلاش کریں۔ ہم اس لیے جاتے ہیں کہ ایک مقدس فرض ادا کرنا ہے۔ اصل فضیلت ظاہری کارکردگی میں نہیں بلکہ اس فریضے کی خاموش تکمیل میں ہے اور ان اسباق کو اپنی بعد از حج زندگی میں نافذ کرنے میں ہے۔

3۔ مسلسل روحانی سرشاری کے تصور کو ترک کردیں

یہ سمجھنا کہ آپ یا آپ کے اردگرد موجود لوگ ہر وقت روحانی کیف و سرور میں رہیں گے، ایک خطرناک رومانویت ہے۔ آپ بھی گوشت پوست کے انسان ہیں۔ تھکن، گرمی اور جسمانی مشقت کے درمیان ہر وقت ماورائی کیفیت کی توقع رکھنا انسانی حقیقت سے انکار کے مترادف ہے۔

4۔ غیر معمولی صبر پیدا کریں

آپ پوری دنیا کے انسانوں کے ساتھ سفر کر رہے ہوتے ہیں، جن کی زبانیں، عادات اور ثقافتیں مختلف ہوتی ہیں۔ اگر کسی کا رویہ آپ کو ناگوار گزرے تو دوسروں کے بجائے اپنے اندر جھانکیں۔ اپنی راہ پر قائم رہیں، کیونکہ قیامت کے دن آپ کو صرف اپنے اعمال کا جواب دینا ہوگا۔

5۔ طواف کے دوران مکمل ہوشیاری

طواف کے دوران جسمانی حرکت اور ہجوم کا بہاؤ انتہائی متحرک ہوتا ہے۔ یہاں ایک لمحے کی غفلت بھی مشکلات پیدا کرسکتی ہے۔ اس لیے مکمل توجہ اور احتیاط ضروری ہے۔

6۔ مسلسل حرکت کا اصول

اگر طواف کے دوران آپ کے ہاتھ سے کوئی چیز گر جائے تو فوراً رک کر اسے اٹھانے کی کوشش نہ کریں۔ لاکھوں افراد کے درمیان اچانک رک جانا خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ پہلے اپنا طواف مکمل کریں اور پھر انتظامیہ یا معاون عملے کی مدد سے اپنی چیز تلاش کریں۔

7۔ پانی اور توانائی کا مناسب ذخیرہ

شدید گرمی اور طویل پیدل سفر آپ کی جسمانی توانائی کو بہت تیزی سے کم کردیتے ہیں۔ اس لیے پانی ہمیشہ ساتھ رکھیں اور کھجور، بسکٹ یا دیگر توانائی بخش غذاؤں کا استعمال جاری رکھیں۔ زیادہ پسینہ آنے کی صورت میں الیکٹرولائٹس بھی مفید ثابت ہوسکتے ہیں۔

8۔ جسمانی مشقت سے بچاؤ

احرام میں ملبوس ہوکر میلوں پیدل چلنا اور شدید دھوپ برداشت کرنا جسم پر اضافی دباؤ ڈالتا ہے۔ جلد کی خراش اور رگڑ جیسی معمولی مشکلات بھی شدید تکلیف کا باعث بن سکتی ہیں۔ اس لیے پہلے سے حفاظتی کریم یا دیگر تدابیر اختیار کریں۔

9۔ اضافی جوتے یا چپل ساتھ رکھیں

لاکھوں افراد کے درمیان جوتے اور چپل گم ہوجانا ایک عام بات ہے۔ اس لیے جہاں انھیں رکھا ہو اس جگہ کو ذہن نشین کریں اور اگر ممکن ہو تو ایک اضافی، ہلکی اور آسانی سے صاف ہونے والی جوڑی اپنے بیگ میں رکھیں۔

10۔ کامل کارکردگی کا وجود نہیں

جب تقریباً بیس لاکھ تھکے ہوئے اور خطا کے امکان رکھنے والے انسان ایک ہی وقت اور مقام پر جمع ہوں تو خامیاں اور مشکلات لازمی طور پر پیدا ہوتی ہیں۔

"اس سفر میں کمال کا مطلب یہ نہیں کہ ہر کام بغیر کسی غلطی کے انجام پائے، بلکہ یہ ہے کہ آپ اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کو کتنے وقار اور عاجزی کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔"

میں بھی اپنے ساتھ کچھ خاموش پچھتاوے لے کر واپس آیا۔ ایسے لمحات جب میری توجہ منتشر ہوئی یا میرے صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ مگر انھی دراڑوں میں اس تجربے کی روشنی نے جگہ بنائی۔ یہی وہ اسباق ہیں جنھیں میں آج بھی اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور آئندہ آنے والے روحانی مسافروں تک پہنچانا چاہتا ہوں۔

حج کے دوران انسان کو اپنے اعمال، رویوں اور ضرورت مندوں کے ساتھ اپنے برتاؤ کا جائزہ لینے کے بے شمار مواقع ملتے ہیں۔ اس وقت آپ خود ایک سائل بن چکے ہوتے ہیں، جو اپنے رب سے اپنی روح کی پاکیزگی، رحمت اور ہدایت کی دعا مانگتا ہے۔ یہ سفر انسان کی عادات، رویوں اور زندگی کے چیلنجز کے بارے میں اس کے ردِعمل کو بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

لیکن اس سب کا سادہ ترین جواب عاجزی اختیار کرنا اور اپنی تخلیق کے مقصد کو پہچاننا ہے؛ یعنی اللہ تعالیٰ کی خالص ترین صورت میں عبادت کرنا اور اس کے احکامات پر عمل پیرا ہونا۔

اللہ تعالیٰ تمام حجاج کرام کا حج قبول فرمائے، انھیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

○○○

اردو زبان میں نعت گوئی کا فن

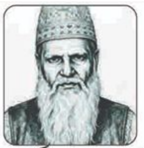

ڈاکٹر سید وحید اشرف کچھوچھوی

گزشتہ سے پیوستہ

خانوادۂ حضرت مکان میں یکے بعد دیگرے کئی نسلوں تک ولی ابن ولی ابن ولی ہوتے رہے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنے وقت میں نابغۂ روزگار تھے اور تصوف کی بلند پایہ کتابوں کے مصنف بھی۔ یہ سب اقطاب ویلور کے نام سے مشہور ہیں۔ دارالعلوم لطیفیہ انھیں بزرگوں کی کوششوں کا ثمرہ ہے۔ آخر میں یہاں معروف بہ حضرت پیر نے اللطیف نام کا ایک رسالہ بھی نکالنا شروع کیا جس کے دو بنیادی مقصد ہیں۔ ایک تو یہ کہ مدرسہ لطیفیہ کے طالب علموں میں تحریری لیاقت پیدا کرنا دوسرے اس میں خانوادۂ اقطاب ویلور کی علمی نگارشات کو جو کہ عربی اور فارسی میں ہیں اردو میں ترجمہ کرکے شائع کرنا تاکہ عام لوگ اس سے مستفید ہوسکیں۔

اس مدرسہ کے طلباء کے مضامین اس میں شائع ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ چونکہ ابھی وہ زیرِ تربیت ہوتے ہیں، ان کی تحریروں میں نہ بڑا علمی وقار ہوسکتا ہے اور نہ وہ اہلِ قلم کی طرح پختگی سے لکھ سکتے ہیں لیکن اُن کی ان کم معیار والی تحریروں کو شائع کرنا اللطیف کا بنیادی مقصد ہے تاکہ اُن کی تربیت اور حوصلہ افزائی ہوسکے۔ یہی طریقۂ تعلیم ہے۔

اقطاب ویلور نہ صرف بلند پایہ ولی تھے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ان میں سے ہر ایک عارف بھی تھے۔ یہ اُن کی تحریروں سے ظاہر ہے جن میں جواہر السلوک اور جواہر الحقائق کو امتیازی شان حاصل ہے۔ ریاضت و مجاہدہ اور زہد و تقویٰ وغیرہ کے سبب بندہ پر فضلِ الٰہی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنا ولی بناتا ہے۔ یہ ولایت خاصہ ہے جس کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے: **قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ**۔ اور ولایت عامہ جو ہر مومن کے لیے ہے اس کی طرف اشارہ اس آیت میں ہے: **اللّٰہ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور**۔ لیکن عارف وہ صاحبِ ولایت ہے جو صاحبِ معرفت بھی ہوتا ہے۔ جو لوگ اللطیف میں جواہر السلوک اور جواہر الحقائق کا اردو ترجمہ پڑھتے ہوں گے ان کو کچھ اندازہ ہوسکے گا معرفت کیا ہے؟ صوفی صفاتِ الٰہیہ سے موصوف ہوتا ہے۔ جس کے اندر جتنا زیادہ ان صفات کا ظہور ہوگا وہ اتنا ہی بڑا عارف ہوگا۔ صوفی کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ **الصوفی ھو الموصوف بصفات اللّٰہ سوی الوجوب والقدم**۔ (صوفی وہ ہے جو صفاتِ الٰہیہ سے موصوف ہو سوائے وجوب اور قدم کے) حدیث میں بھی ہے کہ: **تخلقوا باخلاق اللّٰہ**۔ یعنی اپنے اندر اللہ کی صفات پیدا کرو۔ قرآن میں صبغۃ اللہ کہا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ رنگ کتنا اچھا ہے۔ رنگ سے مراد صفاتِ الٰہیہ ہیں۔

حضرت قطب ویلور کی کتابیں تصوف کی وہ بلند پایہ کتابیں ہیں جو صوفیہ کی اعلیٰ ترین کتابوں کی صف میں آتی ہیں مثلاً: مثنوی مولانا روم، عوارف المعارف، کشف المحجوب، لطائف اشرفی، مکتوبات و ملفوظات شیخ شرف الدین یحییٰ منیری اور امام غزالی کی تصانیف، البتہ ان میں سے ہر ایک کا رنگ جدا ہے اور طرز جدا ہے اس کا سبب ان کا اپنا طریقۂ تعلیم بھی ہے۔

انھیں اقطاب ویلور میں ایک حضرت ذوقی بھی تھے جو شاعری میں وفور گوئی میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ فارسی شعراء میں وہ ایک ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ افسوس ہے کہ ان کا سارا کلام محفوظ نہ رکھ سکا۔ راقم نے ان کے کرم خوردہ قصائد بڑی دقت نظر سے نقطوں اور شوشوں کی مدد سے پڑھ کر ان کا ترجمہ کیا اور حواشی لکھے جو اللطیف میں بالاقساط شائع ہوتے رہے۔ اگر حضرت ذوقی کا کلام علامہ شبلی کے زمانے میں چھپا ہوتا اور ان تک پہنچا ہوتا تو یقیناً ان کا تفصیلی ذکر شعرالعجم میں ہوتا۔ اس زمانے میں قدردان نہ رہے۔ پھر بھی اللطیف میں ان نابغۂ روزگار کی تحریروں کے اردو ترجمے شائع ہوکر لوگوں کے لیے تصوف کے متعلق معلومات کا ذریعہ بنتے ہیں جس سے کم از کم اتنا فائدہ تو ہوتا ہے کہ لوگ تصوف کی حقیقت سے کچھ نہ کچھ واقف ہوسکتے ہیں اور کچھ نہ کچھ صحیح و غلط میں امتیاز کرسکتے ہیں۔ مولانا روم بہت پہلے متنبہ کرچکے ہیں۔

اے بسا ابلیس آدم صورت است
پس بہر دستے نباید داد دست

استدراک

کتاب "اردو زبان میں نعت گوئی کا فن" طباعت کے مرحلے سے گزر رہی تھی کہ میرے ایک کرم فرما جناب سید عمادالدین الدین قادری صاحب نے کچھ کتابوں کے ساتھ ایک کتاب "اردو نعت اور جدید اسالیب" روانہ کی جو پاکستان میں شائع ہوئی ہیں۔ "اردو نعت اور جدید اسالیب" کے مصنف جناب عزیز احسن صاحب ہیں۔ عزیز احسن کا اردو نعتیہ شاعری کا مطالعہ وسیع بھی ہے اور گہرا بھی۔ وہ نعتیہ شاعری کے لیے زبان و بیان کے آداب سے بھی واقف ہیں اور شعری محاسن پر بھی نظر رکھتے ہیں۔ اردو کی نعتیہ شاعری پر ان کا تحقیقی مطالعہ بھی ہے۔ اس موضوع پر نقد و نظر کے اصولوں سے بھی وہ بڑی حد تک واقف ہیں اور خود ایک خوش گوار شاعر بھی ہیں۔ اس لیے ان کی یہ کتاب معنوی اعتبار سے خاص اہمیت کا حامل ہے۔

اپنی اس کتاب میں عزیز احسن کی مذکورہ کتاب کو زیرِ بحث لانے کے لیے چند خاص وجوہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ میں اس موضوع پر لکھنے کے متعلق ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ اس کتاب سے پتہ چلا عزیز احسن صاحب اس موضوع پر بیس برس پہلے سے سوچ رہے ہیں اور لکھ رہے ہیں۔ اس موضوع پر سوچنے اور لکھنے کی وجہ وہی تھی جو میرے ذہن میں تھی۔ ان کی اس مسلسل فکر، مطالعہ اور تجربہ کا نتیجہ ان کی یہ کتاب ہے جسے اردو میں نعت گوئی کے سلسلے میں کبھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ دوسرے یہ کہ میں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ اردو شعراء شاعری میں جدیدیت کو حمد و نعت اور منقبت کے موضوعات پر نہ آزمائیں کہ اس میں لغزشوں کا شدید اندیشہ ہے، یا بہت زیادہ محتاط ہوجائیں۔ یہ کتاب میرے اس اندیشہ کی تائید کرتی ہے۔ اس لیے ضروری ہوا کہ میری نظر میں اس کتاب میں شعراء سے جو لغزشیں ہوئی ہیں ان کی وضاحت کردوں۔ یہ مصنف کے مقصد کے خلاف بھی نہیں ہے۔ میں پہلے ہی اس مضمون میں لکھ چکا ہوں کہ میں جدید اسلوب کے خلاف نہیں ہوں بلکہ اس کو ادبی ارتقاء کا ضامن سمجھتا ہوں۔ البتہ میں جدید اور جدیدیت میں فرق کرتا ہوں۔ ان دو خاص وجوہ کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ جن لوگوں نے جدید اسالیب میں کامیاب تجربے کئے ہیں ان کی تحسین بھی جائے کیونکہ ادب کے فروغ کے لیے بھی یہ ضروری ہے۔

کتاب میں مصنف نے صرف اردو نعتیہ شاعری ہی کو موضوعِ بحث نہیں بنایا ہے بلکہ بعض دوسرے عمومی مسائل پر بھی بحث کی ہے مثلاً فن شعر، شعریت، شاعری اسلامی نقطۂ نظر سے۔

مجھے ان موضوعات سے بحث نہیں۔ چونکہ ابتداء میں قرآن کی سورۂ حشر کی آیت کا ترجمہ نقل کیا گیا ہے جو شعر و شاعری سے متعلق ہے اور ساتھ ہی شاعری کے متعلق چند احادیث بھی نقل کی گئی ہیں اس لیے محض تکمیل مقدمہ کے لیے چند باتیں بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہاں مصنف نے جو بحث چھیڑی ہے اس سے بعض اور مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ سورۂ یٰسین میں ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں فرمایا ہے کہ: "ہم نے ان کو شعر نہیں سکھایا اور یہ ان کی شان کے مطابق بھی نہیں ہے۔" اس بیان پر بھی روشنی ڈالنا ضروری ہے تاکہ اس سے جو سوالات اور اشکالات پیدا ہوتے ہیں وہ حل ہوجائیں۔ ہم پہلے سورۂ حشر کی متعلقہ آیت کا ترجمہ نقل کرتے ہیں جو مصنف نے پیش کیا ہے:

"رہے شعراء تو اُن کے پیچھے تو بہکے ہوئے لوگ چلا کرتے ہیں کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے ہیں اور ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں ہیں۔

بجز ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کئے اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا اور جب ان پر ظلم کیا گیا تو صرف بدلہ لے لیا۔ (یعنی کوئی اسلام کی ہجو کرکے ایذا دے تو مومن شاعر اس کا جواب دے، اس کو جہاد باقلم واللسان کہا گیا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ شعراء کا اتباع کرتے ہیں وہ گمراہی میں مبتلا ہوجاتے ہیں اس لیے ایمان والے ان کا اتباع نہیں کرتے۔ آنحضرت نے اچھے شعر کی تعریف بھی کی ہے جس کا ذکر مصنف نے بھی کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعر گوئی نہیں سکھایا۔ اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ آپ شعر اور زبان و بیان کے محاسن سے واقف نہ تھے۔ آپ نے خود اپنے متعلق فرمایا ہے کہ: انا افصح العرب۔ یعنی میں عرب میں سب سے زیادہ فصاحت والا (فصیح اللسان) ہوں۔ آپ نے شعر پر اصلاح بھی فرمائی ہے یعنی آپ کو شعری محاسن کا ادراک اور شعر فہمی کا سلیقہ بدرجۂ اتم تھا۔ تو پھر قرآن کی اس آیت کا کیا مطلب ہے کہ ہم نے ان کو شعر نہیں سکھایا۔ یہی نہیں بلکہ یہ بھی کہا کہ یہ اُن کے لیے زیبا بھی نہیں ہے۔

وجہ یہ ہے کہ مشرکین نے آپ پر شاعر ہونے کا الزام لگایا تھا۔ اس لیے قرآن میں اس کی تردید کی گئی۔ عرب میں ایامِ جاہلیت میں بڑے بڑے شعراء موجود تھے اور انھیں اپنی شاعری پر فخر تھا۔ اس لیے وہ اس سے ضرور واقف تھے کہ شاعری کیا چیز ہے اور اس کا تجربہ تو تھا ہی کہ شاعری کیسے وجود میں آتی ہے خواہ وہ اپنے تجربہ کو بیان نہ کرسکتے ہوں اور اُس زمانے میں ایسے تجربات کو تفصیل سے بیان کرنا ممکن بھی نہ تھا۔ اس زمانے میں وہ اصطلاحیں بھی وجود میں نہ آسکی تھیں جو اس زمانے میں شعریات سے متعلق بیانات کے لیے وضع ہوئی ہیں۔ شاعری کا تعلق وجدان سے ہے۔ اسے وہ محسوس کرتے تھے اور ہر فطری شاعر ہر زمانے میں محسوس کرتا ہے خواہ وہ کسی زبان میں شاعری کرتا ہو اور خواہ کسی ملک یا زمان کا شاعر ہو۔ ان کا یہ کہنا کہ آپ شاعر تھے اُن کے نزدیک ان کا مقصود یہی تھا کہ آپ جو کہتے ہیں وہ اپنے وجدان سے کہتے ہیں۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ان نزدیک شعر کا تعلق شعور اور وجدان سے ہے اور عروض کی پابندی ایک اضافی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو وہ وجدان اس لیے نہ عطا کیا کہ آپ کو اس کی ضرورت نہ تھی کیونکہ جو چیز محض وجدان کا نتیجہ ہو وہ غلط بھی ہوسکتی ہے۔ حق و باطل کا معیار کسی کا ذاتی وجدان نہیں قرار دیا جاسکتا۔ آپ کو سکھانے والا خود اللہ تعالیٰ تھا۔ اس لیے قرآن میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ: وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ یعنی رسول اپنی خواہش یا وجدان سے کچھ نہیں کہتے یہ تو وحی الٰہی ہے جو اُن پر نازل کی جاتی ہے اور وہ کہتے ہیں جو اُن سے اللہ تعالیٰ بذریعہ وحی کہلواتا ہے۔

وہ شعراء جنھوں نے ایمان قبول کرلیا ان کا وجدان ایمان کے تابع ہوگیا۔ اس لیے وہ لوگ جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں اور اس کو بکثرت یاد کرنے والے ہیں وہ شاعری میں گمراہ نہ ہوں گے لیکن اتباع تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا جائے گا کیونکہ اصلی شارع وہی ہیں اور انھیں کی اتباع کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

مشرکین کا یہ کہنا کہ قرآن ایک شخص کے وجدان کا نتیجہ ہے جو دوسرے شعراء کو بھی حاصل ہے اس لیے تھا کہ جب وجدان تمام شعراء میں مشترک ہے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیا چیز مابہ الامتیاز وہ جاتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ اول تو آپ کو شعر سکھایا ہی نہیں۔ دوسرے قرآن تمام تر وحی الٰہی جو زندہ دل لوگوں کو ڈراتا ہے اور حق و باطل میں فیصلہ کرکے کافروں کے جرم کو ثابت کردیتا ہے۔ (سورۂ یٰسین)

یہ مصنف پر کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ سیاق و سباق کے مطابق ایک نکتہ کا اضافہ ہے۔ شعر کے فنی لوازمات کے سلسلہ میں مصنف نے بڑی حقیقت پسندانہ باتیں بیان کی ہیں جن سے انکار کی گنجائش نہیں۔ اسی میں ذیلی عنوان شعریت اور شعر ہے۔ اس کے تحت مصنف نے اردو کے اساتذہ شعراء کے چند اشعار پیش کئے ہیں جو شعریت سے بھرپور ہیں۔ ان پیش کردہ اشعار میں دو طرح کے اشعار ہیں۔ ایک وہ بیان ہے جس میں کسی تشبیہ کا سہارا لیا گیا ہے۔ دوسرا وہ بیان ہے جو کسی تشبیہ کے سہارے کے بغیر حقیقت کا برملا، برجستہ، پختگی بیان کے ساتھ اظہار ہے اور ایسا ہے جو کسی تشبیہ کا محتاج نہیں۔

تشبیہ وہاں ناگزیر ہوتی ہے جہاں کسی غیر محسوس یا ماورائی چیز کا بیان کیا جائے۔ غیر محسوس چیز تک ہمارے خیال یا احساس کی رسائی کے لیے محسوس اشیاء کی طرف متوجہ ہونا پڑتا ہے۔ تشبیہ ہمیں اس طرف متوجہ کرکے غیر محسوس کو محسوس بنادیتی ہے۔ **(جاری)**

محرم الحرام کیلئے جامع سکیورٹی انتظامات کا مطالبہ

ڈی جی پی سی وی آنند سے میر فراست علی باقری کی ملاقات

حیدرآباد،(پریس ریلیز):ماہِ محرم الحرام کے لیے جامع سکیورٹی انتظامات کے سلسلہ میں بی جے پی تلنگانہ کے سابق ریاستی ترجمان میر فراست علی باقری نے آج ڈائرکٹر جنرل آف پولیس تلنگانہ سی وی آنند سے ریاستی پولیس ہیڈکوارٹرز میں ملاقات کرتے ہوئے آنے والے مقدس ماہ محرم کے دوران جامع اور مؤثر سکیورٹی انتظامات کی درخواست کی۔ملاقات کے دوران میر فراست علی باقری نے مختلف عاشور خانوں، بارگاہوں اور امام باڑوں، بالخصوص دبیر پورہ میں واقع تاریخی الاوہ بی بی مبارک، بارگاہ ابوالفضل عباس بڑی بارگاہ دیوان دیوڑھی کے اطراف سکیورٹی انتظامات پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا۔انہوں نے بتایا کہ چاندرات سے 10 محرم تک یہاں تمام مذاہب کے عقیدت مندوں، وزراء، معزز شخصیات، وی آئی پیز اور سیاسی قائدین کی بڑی تعداد حاضری دیتے ہیں جس کے پیش نظر خصوصی حفاظتی اقدامات ضروری ہیں۔انہوں نے 17 جون سے 22 اگست تک جاری رہنے والے 68 روزہ ایام عزا کے دوران امن وامان کی صورتحال کو برقرار رکھنے کے لیے ٹاسک فورس، اسپیشل برانچ، اسپیشل آپریشن ٹیم (ایس او ٹی)، شی ٹیمس اور خصوصی پولیس دستوں کی تعیناتی کی ضرورت پر زور دیا تاکہ تمام مذہبی تقریبات اور جلوس پُرامن اور منظم انداز میں منعقد ہوسکیں۔اس موقع پر 10 محرم کے جلوس، اربعین، چپ تعزیہ اور عیدالزہرا سمیت دیگر اہم مذہبی مناسبتوں کے انتظامات بھی زیرِ بحث آئے۔میر فراست علی باقری نے ان ایام کی مذہبی، تاریخی اور روحانی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے ریاستی پولیس سے پیشگی منصوبہ بندی اور مربوط اقدامات کی گزارش کی۔انہوں نے ڈی جی پی سی وی آنند کی جانب سے مسائل کو توجہ سے سننے اور مذہبی مواقع پر امن وامان کے قیام کے لیے سنجیدہ رویے کو سراہتے ہوئے کہا کہ ڈی جی پی کا مثبت تعاون اور مسلسل رابطہ عوام میں اعتماد اور اطمینان پیدا کرتا ہے۔

مسٹر باقری نے کہا کہ یہ اقدام تلنگانہ میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی، مذہبی رواداری اور مذہبی تقریبات کے پُرامن انعقاد کو یقینی بنانے کی جاری کوششوں کا حصہ ہے۔ڈی جی پی سی وی آنند نے انہیں یقین دلایا کہ محرم الحرام کے دوران تمام ضروری سکیورٹی پروٹوکول کا جائزہ لیا جائے گا اور عوام کے جان و مال کے تحفظ کو ریاستی پولیس کی اولین ترجیح بنایا جائے گا۔میر فراست علی باقری نے ڈی جی پی کو توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ گزشتہ سال 10 محرم کے موقع پر اس وقت کی ڈی سی پی ساؤتھ زون، اسنیہا مہرا کی جانب سے سواری علم بی بی مبارک کو مختلف مقامات، بالخصوص عزاخانہ زہرا اور پتلی گیٹ، پرانی حویلی جانے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ پتلی گیٹ وہ مقام ہے جہاں نظام خاندان کی جانب سے ہر سال علم بی بی مبارک کو ڈھٹی پیش کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ بھی کئی روایتی مقامات پر سواری کو جانے سے روکا گیا جس کے باعث عزاداروں میں شدید ناراضگی اور تکلیف پائی گئی اس سلسلے میں میر فراست علی باقری نے ڈی جی پی کو ایک خصوصی یادداشت بھی پیش کی اور درخواست کی کہ ایسے معاملات کے تدارک کے لیے سٹی پولیس کو مناسب ہدایات جاری کی جائیں تاکہ آئندہ محرم کے دوران روایتی مذہبی پروگرام بلا رکاوٹ انجام دیے جاسکیں۔ملاقات کے دوران میر فراست علی باقری نے ڈی جی پی سی وی آنند کو علم بی بی مبارک کا ایک خوبصورت پورٹریٹ بھی پیش کیا اس موقع پر سید ریحان حیدر بھی ان کے ہمراہ موجود تھے۔

مودی حکومت کے 12 سال مکمل ہونے پر نمائش کا افتتاح

نئی دہلی:(یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے صدر نتن نبین نے وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت والی قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) حکومت کے 12 سال مکمل ہونے کے موقع پر منگل کو یہاں دین دیال مارگ پر واقع پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک نمائش کا افتتاح کیا۔' وکست بھارت کا امرت کال: 12 سال- سیوا، سوشاسن اور غریب کلیان' کے نام سے لگائی گئی اس نمائش میں بدلتے ہوئے ہندوستان کی تصویر دکھائی گئی ہے، جو ملک کی تعمیر، کسانوں اور غریبوں کی فلاح و بہبود اور مختلف شعبوں میں ہونے والی تاریخی تبدیلیوں کو پیش کرتی ہے۔مسٹر نبین نے سوشل میڈیا 'ایکس' پر لکھا،"مودی حکومت کے 12 سال مکمل ہونے کے موقع پر آج بی جے پی ہیڈکوارٹر میں منعقدہ نمائش کا افتتاح کیا اور اس ترقیاتی سفر کے مختلف پہلوؤں کا مشاہدہ کیا۔ خدمت، گڈ گورننس اور انتودیہ (سب سے پسماندہ شخص کی فلاح) سے متاثر یہ دور، اجتماعی سوچ، اجتماعی عزم اور 'وکست بھارت 2047' کے اجتماعی خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کی سمت میں مسلسل آگے بڑھ رہا ہے"۔ اس سے پہلے انہوں نے ایکس پر ایک اور پوسٹ میں لکھا،"عزم سے تکمیل تک، 12 سال میں ہندوستان نے ترقی اور خودانحصاری کا ایک نیا باب لکھا ہے۔

مسٹر مودی کی قیادت میں ملک 'وکست بھارت 2047' کی طرف مضبوطی سے آگے بڑھ رہا ہے"۔نمائش کے افتتاح کے موقع پر بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری ارون سنگھ، دہلی بی جے پی کے صدر ہرش ملہوترا، پارٹی جنرل سکریٹری ترون چگ، پارٹی جنرل سکریٹری دشینت گوتم سمیت کئی دیگر قائدین موجود تھے۔مسٹر گوتم نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ مسٹر مودی کی قیادت میں 12 سال میں 'انتودیہ' کے عزم کو پورا کرتے ہوئے معاشرے کی آخری صف میں کھڑے شخص کو ترقی کے دھارے سے جوڑا جا رہا ہے۔انہوں نے کہا،"آج مودی حکومت کے 12 سال مکمل ہونے پر قومی صدر نتن نبین نے بی جے پی ہیڈکوارٹر میں مودی حکومت کی عوامی فلاح و بہبود کی اسکیموں، ترقیاتی کاموں اور تاریخی کامیابیوں پر مبنی نمائش کا افتتاح کیا۔ یہ نمائش خدمت، گڈ گورننس اور غریبوں کی فلاح و بہبود کے 12 سال کے انقلابی سفر کو ظاہر کرتی ہے"۔ مسٹر سنگھ نے کہا،"اس طرح کی نمائشیں پورے ملک میں لگائی جارہی ہیں، جن میں مسٹر مودی کی قیادت کے گزشتہ 12 سال کو دکھایا گیا ہے۔ایک ایسا وقت جو تاریخی کامیابیوں اور شاندار کاموں سے بھرا رہا ہے"۔انہوں نے مزید کہا، "ہر شعبے میں لوگوں کو ایسی سہولیات ملی ہیں جو واقعی انقلابی ہیں۔اسی لیے میں کہتا ہوں کہ مسٹر مودی کی قیادت والی حکومت کی اسکیموں کے مرکز میں غریب اور کسان ہیں۔ ملک بھر میں منعقدہ یہ نمائش گزشتہ بارہ سال کی ان تاریخی کامیابیوں کو اجاگر کرتی ہے"۔

مظفر پور: پوربی چمپارن کے رکسول بارڈر پر سیکورٹی ایجنسیوں نے بغیر پاسپورٹ اور ویزا کے بھارت میں داخل ہونے کی کوشش کرنے والے دو غیر ملکی گرفتار۔

ایندھن کے بحران کے درمیان الیکٹرک گاڑیوں کی مانگ میں اضافہ

نئی دہلی:(یو این آئی) مغربی ایشیا کے بحران کی وجہ سے ایندھن کی سپلائی میں رکاوٹ اور قیمتوں میں اضافے کے درمیان اس سال مئی میں ملک میں الیکٹرک گاڑیوں (ای وی) کی ریٹیل فروخت میں زبردست اچھال دیکھنے کو ملا۔ گاڑیوں کے ڈیلرز کی اعلیٰ تنظیم 'فاڈا' کی جانب سے منگل کو جاری کردہ اعداد و شمار میں تمام اقسام کی گاڑیوں میں الیکٹرک گاڑیوں کی فروخت اور حصہ داری بڑھی ہے۔اس سال مئی میں ملک میں کل 26,682 الیکٹرک مسافر گاڑیاں فروخت ہوئیں۔ یہ پچھلے سال مئی کے مقابلے 81.20 فیصد زیادہ ہے۔ساتھ ہی ایک سال میں مارکیٹ شیئر بھی 4.5 فیصد سے بڑھ کر 6.6 فیصد پر پہنچ گیا۔مسافر گاڑیوں میں کار، یوٹیلیٹی گاڑیاں اور وین شامل ہیں۔اس زمرے میں 10,340 یونٹس کے ساتھ ٹاٹا موٹرز پہلے، مہندرا اینڈ مہندرا (6,210) دوسرے اور جے ایس ڈبلیو ایم جی موٹر انڈیا (4,984) تیسرے نمبر پر رہی۔الیکٹرک ٹو وہیلر (دو پہیہ گاڑیوں) کی فروخت سالانہ بنیاد پر 62.76 فیصد بڑھ کر 1,70,733 یونٹس ہو گئی۔کل ٹو وہیلر فروخت میں اس کا حصہ مئی 2025 کے 6.1 فیصد سے بڑھ کر 9.3 فیصد پر پہنچ گیا۔ٹو وہیلر کے زمرے میں 42,459 الیکٹرک گاڑیوں کے ساتھ ٹی وی ایس موٹر کمپنی پہلے نمبر پر رہی۔ بجاج آٹو (39,202) کا دوسرا اور ایتھر انرجی (28,240) کا تیسرا مقام رہا۔الیکٹرک تھری وہیلر کی فروخت مئی میں سالانہ بنیاد پر 8.59 فیصد بڑھی اور 71,867 یونٹس رہی۔ ایک سال میں اس سیکٹر میں ای وی کا حصہ 61.5 فیصد سے بڑھ کر 64.4 فیصد پر پہنچ گیا۔اس زمرے میں بجاج آٹو 11,905 یونٹس کے ساتھ مہندرا گروپ کو پیچھے چھوڑتے ہوئے ایک بار پھر پہلے نمبر پر پہنچ گیا۔ مہندرا گروپ 11,149 یونٹس کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہا۔ تیسرا مقام ٹی وی ایس موٹر کمپنی (3,590) کا رہا۔ الیکٹرک کمرشل (تجارتی) گاڑیوں کی فروخت میں سالانہ 119.4 فیصد کا زبردست اچھال دیکھا گیا اور یہ 2,400 یونٹس پر رہی۔ ایک سال میں اس زمرے میں ای وی کا مارکیٹ شیئر بھی 1.37 فیصد سے بڑھ کر 2.86 فیصد ہو گیا۔اس زمرے میں 879 یونٹس کے ساتھ ٹاٹا موٹرز کا دبدبہ رہا۔اسے یولر موٹرز (547) سے سخت ٹکر مل رہی ہے۔ مہندرا گروپ 263 یونٹس کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔

ترنمول لیڈر سبیا ساچی دتہ جبراً وصولی معاملے میں گرفتار

کولکاتہ:(یو این آئی) مغربی بنگال کی پولیس نے پیر کی رات ترنمول کانگریس کے لیڈر اور بدھان نگر میونسپل کارپوریشن کے سابق چیئرمین سبیا ساچی دتہ کو مبینہ جبراً وصولی اور مجرمانہ دھمکی دینے کے معاملے میں گرفتار کر لیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق، سالٹ لیک کے ایک تاجر نے دتہ کے خلاف شکایت درج کرائی ہے، شکایت کنندہ نے الزام لگایا کہ ان پر کئی لاکھ روپے دینے کا دباؤ ڈالا جا رہا تھا اور مطالبہ پورا نہ کرنے پر انہیں دھمکیاں دی گئیں۔ شکایت کی بنیاد پر کارروائی کرتے ہوئے بدھان نگر نارتھ پولیس اسٹیشن کے افسران نے پیر کی دیر رات راجارہاٹ کے رائے گاچھی علاقے میں واقع دتہ کی رہائش گاہ پر چھاپہ مارا۔ انہیں ان کے گھر سے حراست میں لیا گیا اور پوچھ گچھ کے لیے پولیس اسٹیشن لے جایا گیا۔ ذرائع کے مطابق باضابطہ گرفتاری سے قبل دتہ سے کئی گھنٹوں تک پوچھ گچھ کی گئی۔منگل کی صبح ان کا طبی معائنہ ہونے کی توقع ہے اور اس کے بعد انہیں بدھان نگر عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ دتہ نے حال ہی میں ہوئے اسمبلی انتخابات میں باراسات اسمبلی حلقے سے انتخاب لڑا تھا لیکن وہ بی جے پی امیدوار سے ہار گئے تھے۔ ان کی گرفتاری سابق ریاستی حکومت کے عہدیداروں سے منسلک مبینہ بدعنوانی اور بے ضابطگیوں کے خلاف جاری کارروائیوں کے درمیان ہوئی ہے۔ پولیس نے دتہ کے خلاف عائد الزامات کے سلسلے میں ابھی تک کوئی مزید معلومات نہیں دی ہیں اور تفتیش جاری ہے۔

اوڈیشہ میں ہتھیاروں اور دھماکہ خیز مواد کی بڑی کھیپ برآمد

بھوبنیشور:(یو این آئی) اوڈیشہ میں ماؤنوازوں کو ایک بڑا جھٹکا دیتے ہوئے سکیورٹی فورسز نے منگل کے روز ملکانگیری ضلع کے گھنے جنگلوں میں ماؤنوازوں کے ہتھیاروں اور دھماکہ خیز مواد کے ایک بڑے ذخیرے کا پردہ فاش کیا ہے۔ یہ آپریشن ہتھیار ڈالنے والے ماؤنواز کیڈرز سے پوچھ گچھ کے دوران ملنے والی خفیہ معلومات کی بنیاد پر ڈسٹرکٹ والینٹری فورس اور بارڈر سکیورٹی فورس کے جوانوں نے مشترکہ طور پر چلایا تھا۔اطلاع ملتے ہی سکیورٹی ٹیموں نے چھتیس گڑھ کی سرحد سے متصل متھیلی تھانہ علاقے کے تحت کریمتی اور کٹواپدر کے علاقے میں گہرا تلاشی آپریشن شروع کیا اور علی الصبح اس ذخیرے کو برآمد کر لیا۔ حکام کے مطابق ضبط شدہ اشیاء میں ایک انساس لائٹ مشین گن، دو انساس رائفلیں، تین امپرووائزڈ ایکسپلوسیو ڈیوائسز، ایک گرینیڈ، ایک اے کے سیریز کی میگزین، 18 الیکٹرانک ڈیٹونیٹرز، ریموٹ کنٹرول ٹرگرنگ ڈیوائسز، مواصلاتی آلات، بارود، اسپلنٹرز، کوڈیکس وائر، بیٹریاں اور دھماکہ خیز مواد تیار کرنے میں استعمال ہونے والا دیگر سامان شامل ہے۔سکیورٹی فورسز نے اس خفیہ ٹھکانے سے ادویات، کیمپنگ کا سامان، ایک سولر چارجنگ یونٹ اور ماؤنواز لٹریچر بھی برآمد کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ کو انتہا پسند لاجسٹک اور آپریشنل سپورٹ بیس کے طور پر استعمال کر رہے تھے۔ پولیس کو شبہ ہے کہ یہ ذخیرہ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (ماؤنواز) کی آندھرا-اوڈیشہ بارڈر اسپیشل زونل کمیٹی کے کیڈرز کا تھا۔حکام نے بتایا کہ ان ہتھیاروں، دھماکہ خیز مواد اور دیگر مواد کا مقصد سکیورٹی اہلکاروں اور شہریوں پر حملے کرنا اور علاقے میں ماؤنواز سرگرمیوں کو برقرار رکھنا تھا۔ اس برآمدگی کو جاری ماؤنواز مخالف آپریشنز میں ایک بڑی کامیابی اور اوڈیشہ-چھتیس گڑھ سرحد پر اپنی موجودگی کو دوبارہ مضبوط کرنے کی ماؤنوازوں کی کوششوں کے لیے ایک بڑا جھٹکا مانا جارہا ہے۔سکیورٹی ایجنسیوں کا ماننا ہے کہ اس ضبطی سے علاقے میں تشدد کے واقعات کو انجام دینے کے ممکنہ منصوبوں کو ناکام بنادیا گیا ہے۔ اس بڑی کامیابی کے بعد سکیورٹی فورسز نے مزید ٹھکانوں، ہتھیاروں کے ذخائر اور ماؤنواز کیڈرز کی نقل و حرکت کا پتہ لگانے کے لیے آس پاس کے جنگلاتی علاقوں میں تلاشی مہم تیز کردی ہے۔ضبط شدہ مواد کے ذرائع کا پتہ لگانے اور اس میں ملوث افراد کی شناخت کے لیے مزید تفتیش جاری ہے۔

کارپوریٹ قانون (ترمیم) بل 2026 پر تجاویز طلب

نئی دہلی:(یو این آئی) پارلیمنٹ کی مشترکہ کمیٹی نے کارپوریٹ قانون (ترمیم) بل، 2026 پر ماہرین، صنعتی تنظیموں، اداروں اور دیگر متعلقہ فریقوں سے تجاویز اور آراء طلب کی ہیں۔لوک سبھا سکریٹریٹ کی جانب سے منگل کو بتایا گیا کہ مشترکہ کمیٹی بل کی مختلف دفعات پر وسیع تبادلہ خیال کو یقینی بنانے کے مقصد سے متعلقہ فریقوں کے خیالات حاصل کرنا چاہتی ہے۔خواہشمند افراد، تنظیمیں اور ماہرین اپنی یادداشتیں یا تجاویز ہندی یا انگریزی میں بھیج سکتے ہیں۔تجاویز کی دو کاپیاں ڈائریکٹر (جے سی ایل)، لوک سبھا سکریٹریٹ، کمرہ نمبر 439، سنسد بھون اینکسی، نئی دہلی کے پتے پر بھیجی جا سکتی ہیں۔اس کے علاوہ تجاویز ای میل کے ذریعے jcl.cell@lss.sansad.nic.in پر بھی ارسال کی جا سکتی ہیں۔ مشترکہ کمیٹی کو تجاویز بھیجنے کی آخری تاریخ 22 جون ہے۔ کمیٹی نے تمام متعلقہ فریقوں سے گزارش کی ہے کہ وہ بل کی مخصوص دفعات پر اپنے خیالات اور تجاویز مقررہ وقت کے اندر فراہم کریں، تاکہ بل کا مؤثر جائزہ لیا جا سکے۔

راج ناتھ سنگھ فضائیہ کے کیڈٹس کو کمیشن فراہم کریں گے

نئی دہلی:(یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ ہفتہ کو حیدرآباد میں واقع ڈنڈیگل فضائیہ کی اکیڈمی میں فضائیہ کے کیڈٹس کے 217 ویں کورس کی مشترکہ پاسنگ آؤٹ پریڈ کا معائنہ کریں گے اور کیڈٹس کو کمیشن فراہم کریں گے۔فضائیہ نے منگل کو بتایا کہ فوجی ڈسپلن اور مہارت سے بھرپور یہ تقریب ہندوستانی فضائیہ کی مختلف شاخوں کے فلائٹ کیڈٹس کی کمیشن سے قبل کی تربیت کے کامیاب اختتام کی علامت ہوگی۔تقریب کے دوران وزیر دفاع تربیت پانے والوں کو 'راشٹرپتی کمیشن' عطا کریں گے۔ اس تقریب میں کامیابی سے تربیت مکمل کرنے والے ہندوستانی فضائیہ کے فلائٹ کیڈٹس کے ساتھ ساتھ ہندوستانی بحریہ، ہندوستانی کوسٹ گارڈ اور ویتنام کے افسران و زیرِ تربیت اہلکاروں کو 'ونگز' اور 'بریویٹس' دیے جائیں گے۔ یہ مشترکہ پاسنگ آؤٹ پریڈ نیشنل ڈیفنس اکیڈمی (این ڈی اے)، پونے کی خواتین کیڈٹس کے پہلے بیچ کے کمیشن حاصل کرنے کی بھی علامت ہوگی، جنہوں نے 30 مئی 2025 کو تربیت مکمل کی تھی اور شاخ کے لحاظ سے مخصوص تربیت کے لیے فضائیہ اکیڈمی میں شامل ہوئی تھیں۔وزیر دفاع فلائنگ، نیوی گیشن اور گراؤنڈ ڈیوٹی برانچز میں مجموعی میرٹ لسٹ میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے فلائٹ کیڈٹس کو 'پریزیڈنٹ پلاک' پیش کریں گے۔پروگرام میں پریڈ کے آغاز کے موقع پر آکاش گنگا اور ایئر واریئر ڈرل ٹیم (اے ڈبلیو ڈی ٹی) کا مظاہرہ ہوگا، اور اس دوران فضائیہ کے سربراہ (سی اے ایس) ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ کی قیادت میں فلائی پاسٹ بھی کیا جائے گا۔فلائی پاسٹ میں چار طرح کے تربیتی طیارے دکھائے جائیں گے، جن میں پیلاٹس پی سی 7-ایم کے II-، ہاک، کرن اور چیتک طیارے شامل ہیں۔ سخوئی 30-ایم کے آئی، سارنگ ہیلی کاپٹر اور سوریہ کرن ایروبیٹک ٹیم کے فضائی کرتب اس تقریب کی خاص توجہ کا مرکز ہوں گے۔

چنڈی گڑھ: وزیر اعلیٰ مان اور اروند کیجریوال نے بینک فریب دہی معاملے میں امبالا سنٹرل جیل میں بند پارٹی لیڈر دیپک سنگلا سے ملاقات کی۔

اجولا یوجنا کے سلنڈر کی تعداد کم کرنے پر کھڑگے کی حکومت پر تنقید

نئی دہلی:(یو این آئی) کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے ایل پی جی (رسوئی گیس) کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور اجولا یوجنا کے تحت سبسڈی والے سلنڈروں کی تعداد کم کیے جانے پر حکومت پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت نے غریبوں سے پہلے منریگا کے تحت کام کا حق چھینا اور اب ان کے کھانے کا سہارا بھی چھین رہی ہے۔ مسٹر کھڑگے نے منگل کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کہا کہ 2016 میں وزیراعظم نریندر مودی نے اجولا یوجنا کے ذریعے خواتین کو لکڑی کے چولہے کے دھوئیں سے نجات دلانے اور سال میں 12 سبسڈی والے گیس سلنڈر فراہم کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ پہلے سبسڈی والے سلنڈروں کی تعداد 12 سے کم کر کے نو کی گئی

اور اب اسے صرف چار کر دیا گیا ہے۔ کانگریس صدر نے دعویٰ کیا کہ رسوئی گیس کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے کروڑوں مستحقین کے لیے سلنڈر بھروانا مشکل ہو گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ بڑی تعداد میں اجولا اسکیم کے مستحقین گیس ریفل خریدنے سے قاصر ہیں اور کئی خواتین کو دوبارہ روایتی چولہوں کا سہارا لینے پر مجبور ہونا پڑ رہا ہے۔انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت غریبوں اور خواتین کے مفادات کی باتیں تو کرتی ہے، لیکن اس کی پالیسیاں عام لوگوں پر معاشی بوجھ بڑھا رہی ہیں۔اقتدار کے نشے میں چور مودی حکومت عوام کے حقیقی مسائل سے دور ہوتی جارہی ہے۔انہوں نے حکومت سے رسوئی گیس کی قیمتوں میں راحت دینے اور اجولا یوجنا کے مستحقین کو مناسب سبسڈی فراہم کرنے کا مطالبہ کیا۔

سی بی آئی نے 'سائبر غلامی' کرانے والے گروہ کے 2 ارکان کو گرفتار کیا

نئی دہلی:(یو این آئی) مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) نے منگل کو جنوب مشرقی ایشیا میں پرکشش ملازمتوں کا جھانسا دے کر ہندوستانی شہریوں کو سائبر دھوکہ دہی کے اڈوں میں دھکیلنے والے انسانی اسمگلنگ نیٹ ورک کے خلاف بڑی کارروائی کرتے ہوئے دو ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ ملزمان کی شناخت نپیندر چودھری اور نیلیش نرپت سنگھ پروہت کے طور پر ہوئی ہے۔یہ معاملہ ایجنٹوں اور مددگاروں کے ایک ایسے مجرمانہ نیٹ ورک سے جڑا ہے، جو جنوب مشرقی ایشیا کے مختلف ممالک میں اچھی ملازمتوں کا لالچ دے کر ہندوستانی شہریوں کو بھرتی کرتے تھے۔اس کے بعد ان متاثرین کو بنیادی طور پر میانمار اور کمبوڈیا میں بنے ان ٹھکانوں پر بھیج دیا جاتا تھا، جہاں انہیں 'سائبر غلامی' کے حالات میں رکھا جاتا تھا۔ یہ غیر قانونی ٹھکانے بین الاقوامی سائبر کرائم گروہ کے ذریعے چلائے جا رہے ہیں، جو کئی ممالک کے لوگوں کو نشانہ بنا کر بڑے پیمانے پر مالیاتی دھوکہ دہی کرتے ہیں۔ ان ٹھکانوں پر اسمگل کر کے لائے گئے ہندوستانی شہریوں کو ... کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔اس دوران ان کی نقل و حرکت پر پابندی لگادی جاتی تھی، ان کے پاسپورٹ ضبط کر لیے جاتے تھے اور کئی متاثرین کو جسمانی و ذہنی اذیت کا سامنا بھی کرنا پڑا۔کئی معاملات میں تو متاثرین کے خاندانوں کو اپنے رشتہ داروں کی رہائی کے لیے خطیر رقم ادا کرنے پر بھی مجبور کیا گیا۔گرفتار کیے گئے ملزمان میں سے ایک مبینہ طور پر ان ٹھکانوں کے آپریٹرز کے لیے کام کرتا تھا۔اس نے تھائی لینڈ کے راستے میانمار اسمگل کیے جانے والے ہندوستانیوں کے لیے رسد اور نقل و حمل کا انتظام کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔متاثرین کو پہلے بینکاک سے تھائی لینڈ کے مے ساٹ لے جایا جاتا تھا اور پھر تھائی لینڈ-میانمار سرحد کے پار غیر قانونی طور پر میانمار کے ان دھوکہ دہی کے مراکز میں بھیج دیا جاتا تھا۔ وہیں دوسرا گرفتار ملزم ہندوستان بھر میں ایجنٹوں کے نیٹ ورک کو سنبھالنے کا اہم کام کرتا تھا۔تفتیش سے معلوم ہوا ہے کہ وہ تھائی لینڈ-میانمار سرحد کے پاس واقع ایک سائبر کرائم ٹھکانے کے دفتر سے کام کرتا تھا اور غیر قانونی مراکز کے آپریٹرز ... کرنسی کے ذریعے ادائیگیاں حاصل کرتا تھا۔

کیرالہ: خواتین اور ٹرانس جینڈر کے لئے مفت بس سفر کا 15 جون سے

تھرواننت پورم:(یو این آئی) کیرالہ اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بسوں میں خواتین کے لیے کیرالہ کے طویل عرصے سے زیر التواء مفت سفر کا منصوبہ 15 جون سے نافذ العمل ہوگا جس کے لیے ریاستی حکومت اس کے نفاذ کے اقدامات کو تیز کر رہی ہے۔ ریاستی سکریٹریٹ میں وزیر اعلیٰ کے چیمبر میں بلائی گئی ایک میٹنگ میں اسکیم کی پیش رفت اور اس کے آغاز کے لیے درکار اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ مفت سفر کے پروگرام کے نفاذ سے متعلق تمام طریقہ کار کو فوری بنیادوں پر مکمل کریں تاکہ اس اسکیم کو 15 جون کو طے شدہ وقت کے مطابق شروع کیا جا سکے۔ حکومت نے اس اسکیم کے فوائد کو صرف خواتین تک محدود نہ رکھنے کا ایک اہم فیصلہ کیا ہے۔ٹرانس جینڈر برادری کے افراد بھی اس پروگرام کے تحت مفت سفر کے اہل ہوں گے جس سے اس کی سماجی بہبود کی پہنچ معاشرے کے ایک اور کمزور طبقے تک وسیع ہو جائے گی۔ یہ اقدام ان خواتین اور ٹرانس جینڈر افراد کو کافی راحت فراہم کرنے کی توقع ہے جو روزانہ آمد و رفت، تعلیم، روزگار، صحت کی دیکھ بھال اور دیگر ضروری سفری ضروریات کے لیے کے ایس آر ٹی سی کی خدمات پر انحصار کرتے ہیں۔

حکومت اس اسکیم کو جامع پبلک ٹرانسپورٹ کو فروغ دینے نقل و حرکت کو بڑھانے اور مستفید ہونے والوں پر سفر کا مالی بوجھ کم کرنے کی سمت ایک اہم قدم کے طور پر دیکھتی ہے۔عہدیداروں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ آغاز سے پہلے تمام آپریشنل اور انتظامی انتظامات مکمل کر لیے جائیں تاکہ اس اسکیم کو 15 جون سے ریاست بھر میں بغیر کسی رکاوٹ کے نافذ کیا جا سکے۔

کونڈاگاؤں میں فصل کے نقصان سے پریشان کسان کی خودکشی

کونڈاگاؤں:(یو این آئی) ریاست چھتیس گڑھ کے ضلع کونڈاگاؤں میں ایک کسان نے کھیت میں آگ لگنے سے فصل اور زرعی سامان کو پہنچنے والے نقصان کے بعد ذہنی دباؤ کا شکار ہو کر کیڑے مار دوا پی کر خودکشی کر لی۔ پولیس نے معاملے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ پولیس کے مطابق، فرسگاؤں تھانہ علاقے کے جوگانی کیمپ کے رہائشی کیشو ہلدھر (65) کی لاش جنگل سے برآمد ہوئی۔ جائے وقوعہ سے کیڑے مار دوا کا ایک ڈبہ بھی ملا ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق 7 جون کو کیشو ہلدھر اپنے کھیت میں مزدوروں کے ساتھ مکئی کی فصل کی صفائی کر رہے تھے۔اسی دوران فصل کی باقیات جلانے کے وقت آگ پڑوسی کھیت تک پہنچ گئی، جس کے نتیجے میں وہاں موجود مکئی کی فصل، ڈرپ پائپ اور دیگر زرعی سامان کو نقصان پہنچا۔واقعے کے بعد دونوں فریقوں کے درمیان نقصان کی تلافی کے حوالے سے اتفاق رائے ہونے کی اطلاعات بھی سامنے آئی ہیں۔اہل خانہ نے پولیس کو بتایا کہ اس واقعے کے بعد کسان ذہنی طور پر شدید پریشان تھا۔ پیر کی صبح وہ اکیلے کھیت جانے کا کہہ کر گھر سے نکلا، لیکن بعد میں اس کی لاش جنگل میں ملی۔فرسگاؤں تھانے کے انچارج چندر شیکھر سری نواس نے بتایا کہ رات ہو جانے کے باعث لاش کا پوسٹ مارٹم نہیں ہو سکا تھا، جو آج کرایا جائے گا۔ پوسٹ مارٹم کے بعد لاش ورثا کے حوالے کر دی جائے گی۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

مودی حکومت کے 12 سال مکمل ہونے پر نمائش کا افتتاح

ملک کی تعمیر، کسانوں اور غریبوں کی فلاح و بہبود اور مختلف شعبوں میں ہونے والی تاریخی تبدیلیوں کا مظاہرہ

نئی دہلی، (صحافت بیورو): بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے صدر نتن نبین نے وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت والی قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) حکومت کے 12 سال مکمل ہونے کے موقع پر

منگل کو یہاں دین دیال مارگ پر واقع پارٹی ہیڈ کوارٹر میں ایک نمائش کا افتتاح کیا۔ 'وکست بھارت کا امرت کال: 12 سال - سیوا، سوشاسن اور غریب کلیان' کے نام سے لگائی گئی اس نمائش میں بدلتے ہوئے ہندوستان کی تصویر دکھائی گئی ہے، جو ملک کی تعمیر، کسانوں اور غریبوں کی فلاح و بہبود اور مختلف شعبوں میں ہونے والی تاریخی تبدیلیوں کو پیش کرتی ہے۔ مسٹر نبین نے سوشل میڈیا 'ایکس' پر لکھا کہ مودی حکومت کے 12 سال مکمل ہونے کے موقع پر آج بی جے پی ہیڈ کوارٹر میں منعقدہ نمائش کا افتتاح کیا اور اس ترقیاتی سفر کے مختلف پہلوؤں کا مشاہدہ کیا۔ خدمت، گڈ گورننس اور انتودیہ (سب سے پسماندہ شخص کی فلاح) سے متاثر یہ دور، اجتماعی سوچ، اجتماعی عزم اور 'وکست بھارت 2047' کے اجتماعی خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کی سمت میں مسلسل آگے بڑھ رہا ہے۔ اس سے پہلے انہوں نے ایکس پر ایک اور پوسٹ میں لکھا کہ عزم سے تکمیل تک، 12 سال میں ہندوستان نے ترقی اور خود انحصاری کا ایک نیا باب لکھا ہے۔ مسٹر مودی کی قیادت میں ملک 'وکست بھارت 2047' کی طرف مضبوطی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ نمائش کے افتتاح کے موقع پر بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری ارون سنگھ، دہلی بی جے پی کے صدر ہرش ملہوترا، پارٹی جنرل سکریٹری ترون چگ، پارٹی جنرل سکریٹری دشینت گوتم سمیت کئی دیگر قائدین موجود تھے۔

بھگوان برسا منڈا کے نام پر پودا لگانے، کسی قبائلی بچے کو پڑھانے کا کریں عہد: ملہوترا

نئی دہلی: دہلی میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ریاستی صدر اور مرکزی وزیر مملکت ہرش ملہوترا نے بھگوان برسا منڈا کو ایک انقلابی سنت قرار دیتے ہوئے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان کے نام پر ایک پیڑ لگائیں، کسی قبائلی بچے کی پڑھائی کی ذمہ داری لیں اور ناانصافی کے سامنے خاموش نہ رہیں۔ مسٹر ملہوترا نے بھگوان برسا منڈا کی 126 ویں برسی پر منگل کو یہاں سرائے کالے خاں میں واقع بانسیرا پارک میں دہلی بی جے پی کے جن جاتی مورچہ کی جانب سے منعقدہ ایک پروگرام میں انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر مسٹر ملہوترا کے علاوہ دہلی بی جے پی کے جن جاتی مورچہ کے صدر سی ایل مینا اور دیگر کارکنان بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ آج 9 جون دھرتی آبا بھگوان برسا منڈا جی کی 126 ویں برسی ہے۔ 9 جون 1900 کو محض 25 سال کی عمر میں رانچی جیل میں انگریزوں کی بربریت نے اس عظیم شخصیت کو ہم سے چھین لیا تھا، لیکن بھگوان برسا مرے نہیں ہیں، وہ آج بھی ہر قبائلی کے دل میں، اور ہر جل-جنگل-زمین کی لڑائی میں زندہ ہیں۔ دہلی بی جے پی کے صدر نے کہا کہ بھگوان برسا منڈا صرف ایک جنگِ آزادی

کے مجاہد نہیں تھے، بلکہ وہ ایک انقلابی سنت تھے۔ 1895 میں جب انگریزوں نے 'زمیندارانہ نظام' اور 'بیگار' کے ذریعے قبائلیوں کی زمینیں چھیننا شروع کیں، تب 20 سال کی عمر میں بھگوان برسا منڈا نے کہا تھا - 'ابوا دیشوم، ابوا راج' یعنی ہمارا ملک، ہمارا راج۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ انہوں نے (بھگوان برسا منڈا) الگولان یعنی عظیم بغاوت کا بگل پھونکا اور تیر کمان سے لیس منڈا قبائلیوں نے انگریزوں کی بندوقوں کو چیلنج کیا۔ انہوں نے کہا کہ بھگوان برسا نے ہمیں تین سب سے بڑے منتر دیے، جن میں پہلا جل-جنگل-زمین کا تحفظ کرنا ہے۔ بھگوان برسا نے سکھایا کہ جنگل صرف لکڑی نہیں بلکہ قبائلیوں کی ماں ہے۔ آج جب ماحولیاتی بحران درپیش ہے، تو برسا کا پیغام سب سے زیادہ موزوں اور اہم ہے۔ بھگوان برسا نے توہم پرستی سے نجات کا راستہ دکھایا۔ انہوں نے 'برسائیت دھرم' چلا کر شراب، جانوروں کی قربانی اور استحصال کی مخالفت کی اور کہا کہ صاف ستھرے رہو، پڑھو لکھو اور ایک خدا کو مانو۔ انہوں نے ہمیں تیسرا منتر دیا کہ اپنے وقار اور خودداری سے کبھی سمجھوتہ نہ کریں۔ انگریزوں نے انہیں جیل میں زہر دیا، لیکن وہ جھکے نہیں۔ 25 سال کی عمر میں شہادت قبول کی پر سر نہیں جھکایا۔

غزہ کی 12 فیصد آبادی شہید یا لاپتہ ہو چکی ہے: فلسطینی سفیر

دنیا کو کسی بھی قیمت پر فلسطینی کاز کو پس منظر میں دھکیلنے یا فراموش کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے

نئی دہلی، (صحافت بیورو) آل انڈیا مسلم انٹلیکچوئل سوسائٹی (اے آئی ایم آئی ایس) کے ایک وفد نے نئی دہلی میں تعینات فلسطینی سفیر عبداللہ ایم ابو شاوش سے سفارت خانے میں خصوصی ملاقات کی۔ اس اہم نشست کے دوران غزہ، مغربی کنارے، بیت المقدس (یروشلم) اور دیگر مقبوضہ فلسطینی علاقوں کی تیزی سے بدلتی ہوئی تشویشناک صورت حال پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ سفیر عبداللہ ابو شاوش نے وفد کو زمین پر جاری بدترین انسانی بحران کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی۔ ملاقات کے دوران جب ای آئی ایم آئی ایس کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر عمار انیس نگرامی نے ان حالیہ رپورٹوں کا حوالہ دیا، جن کے مطابق غزہ کی 10 فیصد آبادی لاپتہ ہو چکی ہے تو سفیر نے ان اعداد و شمار کی تصحیح کرتے ہوئے مزید ہولناک حقیقت سے پردہ اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ اب یہ تعداد 10 فیصد تک محدود نہیں رہی۔ موجودہ زمینی حقائق کے مطابق غزہ کی کل آبادی کا حیران کن طور پر 12 فیصد حصہ یا تو جام شہادت نوش کر چکا ہے یا پھر مسلسل لاپتہ ہے۔ انہوں نے غزہ میں موجود انتہائی کربناک حالات کے بارے میں بتایا کہ عام شہری اس وقت مکمل طور پر بے یار و مددگار ہیں۔ پورا سول انفراسٹرکچر تباہ ہو چکا ہے، بجلی کی سہولت ناپید ہے اور لوگ شدید گرمی اور حبس کے موسم میں خیموں کے اندر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ طبی سہولیات کے تقریباً مکمل خاتمے کے باعث اب تک 11 ہزار سے زائد بڑے اور ضروری آپریشن ملتوی یا منسوخ ہو چکے ہیں۔ سفیر موصوف نے زور دے کر کہا کہ عالمی برادری اس سنگین صورتحال سے کسی بھی صورت نظریں نہیں چرا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کو کسی بھی قیمت پر فلسطینی کاز کو پس منظر میں دھکیلنے یا فراموش کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔ ہمیں وہاں کی صورتحال پر مسلسل اور گہری نظر رکھنی ہوگی۔ تاریخی تناظر پر گفتگو کرتے ہوئے سفیر فلسطین نے ہندوستان اور فلسطین کے درمیان نوآبادیاتی جبر کے خلاف استقامت اور طویل جدوجہد کی مشترکہ تاریخ کا ذکر کیا۔ انہوں نے ایک گہرا موازنہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ جو حق آزادی ہندوستان نے 1947 میں حاصل کیا تھا، فلسطینی عوام آج 2026 میں بھی اسی بنیادی حق کے حصول کے لیے برسر پیکار ہیں۔ انہوں نے ایک خودمختار اور آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کے حوالے سے ہندوستان کی دیرینہ اور تاریخی سفارتی حمایت کی بھرپور تعریف کی۔ اس اہم ملاقات میں آل انڈیا مسلم انٹلیکچوئل سوسائٹی کے وفد میں معروف سائنسداں پروفیسر عباس علی مہدی، جنرل سکریٹری، اے آئی ایم آئی ایس ڈاکٹر عمار انیس نگرامی اور کنوینر اے آئی ایم آئی ایس احمد نگرامی شامل تھے۔

سفیر عبداللہ ابو شاوش نے اے آئی ایم آئی ایس کی علمی، سماجی اور فکری خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ تنظیم ہندوستان میں فلسطینی کاز سے متعلق شعور بیدار رکھنے اور سنجیدہ فکری مکالمے کو زندہ رکھنے میں قابلِ قدر کردار ادا کر رہی ہے۔ آخر میں اے آئی ایم آئی ایس کے وفد نے فلسطینی عوام کے ساتھ اپنی غیر متزلزل یکجہتی کا اعادہ کیا اور فلسطین میں امن، انصاف اور حق خودارادیت کی جدوجہد کے حق میں بیداری پیدا کرتے رہنے کے عزم کو دہرایا۔

مالویہ نگر آتشزدگی میں اپنی جان اور مال کی پرواہ کئے بغیر ریاض الدین نے بچائی تھیں کئی جانیں

گدوں کی دکان کے مالک کو ایم پی سنجے سنگھ نے دیا انعام

نئی دہلی، (صحافت بیورو): عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے راجیہ سبھا رکن سنجے سنگھ نے اس مقامی دکاندار کو اعزاز سے نوازا جس کی بروقت کارروائی نے مالویہ نگر آتشزدگی کے دوران کئی لوگوں کی جان بچانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ سنجے سنگھ نے پیر کے روز علاقے کا دورہ کیا اور ان افراد سے ملاقات کی جو گزشتہ ہفتے پیش آنے والے ہولناک آتشزدگی کے واقعے کے دوران سب سے پہلے امداد کے لیے پہنچے تھے۔ اس حادثے میں 22 افراد ہلاک جبکہ متعدد دیگر زخمی ہوئے تھے۔ سنجے سنگھ نے کہا کہ ایسے وقت میں جب لوگ مدد کے لیے پکار رہے تھے اور اپنی جان بچانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے تھے، اس علاقے کے چند بہادر باشندوں نے دوسروں کی جان بچانے کیلئے غیر معمولی جرات، عزم اور بہادری کا مظاہرہ کیا۔ میں ان کے حوصلے کو سلام پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ مقامی رہائشی اور گدوں کی دکان کے مالک ریاض الدین نے اپنی روزی روٹی اور ذاتی نقصان کی تمام فکر کو ایک طرف رکھتے ہوئے لوگوں کی جان بچانے کے لیے اپنی دکان کے تمام گدے فراہم کر دیے۔ یہ گدے عمارت کے نیچے بچھائے گئے، جس کے باعث تقریباً 15 سے 16 افراد اوپر سے چھلانگ لگا کر محفوظ طریقے سے اپنی جان بچانے میں کامیاب ہوئے۔ سنجے سنگھ نے کہا کہ یکجہتی اور تعاون کی علامت کے طور پر میں اپنی تنخواہ سے انہیں 50 ہزار روپے کی مالی امداد دے رہا ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ تقریباً 15 سے 16 افراد انہی گدوں پر چھلانگ لگا کر اپنی جان بچا سکے۔ ان کے مطابق لوگوں کی جانب سے دکھائی گئی انسانیت، ہمدردی اور ایثار ہی دراصل سب سے بڑا مذہب ہے۔

او-زون علاقے میں پہلے سے بنے ہوئی تعمیرات پر نہیں ہوگی توڑ پھوڑ

ڈی ڈی اے کو عدالت کی ہدایات کے مطابق ہی کارروائی کرنی چاہیے: وزیر اعلیٰ

دہلی سکریٹریٹ میں او-زون علاقے میں آباد کالونیوں سے متعلق مسائل پر متعلقہ افسران کے ساتھ اعلیٰ سطحی میٹنگ کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے منگل کو کہا کہ دہلی حکومت او-زون علاقے میں رہنے والے لاکھوں شہریوں کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے اور پہلے سے بنے ہوئے تعمیرات پر کسی قسم کی انہدامی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ محترمہ گپتا نے آج دہلی سکریٹریٹ میں او-زون علاقے میں آباد کالونیوں سے متعلق مسائل پر ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ میں واضح کیا کہ ان کالونیوں میں پہلے سے موجود تعمیرات پر کوئی توڑ پھوڑ نہیں ہوگی۔ اس سلسلے میں ہائی کورٹ نے بھی ڈی ڈی اے کو ضروری منظوری فراہم کر دی ہے۔

انہوں نے اس معاملے پر ڈی ڈی اے کے سینئر حکام سے وضاحت طلب کی اور کہا کہ ہائی کورٹ نے پہلے سے موجود تعمیرات کے بارے میں کوئی منفی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ عدالت نے صرف جاری تعمیراتی کاموں پر سوال اٹھائے ہیں، اس لیے ڈی ڈی اے کو عدالت کی ہدایات کے مطابق ہی کارروائی کرنی چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ دہلی حکومت او-زون علاقے کے رہائشیوں کے ساتھ ہے اور ان کے خدشات کو دور کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ جلد ہی علاقے کے عوامی نمائندوں کے ساتھ مرکزی وزیر برائے ہاؤسنگ اور شہری امور منوہر لال سے ملاقات کریں گی تاکہ اس موضوع پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ وزیر اعلیٰ نے ڈی ڈی اے حکام کو ہدایت دی کہ عدالت کے منشا کے مطابق او-زون علاقے میں لگائے گئے نوٹس بورڈز کی زبان میں ضروری تبدیلی کی جائے، تاکہ علاقے کے مکینوں میں کسی قسم کی گھبراہٹ یا الجھن کی صورتحال پیدا نہ ہو۔

قومی راجدھانی میں جلد موسم خوشگوار ہونے کی امید

نئی دہلی، (صحافت بیورو) قومی راجدھانی دہلی منگل کے روز شدید گرمی اور لو کی زد میں رہی، جس سے درجہ حرارت 45 ڈگری سیلسیس کے قریب پہنچ گیا۔ چلچلاتی دھوپ کی وجہ سے گھروں سے باہر نکلنے والے لوگ خود کو دوپٹے، گمچھے اور چھتریوں کا استعمال کرنے پر مجبور نظر آئے۔ دہلی کے اہم ترین موسم مرکز 'صفدر جنگ آبزرویٹری' نے زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 43.5 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا، جو اس سیزن کی اب تک کی بلند ترین سطح ہے۔ وہیں، 'رج موسم مرکز' پر درجہ حرارت 44.7 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا، جو معمول سے 3.6 ڈگری زیادہ تھا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق اگلے دو دنوں تک ایسی ہی حبس اور شدید گرمی کی صورتحال برقرار رہنے کا امکان ہے۔ حکام نے بتایا کہ اگلے 24 گھنٹوں میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں تقریباً 1 ڈگری سیلسیس کا مزید اضافہ ہو سکتا ہے، جس سے بدھ کے روز پارہ 43 سے 45 ڈگری سیلسیس کے درمیان رہنے کا اندازہ ہے۔ تاہم، دہلی والوں کے لیے جلد ہی راحت کی خبر مل سکتی ہے۔

قبائلی خودداری کی علامت ہیں بھگوان برسا منڈا: اندراج

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی کے وزیر برائے سماجی بہبود رویندر اندراج سنگھ نے کہا ہے کہ بھگوان برسا منڈا صرف ایک جنگِ آزادی کے مجاہد نہیں تھے، بلکہ وہ سماجی شعور، ثقافتی شناخت اور قبائلی خودداری کی علامت ہیں۔ مسٹر سنگھ نے عظیم قبائلی مجاہدِ آزادی، سماجی مصلح اور عوامی رہنما بھگوان برسا منڈا کی برسی پر آج انہیں جذباتی خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ بھگوان برسا منڈا نے برطانوی راج، سماجی ناانصافی اور استحصال کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے قبائلی معاشرے کو خودداری، اتحاد اور حقوق کی طاقت سے روشناس کرایا۔ انہوں نے قبائلی برادریوں کو ان کی ثقافتی شناخت، روایات اور زمین کے حقوق کے تحفظ کے لیے بیدار کیا۔ کم عمری میں ہی انہوں نے جس جرات، قیادت اور حب الوطنی کا مظاہرہ کیا، وہ آج بھی اہل وطن کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھگوان برسا منڈا محض ایک مجاہدِ آزادی نہیں تھے

، بلکہ سماجی بیداری اور قبائلی وقار کی علامت ہیں۔ ان کی زندگی اس بات کا ثبوت ہے کہ پختہ عزم اور خدمتِ خلق کے جذبے سے معاشرے میں وسیع تر تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں حکومتِ ہند نے بھگوان برسا منڈا اور دیگر قبائلی مجاہدینِ آزادی کی خدمات کو قومی سطح پر اعزاز دلانے کے لیے کئی اہم اقدامات کیے ہیں۔ بھگوان برسا منڈا کے یومِ پیدائش کو ہر سال 'جن جاتیہ گورو دیوس' کے طور پر منایا جاتا ہے، جس سے ملک کی نوجوان نسل کو قبائلی ہیروز کی جدوجہد، قربانیوں اور تعمیرِ وطن میں ان کے تعاون سے واقف ہونے کا موقع ملتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ بھگوان برسا منڈا کی 150 ویں یوم پیدائش کے موقع پر منعقدہ 'جن جاتیہ گورو ورش' کے ذریعے ملک بھر میں قبائلی تاریخ، ثقافت اور تحریکِ آزادی میں قبائلی برادریوں کے کردار کو بڑے پیمانے پر اجاگر کیا گیا۔ اس کے علاوہ قبائلی مجاہدینِ آزادی کے عجائب گھروں کا قیام، رانچی میں بھگوان برسا منڈا قبائلی مجاہدِ آزادی میوزیم کی ترقی اور 'آدی سنسکرتی' اور 'آدی وانی' جیسے اقدامات کے ذریعہ قبائلی ورثے کو محفوظ کرنے اور اسے فروغ دینے کا کام کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھگوان برسا منڈا کی زندگی اور نظریات آنے والی نسلوں کو سماجی انصاف، مساوات، حب الوطنی اور معاشرے کے محروم طبقات کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے کی ترغیب دیتے رہیں گے۔

شاہ ولی اللہ ایوارڈ کیلئے نام تجویز کرنے کی اپیل

نئی دہلی، (پریس ریلیز): انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز، دہلی کے زیر اہتمام مختلف شعبہ ہائے حیات سے تعلق رکھنے والے اہل علم کی نمایاں خدمات کے اعتراف میں ''شاہ ولی اللہ ایوارڈ'' پیش کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ ایوارڈ ایک لاکھ روپے نقد، ایک علامتی نشان (مومنٹو) اور سپاس نامے پر مشتمل ہوتا ہے۔ ایوارڈ کا فیصلہ ممتاز شخصیات پر مشتمل ایک باوقار بورڈ کرتا ہے۔ رواں سال ایوارڈ کے لیے جو موضوع مقرر کیا گیا ہے، وہ 'سیرت نبوی کا علمی مطالعہ' ہے۔ اس موضوع پر مختلف جہات سے عالمانہ اور تحقیقی خدمات انجام دینے والے کسی ایک ہندوستانی مسلم اہل علم کو یہ ایوارڈ پیش کیا جائے گا۔ شاہ ولی اللہ ایوارڈ بورڈ نے اہل علم، محققین اور اسکالرز سے اپیل کی ہے کہ وہ مقررہ موضوع کے حوالے سے موزوں نام تجویز کریں۔ نام تجویز کرنے کی آخری تاریخ 30 جون مقرر کی گئی ہے۔ شاہ ولی اللہ ایوارڈ کے ساتھ نئے اسکالرز کی حوصلہ افزائی کے لیے ایک مسابقۂ مقالہ نگاری کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس سال مسابقے کیلئے منتخب موضوع 'امن عالم کے قیام میں فکر اسلامی کا کردار' ہے۔ اس مسابقے میں کامیابی حاصل کرنے والے ایک اسکالر کو بطور انعام 25 ہزار روپے دیے جائیں گے۔ مسابقے میں شرکت کے لیے کسی مذہب کی قید نہیں ہے۔ جامعات، کالجوں اور مدارس کے ذمہ داران اور اساتذہ سے گزارش کی گئی ہے کہ وہ اس سلسلے میں اپنے ممتاز اور باصلاحیت طلبہ کو متوجہ کریں اور انہیں شرکت کی ترغیب دیں۔ مقالہ جمع کرانے کی آخری تاریخ 15 جولائی ہے۔

'ممتاز ادیب نارنگ ساقی کا انتقال اردو دنیا کا ایک بڑا نقصان'

معروف ادیب کی رحلت پر غالب انسٹی ٹیوٹ کا اظہار تعزیت

نئی دہلی، (صحافت بیورو) اردو زبان و ادب کے معروف ادیب، نقاد اور دانشور نارنگ ساقی کے انتقال پر غالب انسٹی ٹیوٹ نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ ادارے کے عہدیداران اور وابستگان نے ان کی ادبی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اسے اردو دنیا کا ایک بڑا نقصان قرار دیا ہے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے سکریٹری پروفیسر صدیق الرحمٰن قدوائی نے کہا نارنگ ساقی اردو ادب کی ایک معتبر اور باوقار شخصیت تھے۔

انہوں نے اپنی تخلیقی اور تنقیدی کاوشوں کے ذریعے اردو ادب کو نئی جہتیں عطا کیں۔ ان کا

انتقال اردو دنیا کے لیے ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ ہم ان کے اہل خانہ اور چاہنے والوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور ان کی مغفرت کے لیے دعا گو ہیں۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے کہا نارنگ ساقی ایک صاحب فکر و نظر ادیب تھے جن کی علمی اور ادبی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ ان کی تحریروں میں فکری گہرائی، ادبی بصیرت اور عصری شعور نمایاں تھا۔ ان کی رحلت سے اردو ادب ایک اہم آواز سے محروم ہو گیا ہے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ ان کے انتقال پر دلی تعزیت پیش کرتا ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

غالب انسٹی ٹیوٹ کے تمام اراکین نے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا کہ ان کا ادبی سرمایہ آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوگا۔

برہمپوری میں شہزادہ مولانا رشک چمن سیمینار رسم اجرا اور تقسیم ایوارڈ تقریب منعقد

تقریب کے دوران مختلف شعبوں سے وابستہ نامور شخصیات مختلف ایوارڈ سے سرفراز

نئی دہلی ،(صحافت بیورو): ''مرزا رشک چمن مرحوم مدرسہ باب العلم کے وہ لائق فخر طالب علم تھے جنہوں نے علم دین اور شعور سخن کی تربیت یہیں سے حاصل کی۔ آج اس بزم میں ان کے اساتذہ افضال حسین، بشارت حسین اور فتحیاب حسین کی موجودگی اس بات کی گواہی ہے کہ ایک شاگرد کا لگایا ہوا پودا آج ایک تناور درخت بن چکا ہے''۔ ان خیالات کا اظہار مولانا شاہین عباس نے کیا۔ مولانا موصوف عظمت حق فاؤنڈیشن کی جانب سے حیدری ہال گلی نمبر 18 برہمپوری سیلم پور میں شہزادہ مولانا رشک چمن سیمینار رسم اجرا اور تقسیم ایوارڈ تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ مولانا نے کہا کہ رشک چمن مرحوم کا ذکر ان کے نوحوں کے بغیر ادھورا ہے۔ انجمن حسینیہ کی جانب سے ہم مرحوم کے اہل خانہ اور بابر عظمتی کو تعزیت و تسلیت پیش کرتے ہیں اور اعتراف کرتے ہیں کہ ان کے نوحے ہمارے عزائی ورثے کا انمول حصہ ہیں۔ سیمینار رسم اجرا اور تقسیم ایوارڈ تقریب کی صدارت پروفیسر جامعہ باب العلم نوگانواں

سادات مولانا شیخ افضال حسین نے کی۔ انہوں نے اپنی صدارتی تقریر میں علم کی اہمیت اور فضیلت بیان کی۔ اس موقع پر بطور مہمان خصوصی مولانا نبی حیدر نقوی نجفی وکیل آیت اللہ یعقوبی اور زینت مسند مولانا سید فرمان معتمد خاص آیت اللہ یعقوبی، مولانا نقی عباس مراد آباد، مولانا میثم سرسوی، مولانا حسین عباس بکنالا سادات، مولانا بشارت حسین منگلوری، مولانا فتحیاب حسین مظفر نگری، مولانا مردان علی سہارنپور، مولانا حیدر جعفری اور مولانا احسن عالی مصطفیٰ آباد تھے۔ تقریب کا آغاز محمد اعظم نے تلاوت قرآن کریم سے کیا جبکہ نعت پاک چاند فیضی سانکھوی کربلائی نے پیش کی۔ نظامت کے فرائض گوہر نقوی نوگانوی اور مولانا علی عباس قمی میرٹھی نے انجام دیے۔ اس موقع پر شرکاء کے ذریعہ مرحوم رشک چمن کی کتاب سرمایۂ عدنا اور مولانا بابر عظمتی کی کتاب 'رونق سخن' کا رسم اجرا عمل میں آیا۔ منظوم خراج عقیدت پیش کرنے والے شعرائے کرام میں ضیاء نوگانوی، محمد مہدی سانکھوی، ذوالفقار باقر کویت ایمبیسی، فجر مرزا، اختر مرزا، آصف سہارنپوری، صادق سرسوی اور ساغر شکار پوری شامل ہیں۔ تقریب کے دوران مختلف شعبوں میں نمایاں کام انجام دے رہی نامور شخصیات کو ایوارڈز سے نوازا گیا۔ ان میں افتخار الاساتید ایوارڈ مولانا سید نبی حیدر نقوی کو، مربیِ حقیقی ایوارڈ مولانا شیخ افضال حسین، مولانا بشارت حسین، مولانا فتحیاب حسین اور گوہر نقوی نوگانوی کو، خادم عزا ایوارڈ ماسٹر مرزا ریاض علی کو، فخر وطن ایوارڈ الحاج مرزا افتخار حسین کو، کاتب ولا ایوارڈ مولانا عمران علی ترابی مظفر نگری کو، نوائے وطن ایوارڈ کلیم عزا چاند فیضی کربلائی کو اور شہزادہ رشک چمن ایوارڈ برائے ادبی خدمات ڈاکٹر کیفی سلطان کو پیش کیا گیا۔ اس موقع پر منظوم خراج عقیدت پیش کرنے والے شعرا میں ضیاء نوگانوی، محمد مہدی سانکھوی، ذوالفقار باقر کویت ایمبیسی، فجر مرزا، اختر مرزا، آصف سہارنپوری، صادق سرسوی اور ساغر شکار پوری شامل ہیں۔ مولانا شیخ افضال حسین کے دعائیہ کلمات پر تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

مہنگے شوق اور پرتعیش زندگی نے پہنچایا جیل، نوئیڈا میں 217 نوجوان کی گرفتاری

چوری میں 142، چین اسنیچنگ کے معاملوں میں 48 نوجوان گرفتار اور گانجا سمیت دیگر نشہ آور مادے کی اسمگلنگ میں بھی کارروائی

نئی دہلی، (صحافت بیورو) قومی راجدھانی سے ملحق اتر پردیش کے ہائی ٹیک شہر کہے جانے والے نوئیڈا میں مہنگا موبائل، برانڈیڈ کپڑے، لکژری موٹر سائیکل اور پرتعیش زندگی جینے کی خواہش نوجوانوں کو جرائم کی تاریک دنیا کی طرف دھکیل رہی ہے۔ کم عمر میں بغیر محنت پیسے والا بننے اور دوستوں کے درمیان خود کو ہائی فائی دکھانے کے لیے 18 سے 20 سال کے نوجوان اپنا مستقبل داؤ پر لگا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں گوتم نگر کمشنریٹ پولیس کی طرف سے جاری گزشتہ 2 برسوں کے اعداد و شمار چونکانے والے ہیں جن میں 217 نوجوان جیل جا چکے ہیں۔ ان میں بڑی تعداد ایسے نوجوانوں کی ہے جو اپنی ضروریات اور مہنگے شوق پورے کرنے کے لیے جرائم کی راہ پر نکل پڑے۔ پولیس جانچ میں سامنے آیا ہے کہ کئی نوجوان پرتعیش زندگی جینے، مہنگے لائف اسٹائل، موبائل، برانڈیڈ کپڑے خریدنے اور موج-مستی کے لیے چوری، چین

اسنیچنگ اور نشے کی اسمگلنگ جیسی وارداتوں میں شامل ہوئے۔ گوتم بدھ نگر پولیس کمشنریٹ کے مطابق گزشتہ 2 برسوں میں پکڑے گئے 217 نوجوانوں میں سب سے زیادہ ملزم چوری کی وارداتوں میں ملوث پائے گئے۔ پولیس نے چوری کے معاملوں میں 142 سے زیادہ نوجوانوں کو گرفتار کیا۔ وہیں چین اسنیچنگ کے معاملوں میں 48 اور گانجا سمیت دیگر نشہ آور مادے کی اسمگلنگ میں بھی نوجوانوں پر کارروائی کی گئی۔ پوچھ گچھ کے دوران کئی ملزمین نے پولیس کو بتایا کہ ان کی کمائی کا کوئی مستقل ذریعہ نہیں ہے اس کے باوجود وہ مہنگی چیزوں کے شوقین ہیں۔ انہیں ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے انہوں نے غلط راستہ اختیار کیا اور جرائم کی دنیا میں قدم رکھا۔ پولیس افسران کا کہنا ہے کہ چھوٹی عمر میں جرائم کی شروعات نوجوانوں کے مستقبل کو متاثر کر سکتی ہے۔ کچھ وقت موج-مستی اور دکھاوے کیلئے اٹھایا گیا غلط قدم نہ صرف نوجوانوں بلکہ ان کے خاندانوں کے لئے بھی پریشانی کا سبب بن جاتا ہے۔ نوئیڈا کے جوائنٹ پولیس کمشنر راجیو نارائن نے سرپرستوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ بچوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا ضروری ہے۔ بچے کس کے ساتھ اُٹھ-بیٹھ رہے ہیں، ان کی ضرورتیں اچانک کیسے بڑھ رہی ہیں اور مہنگی چیزوں کے لیے ان کے پاس پیسہ کہاں سے آ رہا ہے، اس پر خاندان کو نظر رکھنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بروقت بچوں کو صحیح سمت دی جائے تو انہیں جرائم کی دنیا میں جانے سے روکا جا سکتا ہے۔ پولیس بھی ایسے معاملوں میں لگاتار کارروائی کے ساتھ نوجوانوں کو بیدار کرنے کا کام کر رہی ہے تاکہ ان کا مستقبل جرائم کی وجہ سے برباد نہ ہو۔

لکھنؤ: یکم محرم الحرام کو اٹھنے والی شاہی موم کی ضریح کو چھوٹے امام باڑے میں تیار کرتے ہوئے کاریگر

برسامنڈا کی برسی پر یوگی آدتیہ ناتھ کا خراجِ عقیدت

لکھنؤ: (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بھگوان برسامنڈا کی برسی پر انہیں خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ انگریز حکومت کے ظلم و ناانصافی کے خلاف قبائلی خودداری کو نئی توانائی اور 'الگلان' کے نعرے کے ذریعے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کو نئی سمت دینے والے 'دھرتی آبا' کی زندگی قربانی، ریاضت اور حب الوطنی سے منور تھی، جو ہندوستان کے لیے دائمی تحریک کا سرچشمہ ہے۔ وزیراعلیٰ نے یاد دلایا کہ قبائلی برادری برسامنڈا کو 'دھرتی آبا' یعنی زمین کا باپ کہہ کر پکارتی تھی۔ ان کی غیر معمولی اور بااثر شخصیت کے باعث لوگ انہیں ایشور کا دوت سمجھتے تھے۔ برسامنڈا نے نہ صرف بیرونی استحصال کی مخالفت کی بلکہ قبائلی معاشرے میں رائج برائیوں اور غلط عقائد کے خاتمے کے لیے بھی کام کیا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ برسامنڈا نے جدید ہتھیاروں کے بغیر صرف تیر و کمان کے سہارے انگریزوں کا مقابلہ کیا۔ انہوں نے قبائلیوں کے قدرتی حقوق - جل، جنگل اور زمین - کے تحفظ کے لیے پوری زندگی جدوجہد کی۔ ان کی تحریک نے یہ پیغام دیا کہ فطرت سے جڑا ہوا طرز زندگی ہی قبائلی شناخت کی اصل بنیاد ہے۔ برسامنڈا نے ایک سماجی مصلح کی حیثیت سے بھی اہم کردار ادا کیا۔ یوگی نے کہا کہ انہوں نے لوگوں کو عیسائی مشنریوں کی مذہب تبدیل کرنے کی کوششوں سے محفوظ رکھا اور قبائلیوں کو اپنے مذہب، روایات اور ثقافت پر فخر کرنا سکھایا۔ ان کا ماننا تھا کہ جب تک ثقافتی شناخت محفوظ رہے گی، تبھی برادری مضبوط رہے گی۔

جشن غدیر: مولانا کلب جواد نے امامت وولایت پر روشنی ڈالی

لکھنؤ: وقف المی والی مسجد ٹھاکر گنج لکھنؤ میں جشن عید غدیر کا انعقاد ہوا۔ جس کی صدارت آفتاب شریعت مولانا سید کلب جواد نقوی نیاور نظامت کے فرائض مرزا لکھنوی نے انجام دیئے۔ بطور مہمان ذی وقار چیئرمین شیعہ سینٹرل وقف بورڈ سید علی زیدی نے شرکت کی۔ اسی کیساتھ شعراء کی فہرست میں شامل ہوکر اپنے مخصوص انداز میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد آفتاب شریعت مولانا سید کلب جواد نقوی نے مفصل طور سے امامت اور ولایت کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی جس سے مؤمنین نے سن کر نعرہ حیدری کیساتھ اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مسجد کے متولی مولانا سید شباہت

حسین رضوی نے کہا کہ اوقاف کی حفاظت کی ذمہ داری ہم سبھی کے کندھوں پر ہے۔ جن میں ہم کو اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ واقف کا اپنی جائیداد وقف کرنے کا مقصد کیا تھا۔ جس میں عبادات الٰہیہ اور اہلبیت کا ذکر شامل ہے۔ اس موقع پر شعراء میں محبوب بلرامپوری، علی مہدی، عادل، محمد نقوی، حسین نیر، شاہ نواز حیدر، فراز، غضنفر، دانش اور مجیر علی نے منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ محفل میں میثم رضوی، تنویر حسین گڈو، افتخار حسین مانو، سرتاج حسین (پپو مرزا) اور دیگر اہم شخصیات موجود تھیں۔ بعد محفل مسجد کمیٹی کے جوائنٹ سکریٹری سرفراز حسین (لالو) نے آئے ہوئے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں دیر شب تک نذر موالی کا سلسلہ جاری رہا۔

وزیراعظم مودی کی 12 سالہ مدت کار اعتماد ترقی اور عوامی فلاح و بہبود کا ثبوت: یوگی

لکھنؤ: (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت میں گزرے 12 برسوں کو 'اعتماد، ترقی اور عوامی فلاح و بہبود' کے سال قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ خدمت کے جذبے سے سرشار وزیر اعظم کی کامیاب قیادت میں ہندوستان کی غیر معمولی ترقی کا آج پوری دنیا مشاہدہ کررہی ہے۔ یوگی نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعظم مودی کی زندگی کا ہر لمحہ خدمت اور قومی مفاد کے لیے غیر متزلزل وابستگی کی علامت ہے۔ ان کے لیے عوامی خدمت محض ایک ذمہ داری نہیں بلکہ ایک مسلسل 'جیون سادھنا' ہے۔ ان کا مقصد ملک کے آخری فرد تک ترقی، عزت اور مواقع پہنچانا رہا ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اسی سوچ کے ساتھ 'نیشن فرسٹ' کے جذبے، انتیودیہ کے عزم اور عوامی خدمت کے اصول کو بنیاد بنا کر وزیراعظم نے عوامی شراکت داری کو ترقی کی سب سے بڑی طاقت میں تبدیل کیا اور اچھی حکمرانی کو ایک عوامی تحریک کی شکل دی۔ انہوں نے کہا کہ اس انقلابی قیادت میں ہندستان نے نہ صرف ترقی کی رفتار میں اضافہ کیا بلکہ ترقی کی سمت اور وژن دونوں کو نئی جہت عطا کی ہے۔ ساختی اصلاحات، ڈیجیٹل تبدیلی، کاروباری سرگرمیوں کے فروغ اور جی ایس ٹی، پی ایم گتی شکتی جیسی تبدیلی لانے والے اقدامات نے ہندستان کو دنیا کی بڑی اقتصادی طاقتوں میں ایک مضبوط مقام دلایا ہے۔ یہ صرف معاشی ترقی کی داستان نہیں بلکہ حساس، جامع اور پائیدار ترقی کی بھی ایک متاثر کن مثال ہے۔

لکھنؤ: وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اپنے سرکاری بنگلے پر پروجیکٹ گنگا کا آغاز کیا۔

ہردوئی میں ایس ڈی ایم پر جان لیوا حملہ تشویشناک: مایاوتی

لکھنؤ: (یو این آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی صدر مایاوتی نے ہردوئی ضلع میں سرکاری معائنہ کے دوران شاہ آباد کے ایس ڈی ایم سشیل مشرا پر ہوئے جان لیوا حملے کو بدقسمتی اور انتہائی تشویشناک قرار دیا ہے۔ محترمہ مایاوتی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، ''یو پی کے دارالحکومت لکھنؤ کے پڑوسی ضلع ہردوئی میں شرپسندوں نے سرکاری معائنہ کر رہے ایس ڈی ایم مسٹر سشیل مشرا پر اینٹ اور پتھروں سے حملہ کیا، جس میں وہ زخمی ہوگئے اور علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرائے گئے۔ یہ واقعہ نہ صرف بدقسمتی ہے بلکہ ریاست میں

امن وامان کی صورت حال پر سنگین سوال بھی کھڑا کرتا ہے۔ اس طرح کے واقعات کو روکنا ضروری ہے، تاکہ سرکاری کام میں مبینہ بدعنوانی کے ساتھ ساتھ ریاست کو شرپسند عناصر سے بچایا جاسکے۔'' انہوں نے حکومت سے اپیل کی کہ وہ وسیع تر عوامی مفاد میں اس معاملے پر مناسب توجہ دے اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کو یقینی بنایا جائے۔

ایس پی کو سیفئی بھیجنے کا دعویٰ کرنے والے 2027 میں اسمبلی نہیں پہنچیں گے: شیوپال

اٹاوہ: (یو این آئی) سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے قومی جنرل سکریٹری شیوپال سنگھ یادو نے نائب وزیراعلیٰ کیشو پرساد موریہ اور سہیل دیو بھارتیہ سماج پارٹی (ایس بی ایس پی) کے صدر اوم پرکاش راج بھر کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ایس پی کو سیفئی بھیجنے کی بات کرنے والے لیڈر 2027 کے اسمبلی انتخابات کے بعد خود اسمبلی پہنچنے کی حالت میں نہیں رہیں گے۔ ضلع مجسٹریٹ شبھرانت کمار شکلا سے عوامی مسائل کے سلسلے میں ملاقات کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے مسٹر یادو نے کہا کہ لوک سبھا انتخابات سے قبل بھی اپوزیشن جماعتوں نے دعویٰ کیا تھا کہ ایس پی چند نشستوں تک محدود ہوجائے گی، لیکن پارٹی نے 37 نشستیں جیت کر تمام اندازوں کو غلط ثابت کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ عوام 2027 میں بھی ایسے دعوؤں کا جواب دیں گے۔ وزیر اعظم نریندر مودی پر طنز کرتے ہوئے ایس پی

کے لیڈر نے کہا کہ ''من کی بات'' کرنے والے عوام کے من کی بات نہیں سنتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مہنگائی، بجلی اور کسانوں کے مسائل پر حکومت توجہ نہیں دے رہی ہے۔ مغربی بنگال میں اپوزیشن جماعتوں کے عوامی نمائندوں کی پارٹی تبدیلی کے معاملے پر انہوں نے الزام عائد کیا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کسی بھی طرح اپوزیشن کو کمزور کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن لیڈران اور عوامی نمائندوں پر مختلف ایجنسیوں کے ذریعے دباؤ ڈالا جارہا ہے، جو جمہوری روایات کے مطابق نہیں ہے۔ انڈیا اتحاد کی حکمتِ عملی کے بارے میں بات کرتے ہوئے مسٹر شیوپال یادو نے کہا کہ جہاں جہاں انتخابات ہوں گے، وہاں اتحاد کی جماعتیں باہمی ہم آہنگی کے ساتھ الیکشن لڑیں گی۔ اس موقع پر ایس پی کے پی ڈی اے انچارج ادے بھان سنگھ یادو، بلاک پرکھ نمائندہ دھرو کمار 'چینی' اور سماجوادی ایڈووکیٹ سبھا کے سکریٹری یوگیش کمار یادو سمیت دیگر رہنما بھی موجود تھے۔

ایٹا میں نوجوان کا گولی مار کر قتل

ایٹا: (یو این آئی) اتر پردیش میں ایٹا ضلع کے علی گنج علاقے میں منگل کی دیر رات ایک نوجوان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ڈاکٹر ایلا مارن نے بتایا کہ علاقے کے گاؤں ساڈپور میں گزشتہ رات ایک نامعلوم شخص نے ایک شخص کو گولی مار دی۔ زخمی شخص کو علاج کے لیے فرخ آباد کے لوہیا اسپتال ریفر کیا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ واقعے کی ہر پہلو سے تفتیش کی جارہی ہے اور فیلڈ یونٹ کے ذریعہ شواہد اکٹھے کر کے مزید قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔ اس ضمن میں سرکل آفیسر علی گنج، راجیش سنگھ نے بتایا کہ ساڈ پور گاؤں میں کل رات تقریباً ایک بجے نامعلوم افراد نے آشیش لودھی (24) کو اس وقت گولی ماردی جب وہ اپنی بیوی کو رفع حاجت سے گھر واپس آرہا تھا۔ آشیش کو شدید زخمی حالت میں فرخ آباد کے لوہیا اسپتال ریفر کیا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ واقعہ کی باریک بینی سے تفتیش کی جارہی ہے۔

لکھنؤ: اتر پردیش پولیس بھرتی امتحان کے بعد واپس اپنے اپنے گھر جانے کے لئے چارباغ اسٹیشن پر امیدواروں کا ہجوم

اتر پردیش میں ہیٹ ویو کا قہر، محکمہ موسمیات کا الرٹ

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش میں بڑھتی گرمی اور ہیٹ ویو لوگوں کی مشکلات میں اضافہ کر رہی ہے۔ پیر کو ریاست کے تقریباً 25 اضلاع میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 ڈگری سے تجاوز کر گیا۔ بندیل کھنڈ اور جنوبی اضلاع میں صورتحال اور بھی خراب تھی۔ وارانسی، چترک، بندہ، آگرہ اور پریاگ راج جیسے اضلاع میں آسمان سے آگ برسی۔ گورکھپور اور جالون سمیت ریاست کے کچھ حصوں میں بوندا باندی ہوئی۔ لکھنؤ، بارہ بنکی اور ہردوئی سمیت کچھ اضلاع میں دوپہر سے پہلے بادل چلتے ہوئے دیکھے گئے۔ علاقائی موسمیاتی مرکز، لکھنؤ کے ایک سینئر سائنسدان اتل کمار سنگھ نے بتایا کہ موسم کا یہ اتار چڑھاؤ جاری رہے گا۔ 9 اور 10 جون کو بیشتر اضلاع میں درجہ حرارت بڑھے گا۔ اس کے بعد 11 جون کو ایک نیا ویسٹرن ڈسٹربنس سرگرم ہوجائے گا۔ اس کی وجہ سے 13 جون تک ریاست کے مختلف علاقوں میں تیز ہوائیں اور بوندا باندی دیکھنے کو ملے گی۔

بارہ بنکی میں دو ٹرکوں کے تصادم کے بعد لگی آگ، ایک شخص زندہ جل گیا

بارہ بنکی: (یو این آئی) اتر پردیش میں ضلع بارہ بنکی کے حیدر گڑھ علاقے میں لکھنؤ-سلطان پور ہائی وے پر آدھی رات کے وقت دو ٹرکوں کے درمیان تصادم ہوگیا، جس کے بعد ان میں آگ لگ گئی۔ اس حادثے میں ایک ڈرائیور کی جل کر موت ہوگئی جب کہ دوسرے کو تشویشناک حالت میں لکھنؤ کے ٹراما سینٹر ریفر کر دیا گیا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق حیدر گڑھ کے تحت ہائی وے پر رات تقریباً 2:30 بجے چوبیسی کے قریب بھوسی سے لدے ایک کھڑے ٹرک میں پیچھے سے آنے والی دوسری گاڑی ٹکرا گئی۔ زوردار دھماکے کے بعد آگ کے شعلے بلند ہونے لگے۔ راہگیروں کی اطلاع پر پولیس اور فائر بریگیڈ کے اہلکار موقع پر پہنچ گئے۔ انہوں نے لکھنؤ کے نگوہا تھانہ علاقے کے نیا کھیڑا گاؤں

کے رہائشی منوج کمار (40) کو کسی طرح گاڑی سے باہر نکال لیا۔ اسے تشویشناک حالت میں سی ایچ سی پہنچایا۔ تاہم ٹرک مکمل طور پر جل جانے کے باعث دوسرے ڈرائیور کی موت ہوگئی۔ پولیس ہلاک ہونے والے شخص کی شناخت کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ حادثے کے بعد ہائی وے پر تقریباً ایک گھنٹے تک ٹریفک جام رہا۔

امتحانی ڈیوٹی میں لاپروائی، خاتون کانسٹیبل غیر حاضر پائی گئی

گورکھپور: (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع گورکھپور میں واقع دین دیال اپادھیائے گورکھپور یونیورسٹی میں جاری پولیس کانسٹیبل بھرتی امتحان کے دوران ڈیوٹی میں لاپروائی کا ایک معاملہ سامنے آیا ہے۔ پولیس نے منگل کو بتایا کہ یونیورسٹی میں جاری پولیس کانسٹیبل بھرتی امتحان میں ایک خاتون کانسٹیبل چیکنگ ڈیوٹی کے دوران تعینات غیر حاضر پائی گئی، جس کے بعد اعلیٰ حکام نے سخت رویہ اختیار کرتے ہوئے محکمہ جاتی کارروائی کی ہدایات جاری کی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق امتحان کے دوران یونیورسٹی کیمپس میں سکیورٹی انتظامات کے تحت خواتین امیدواروں کی چیکنگ کے لیے خاتون پولیس اہلکاروں کو تعینات کیا گیا تھا۔ معائنے کے دوران ایک خاتون کانسٹیبل اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر پائی گئی، جس سے امتحانی انتظامات میں لاپروائی آشکار ہوئی۔ اس سلسلے میں فوری طور پر سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس ایس پی) ڈاکٹر کوستبھ کو اطلاع دی گئی۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ایس ایس پی نے متعلقہ خاتون کانسٹیبل کے خلاف محکمہ جاتی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ ساتھ ہی واضح کیا گیا ہے کہ ڈیوٹی میں کسی بھی قسم کی غفلت یا لاپروائی ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ حکام کا کہنا ہے کہ پولیس بھرتی امتحان جیسے حساس عمل میں سکیورٹی انتظامات کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ ایسے میں کسی بھی اہلکار کی لاپروائی پورے نظام کی ساکھ اور اعتبار پر سوالات کھڑے کر سکتی ہے۔ پولیس محکمہ نے اشارہ دیا ہے کہ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد اگر خاتون کانسٹیبل قصوروار پائی گئی تو اس کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

شاہجہانپور: اساتذہ یونین نے کیا نئے بی ایس اے کا خیر مقدم

شاہجہانپور: اتر پردیش پرائمری ٹیچرس ایسوسی ایشن کے ایک وفد نے، اسوسی ایشن کے صوبائی جنرل سکریٹری سنجے سنگھ کی قیادت میں، نئے تعینات ہونے والے ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر، جے شنکر سریواستو سے ملاقات کی اور ان کا خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر ضلع کے بنیادی تعلیمی نظام کو ریاست میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے اور اساتذہ کے مختلف زیر التوا مسائل کو حل کرنے کے حوالے سے تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ صوبائی جنرل سکریٹری سنجے سنگھ نے کہا کہ اتر پردیش پرائمری ٹیچرس ایسوسی ایشن نے ہمیشہ سرکاری اور محکمانہ احکامات کو نافذ کرنے میں معاون کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ معیاری تعلیم کے لیے اساتذہ کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ غیر ضروری مسائل اور ذہنی دباؤ کے بغیر کام کریں۔ انہوں نے برسوں سے زیر التوا معطلی اور محکمانہ کارروائیوں کے بروقت حل، اساتذہ کے مسائل کے حل کے لیے ایک مخصوص ایکشن پلان بنانے اور باقاعدہ شیڈول کے مطابق مسائل کے حل کے لیے نظام کے نفاذ کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ سکولوں کے معائنے تعزیرات کے بجائے اصلاحی انداز کے ساتھ کئے جائیں تاکہ سکولوں میں تعلیمی ماحول کو بہتر بنایا جاسکے۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ بلاک ایجوکیشن آفیسر حکومتی اور محکمانہ ہدایات کے مطابق اساتذہ کو مناسب جگہوں پر تفویض کریں، اور مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کے لیے بلاک اور ضلعی سطح پر ٹیچر یونین کے نمائندوں کے ساتھ باقاعدگی سے ماہانہ میٹنگز منعقد کی جائیں۔ اس موقع پر ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر جے شنکر سریواستو نے کہا کہ حکومتی اور محکمانہ احکامات کی موثر تعمیل ان کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے خصوصی کوششیں کی جائیں گی کہ بنیادی تعلیم کے خاندان سے وابستہ اساتذہ، شکشا متروں، انسٹرکٹرز، باورچیوں اور دفتری عملے کو غیر ضروری طور پر ہراساں نہ کیا جائے اور انہیں دفاتر کے چکر لگانے کی ضرورت نہ پڑے۔ انہوں نے کہا کہ اساتذہ کے زیر التوا مسائل کو جلد اور ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے گا۔ قبل ازیں اتر پردیش پرائمری ٹیچرس ایسوسی ایشن کے عہدیداروں نے نئے بی ایس اے جے شنکر سریواستو کا

استقبال کیا اور انہیں پھولوں کا گلدستہ پیش کر کے مبارکباد دی۔ وفد میں منیش مشرا، دویش باجپائی، راجکمار تیواری، یشپال سنگھ، رویندر پال پرجاپتی، سرتاج علی، آدیش سنگھ، راجکمار سنگھ، مہندر سنگھ، وجے پرتاپ سنگھ، اشونی اوستھی، آنند گنگوار، اروند سنگھ، نتن مشرا، دھرمیندر سنگھ، پرویندر سنگھ، دھرویندر سنگھ، دھرویندر سنگھ، پریشد سنگھ، راجکمار سنگھ، مہندر سنگھ شامل تھے۔ عالم، عمران سعید، کرشنا کمار سنگھ، اشوک کمار سمیت ضلع کے تمام بلاک صدور، وزراء اور دیگر عہدیداران۔

پریاگ راج: ایڈووکیٹ جاگرتی شکلا کی موت کا معاملہ ہائی کورٹ پہنچا

پریاگ راج: (یو این آئی) اتر پردیش کے پریاگ راج میں سڑک حادثے میں زخمی وکیل جاگرتی شکلا کی دورانِ علاج موت کا معاملہ اب عدالت پہنچ گیا ہے۔ اس سلسلے میں الٰہ آباد ہائی کورٹ میں دائر دو مفاد عامہ کی عرضیوں (پی آئی ایل) پر آج سماعت ہوئی۔ عدالت نے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل ایم سی چترویدی کو کل صبح 10 بجے پیش رفت کی رپورٹ اور کیس ڈائری پیش کرنے کا حکم دیا۔ یہ سماعت جسٹس سلیل کمار رائے اور جسٹس سوروبھا چترویدی پر مشتمل ڈویژن بنچ نے کی۔ ہائی کورٹ میں ایک سول مفاد عامہ کی عرضی ایڈووکیٹ ممتا سنگھ اور دیگر خاتون وکلا کی جانب سے دائر کی گئی ہے۔ خاتون اکلاء نے ہائی کورٹ کی نگرانی میں غیر جانبدارانہ تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا ہے اور ایس آر این اسپتال میں مارپیٹ کا فوٹیج محفوظ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ خاتون وکلا نے یہ بھی کہا ہے کہ حادثے کے 18 دن بعد جاگرتی شکلا کی موت ہوئی، لیکن تفتیشی افسر اور مجسٹریٹ نے بیان تک ریکارڈ نہیں کیا۔ دوسری فوجداری پی آئی ایل الٰہ آباد ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے جنرل سیکریٹری اکھلیش شرما اور نائب صدر امت سنگھ سوتو کی جانب سے دائر کی گئی ہے۔ اس عرضی میں پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ اور تیز رفتار تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ الٰہ آباد ہائی کورٹ دونوں مفاد عامہ کی عرضیوں کی مشترکہ سماعت کر رہی ہے۔ اگرچہ عدالت نے سخت رویہ اختیار کرتے ہوئے پولیس کمشنر، ڈی سی پی سٹی اور تفتیشی افسر کو طلب کیا تھا، تاہم ایڈیشنل

ایڈووکیٹ جنرل ایم سی چترویدی کی درخواست پر حکام کی ذاتی موجودگی کورٹ نے معاف کردی ہے۔ عدالت کل صبح 10 بجے دوبارہ اس معاملے کی سماعت کرے گی۔ قابل ذکر ہے کہ 20 مئی کو ہائی کورٹ کے گیٹ نمبر 3 کے سامنے صبح تقریباً 6 بجے ایک سڑک حادثے میں وکیل جاگرتی شکلا زخمی ہوگئی تھیں۔ 25 سالہ زخمی وکیل کو ان کے ساتھی وکلا ایس آر این اسپتال کے ٹراما سینٹر لے گئے تھے جہاں علاج میں تاخیر کو لے کر وکلا اور جونیئر ڈاکٹروں کے درمیان تنازع پیدا ہوگیا۔ تنازع بعد میں ہاتھا پائی میں تبدیل ہوگیا اور پوری واردات سی سی ٹی وی کیمروں میں ریکارڈ ہوگئی۔ وکلا نے تین دن تک ہنگامہ کیا اور پریاگ راج-کانپور ہائی وے جام کیا تھا جونیئر ڈاکٹروں نے بھی اسپتال میں ہڑتال کر دی تھی۔ زخمی وکیل جاگرتی شکلا کو علاج کے لیے ایس جی پی جی آئی لکھنؤ منتقل کیا گیا تھا، جہاں پیر کی صبح ان کی موت ہوگئی۔

باندا میں 27 پولیس افسران کے تبادلے

باندا: (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع باندا میں تعینات 27 پولیس انسپکٹرز اور سب انسپکٹرز کے مختلف تھانوں اور علاقوں میں تبادلے کیے گئے ہیں۔ منگل کو جاری کردہ پولیس بیان کے مطابق مرکا تھانے کے ایڈیشنل انسپکٹر، چلا تھانہ انچارج، کالنجر تھانہ حلقے کے ایک سب انسپکٹر اور کوتوالی دیہات تھانہ علاقہ میں واقع ہورہی قصبہ انچارج کو لائن حاضر کیا گیا اور سائبر کرائم، پیلانی اور نرینی تھانوں میں نئے انچارج انسپکٹر کے ساتھ ہی مرکا اور چلا تھانوں میں نئے تھانہ صدر اور نرینی تھانے میں ایک ایڈیشنل انسپکٹر کی تقرری کی گئی ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ بھوراگڑھ، سڑھا، باندا جیل و کاشی رام کالونی، کرتل، جوہی، پکھرولی اور بیر و قصبے میں قائم خواتین رپورٹنگ پولیس چوکی میں نئے چوکی انچارجوں کو تعینات کر کے گرواں تھانے میں ایک سینئر سب انسپکٹر اور نرینی و مٹوندھ میں نئے قصبہ انچارجوں کو تعینات کر کے پیلانہ تھانہ میں ایک خاتون سب انسپکٹر کا پہلے کیا گیا تبادلہ منسوخ کیا گیا ہے۔

فرقہ پرستی اور مسلم مسائل پر نمائندہ اجلاس

فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس کی مزید شاخیں قائم کرنے کا اعلان

ممبئی (نامہ نگار): ریاست میں بڑھتی فرقہ پرستی، مسلم مخالف بیانیے اور مسلمانوں کو درپیش مختلف مسائل کے تناظر میں فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس (FMM) کے زیر اہتمام اسلام جمخانہ، ممبئی میں ایک نمائندہ اجلاس منعقد ہوا، جس میں مسلم اراکین اسمبلی، علمائے کرام، وکلا، سابق جج صاحبان، سماجی کارکنان اور مختلف مکاتب فکر کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ مسلمانوں کو درپیش مسائل کے حل، فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے فروغ اور متاثرہ افراد کو بروقت قانونی و سماجی معاونت فراہم کرنے کے لیے فیڈریشن کی شاخیں ریاست بھر کے شہروں، قصبوں اور دیہات تک قائم کی جائیں گی۔ اس مقصد کے لیے مساجد کو بھی تنظیمی رابطے کا اہم مرکز بنانے کی تجویز پیش کی گئی۔ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر کے امیر مولانا الیاس خان فلاحی نے کہا کہ یہ اجلاس کسی حکومت یا سیاسی جماعت کے خلاف نہیں بلکہ مسلمانوں کو درپیش مسائل کے حل کی سنجیدہ کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں مسلم مخالف بیانیے نے نوجوانوں میں بے چینی پیدا کر دی ہے، اس لیے محض ردعمل کے بجائے ایک موثر اور مثبت لائحہ عمل تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اجلاس میں مہاراشٹر فریڈم آف ریلیجن قانون، یونیفارم سول کوڈ (UCC)، نفرت انگیز تقاریر، بلڈوزر کارروائیوں اور ووٹروں کی فہرستوں سے نام حذف کیے جانے جیسے موضوعات پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے جنرل سکریٹری مولانا حلیم اللہ قاسمی نے اپنے صدارتی خطاب میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ فریڈم آف ریلیجن قانون واپس لیا جائے کیونکہ یہ آئین ہند میں دی گئی مذہبی آزادی اور تبلیغ مذہب کے حق کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ یونیفارم سول کوڈ بھی غیر ضروری قانون ہے جو صرف مسلمانوں ہی نہیں بلکہ دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے مفادات سے بھی متصادم ہو سکتا ہے۔ مسلم پرسنل لا بورڈ کے سکریٹری مولانا عمرین محفوظ رحمانی نے کہا کہ مجوزہ قانون کے موجودہ فریم ورک سے اس کے غلط استعمال کا خدشہ بڑھ جاتا ہے، جس کے نتیجے میں بے قصور افراد کے خلاف کارروائیاں ہو سکتی ہیں۔ انہوں نے ووٹروں کی فہرستوں سے نام حذف کیے جانے کے عمل پر بھی تشویش ظاہر کی۔

سابق رکن پارلیمان مولانا عبید اللہ خان اعظمی نے نفرت انگیز تقاریر اور بلڈوزر کارروائیوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ کی ہدایات کے مطابق منافرت پھیلانے والوں کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ ان کے مطابق عدالتی کارروائی کے بغیر مکانات اور تجارتی مراکز کو منہدم کرنا قانون اور انصاف کے اصولوں کے منافی ہے۔ اجلاس میں ریٹائرڈ جج ابھے تھپسے، اراکین اسمبلی امین پٹیل، ساجد پٹھان، ہارون خان، ابو عاصم اعظمی، ثنا ملک، رئیس شیخ، سابق وزیر عارف نسیم خان اور دیگر مذہبی و سماجی رہنماؤں نے بھی اظہار خیال کیا۔ مقررین نے آئینی دائرے میں رہتے ہوئے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ، باہمی اتحاد اور دیگر برادریوں کے ساتھ تعلقات کو مضبوط بنانے پر زور دیا۔ شرکاء نے اس بات پر بھی اتفاق کیا کہ ہندو اور مسلم برادریوں کے درمیان پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کرنے اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے مشترکہ اجلاسوں اور مکالمے کا سلسلہ جاری رکھا جانا چاہیے۔ اجلاس کے اختتام پر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے دعا کرائی اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اظہار کیا۔

جسٹس گوتم پٹیل کے خاندان کو دھمکیاں، برطانیہ میں بیٹی پر حملہ

آفس آف ہز ہولی نس سیدنا مفضل سیف الدین کی جانب سے سخت مذمت

ممبئی/لندن: بمبئی ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج جسٹس گوتم پٹیل کے خاندان کو مبینہ طور پر موصول ہونے والی دھمکیوں اور برطانیہ میں ان کی بیٹی پر حملے کے واقعے پر قانونی، سماجی اور مذہبی حلقوں میں تشویش پائی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں آفس آف ہز ہولی نس سیدنا مفضل سیف الدین کی جانب سے ایک باضابطہ میڈیا بیان جاری کیا گیا ہے، جس میں واقعے پر گہرے رنج و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ہر قسم کے تشدد، دھمکی اور ہراسانی کی سخت الفاظ میں مذمت کی گئی ہے۔

اطلاعات کے مطابق جسٹس گوتم پٹیل کے خاندان کو گزشتہ کئی ماہ سے گمنام دھمکی آمیز خطوط موصول ہو رہے تھے۔ حال ہی میں لندن میں ان کی بیٹی پر اس وقت حملہ کیا گیا جب وہ اپنے بچوں کو اسکول چھوڑنے جا رہی تھیں۔ حملے کے نتیجے میں انہیں چوٹیں آئیں، جس کے بعد اس معاملے نے بھارت اور برطانیہ دونوں ممالک میں توجہ حاصل کی۔ 8 جون 2026 کو جاری بیان میں آفس آف ہز ہولی نس سیدنا مفضل سیف الدین نے کہا کہ جسٹس گوتم پٹیل اور ان کے خاندان کے خلاف تشدد، دھمکیوں اور ہراسانی کی اطلاعات پر شدید صدمہ اور تشویش ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ اس مشکل گھڑی میں برادری کی دعائیں متاثرہ خاندان کے ساتھ ہیں اور ایسے تمام اقدامات کی دوٹوک اور سخت ترین الفاظ میں مذمت کی جاتی ہے۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ داؤدی بوہرہ برادری، حضرت سیدنا مفضل سیف الدین کی رہنمائی میں، امن، رواداری، باہمی احترام اور قانون کی حکمرانی کے اصولوں پر مضبوطی سے قائم ہے۔ بمبئی ہائی کورٹ میں زیر سماعت مقدمات کی کارروائی مکمل وقار، قانونی تقاضوں اور اعلیٰ عدالتی روایات کے مطابق انجام پائی تھی اور عدالتی نظام کے احترام کو ہر حال میں برقرار رکھا جانا چاہیے۔ بیان میں واضح کیا گیا کہ عدلیہ کو کسی بھی شکل میں دھمکانے یا دباؤ میں لانے کی کوشش مکمل طور پر ناقابل قبول ہے۔ آفس آف ہز ہولی نس سیدنا مفضل سیف الدین نے اپنے بیان میں کہا کہ بھارت اور برطانیہ کے متعلقہ حکام اس معاملے سے پوری طرح واقف ہیں اور واقعے کے ذمہ دار افراد کو انصاف کے کٹہرے تک پہنچانے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ برادری کے ارکان سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ تحقیقات میں حکام سے ہر ممکن تعاون کریں۔ واضح رہے کہ بعض رپورٹس میں ان دھمکیوں اور حملے کو 2024 میں جسٹس گوتم پٹیل کی جانب سے داؤدی بوہرہ برادری کی جانشینی سے متعلق مقدمے میں دیے گئے فیصلے سے جوڑا جا رہا ہے، تاہم تفتیشی اداروں کی جانب سے اس حوالے سے کوئی حتمی نتیجہ یا سرکاری موقف ابھی تک سامنے نہیں آیا ہے۔ دریں اثنا، بامبے بار ایسوسی ایشن اور بار ایسوسی ایشن آف انڈیا سمیت متعدد قانونی تنظیموں نے بھی واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے مکمل اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ وکلا تنظیموں کا کہنا ہے کہ ججوں اور ان کے اہل خانہ کو نشانہ بنانا عدالتی نظام اور قانون کی حکمرانی پر حملے کے مترادف ہے، جسے کسی صورت برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ بیان کے اختتام پر آفس آف ہز ہولی نس سیدنا مفضل سیف الدین نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ داؤدی بوہرہ برادری امن، قانونی طرز عمل اور عدالتی عمل کے تقدس کے تحفظ کے لیے اپنی وابستگی برقرار رکھے گی اور متعلقہ حکام کے ساتھ مکمل تعاون جاری رکھے گی۔

1200 ملی میٹر مرکزی آبی پائپ لائن پھٹنے کے معاملے میں کارپوریٹر محمد عامر نسیم خان نے اعلیٰ سطحی تحقیقات کا مطالبہ کیا

ممبئی: ممبئی میونسپل کارپوریشن کے ایل وارڈ کے حلقہ نمبر 162 کے کارپوریٹر اور آرکیٹیکچرل کمیٹی و قانون کمیٹی کے رکن محمد عامر نسیم خان نے کرلا کے 90 فٹ روڈ، تلک نگر نالے کے قریب جاری پل کی از سر نو تعمیر کے کام کے دوران 6 جون 2026 کو 1200 ملی میٹر قطر کی مرکزی آبی پائپ لائن پھٹنے کے واقعے کو سنگین لاپرواہی قرار دیتے ہوئے میونسپل کمشنر کو ایک تفصیلی شکایت پیش کی ہے۔ کارپوریٹر محمد عامر نسیم خان نے اپنے خط میں کہا ہے کہ پل کی تعمیر نو کے دوران ضروری احتیاطی تدابیر اور تکنیکی اصولوں پر عمل نہ کیے جانے کے باعث مرکزی آبی پائپ لائن کو نقصان پہنچا، جس سے میونسپل کارپوریشن کو مالی نقصان اٹھانا پڑا اور مقامی شہریوں کو بھی شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے اس پورے معاملے کی اعلیٰ سطحی اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کرانے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ واقعے کے ذمہ دار ٹھیکیداروں، منصوبے سے وابستہ افسران اور متعلقہ ایجنسیوں کے کردار کی گہرائی سے جانچ کی جانی چاہیے۔ ساتھ ہی ہونے والے مالی نقصان کی بھرپائی قصوروار فریقوں سے وصول کی جائے۔

محمد عامر نسیم خان نے مطالبہ کیا ہے کہ قصوروار پائے جانے والے افسران اور ٹھیکیداروں کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے اور معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ان کے خلاف فوجداری مقدمہ درج کر کے قانونی کارروائی بھی یقینی بنائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی رقم اور بنیادی شہری سہولیات سے متعلق کاموں میں کسی بھی قسم کی لاپرواہی برداشت نہیں کی جانی چاہیے، اور ذمہ دار افراد کو جوابدہ بنانا ضروری ہے تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات دوبارہ پیش نہ آئیں۔

ممبئی میٹرو کی مونسون تیاری، ایم ایم آر ڈی اے نے اے آئی پر مبنی حفاظتی اور ہنگامی نظام فعال کر دیے

ممبئی (اسٹاف رپورٹر): ممبئی میں مانسون کی آمد کے پیش نظر ممبئی میٹروپولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی (MMRDA) نے میٹرو لائن 2A، 2B، 7 اور 9 پر جدید مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی حفاظتی اور ہنگامی نظام نافذ کر دیے ہیں۔ اس اقدام کا مقصد شدید بارشوں کے دوران مسافروں کی حفاظت، میٹرو سروس کی بلا تعطل روانی اور ہنگامی حالات سے موثر انداز میں نمٹنا ہے۔ ایم ایم آر ڈی اے کے مطابق میٹرو اسٹیشنوں کے واٹر پروفنگ سسٹمز، پلیٹ فارم ڈرینیج، ٹریکشن سب اسٹیشنز، وایاڈکٹ ڈرینیج اور دیگر حساس تنصیبات کا تفصیلی معائنہ کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مسافروں کو بروقت معلومات کی فراہمی، ہنگامی ردعمل اور مانسون آپریشنز کے لیے خصوصی اسٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز (SOPs) کو بھی مزید مضبوط بنایا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق میٹرو لائن 2B اور 9 اپنا پہلا مانسون آپریشنل سیزن دیکھ رہی ہیں، جس کے پیش نظر ان لائنوں کے لیے خصوصی مونسون ریڈینس آڈٹ، ڈرینیج سسٹم کی جانچ، ساختی کمزوریوں کے جائزے اور حفاظتی تیاریوں کا تفصیلی معائنہ کیا گیا ہے۔ ایم ایم آر ڈی اے نے جدید اے آئی اور مشین لرننگ ٹیکنالوجی سے لیس نگرانی کے نظام بھی متعارف کرائے ہیں، جن کے ذریعے میٹرو کے اہم آلات اور انفراسٹرکچر کی ریئل ٹائم مانیٹرنگ ممکن ہوگی، جس سے خرابیوں کی بروقت نشاندہی اور حادثات کے خطرات میں کمی آئے گی۔ ادارے نے مانسون کے دوران ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے 24 گھنٹے فعال کنٹرول رومز، واٹر پمپ، ایمبولینسز، سی سی ٹی وی نگرانی، فرضی مشقوں (ماک ڈریل) اور اسپتالوں کے ساتھ رابطہ نظام کو بھی مضبوط بنایا ہے تاکہ شدید بارشوں کے دوران عوام کو کم سے کم مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔

تیزاب حملوں سے متاثرہ خواتین کے بااختیار بنانے کیلئے مہایوتی حکومت پُرعزم، مثبت اقدامات کیے جائیں گے: سنیترہ اجیت پوار

'جنتا دربار' میں سنیترہ اجیت پوار نے عوامی مسائل سنے، شہریوں نے ان کے عوام دوست طرزِ عمل کی جھلک دیکھی

ممبئی: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کی قومی صدر اور نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ اجیت پوار نے کہا ہے کہ تیزاب حملوں سے متاثرہ خواتین کی باز آبادکاری، بااختیار بنانے اور انہیں باوقار زندگی فراہم کرنے کے لیے مہایوتی حکومت پوری سنجیدگی کے ساتھ کام کر رہی ہے اور اس سلسلے میں ضروری مثبت اقدامات کیے جائیں گے۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے ریاستی دفتر میں منعقدہ جنتا دربار میں آج بھی شہریوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ سنیترہ اجیت پوار نے عوام کی شکایات اور مسائل بغور سنے، متعلقہ حکام کو فوری کارروائی کی ہدایات دیں اور مختلف مسائل کے حل کے لیے تبادلۂ خیال کرتے ہوئے مناسب راستہ نکالنے کی کوشش کی۔ جنتا دربار میں مختلف وفود، ذاتی مسائل لے کر آنے والے شہریوں اور ترقیاتی کاموں سے متعلق مطالبات پیش کرنے والوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ اسی دوران چھاؤں فاؤنڈیشن کے بانی آلوک دکشت، ایڈوکیٹ پوجا موتی اور تیزاب حملوں کے بعد جدوجہد کرتے ہوئے نئی زندگی شروع کرنے والی خواتین کے ایک وفد نے سنیترہ اجیت پوار سے ملاقات کی۔ وفد نے تیزاب کی فروخت پر سخت کنٹرول، موثر نگرانی اور مزید سخت ضوابط نافذ کرنے کے مطالبات پر مشتمل ایک یادداشت انہیں پیش کی۔ وفد نے ان خواتین کی تکالیف، جدوجہد اور توقعات کو ایک حساس خاتون قیادت تک پہنچانے کی کوشش کی، جنہوں نے زندگی کے انتہائی مشکل حالات کا سامنا کرتے ہوئے خود کو دوبارہ سنبھالا ہے۔ سنیترہ اجیت پوار نے وفد کے ارکان کی بات توجہ سے سنی اور ان کے مسائل کے تئیں مثبت رویہ اختیار کرنے کا یقین دلایا۔ اس موقع پر سنیترہ اجیت پوار نے کہا کہ تیزاب حملوں سے متاثرہ خواتین کی جدوجہد صرف انفرادی نوعیت کی نہیں بلکہ پورے معاشرے کو زیادہ حساس اور ذمہ دار بنانے کا پیغام دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان خواتین کی باعزت باز آبادکاری، سماجی اور معاشی خودمختاری اور محفوظ معاشرے کے قیام کے لیے حکومت سنجیدہ ہے اور اس سمت میں ہر ممکن قدم اٹھایا جائے گا۔ جنتا دربار میں شریک شہریوں نے بھی سنیترہ اجیت پوار کے عوامی مسائل سننے کے انداز اور فوری کارروائی کے جذبے کو سراہا اور کہا کہ ان کے طرزِ عمل میں عوام سے براہِ راست رابطے اور مسائل کے حل کے لیے سنجیدگی واضح طور پر محسوس کی جا سکتی ہے۔

نیرنکاری نالے کی صفائی کا وعدہ

20 دن میں کام مکمل نہ ہونے پر بڑے احتجاج کا انتباہ

ممبئی: سنجے نگر پارٹ- 2 واقع نیرنکاری کے بڑے نالے کی صفائی نہ ہونے کے خلاف منگل کے روز مقامی عوام، عوامی نمائندوں اور سماجی کارکنان کی جانب سے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ احتجاج کے دوران محکمہ اسٹروم واٹر ڈرین (SWD) کے افسران اور متعلقہ سب انجینئر نے یقین دہانی کرائی کہ ایم-ایسٹ وارڈ کے تمام بڑے نالوں کی صفائی آئندہ 20 دنوں کے اندر مکمل کر دی جائے گی۔ احتجاجی مظاہرے میں مقامی عوام نے نیرنکاری نالے کی ابتر حالت پر شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ متعدد تحریری درخواستوں، محکماتی دفاتر کے دوروں اور افسران کے موقع معائنے کے باوجود نالے کی صفائی کا کام شروع نہیں کیا گیا، جس کے باعث نالہ کچرے کے ڈھیر میں تبدیل ہو چکا ہے اور شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ اس موقع پر وارڈ نمبر 134 کی نگر سیویکا نجبین عتیق خان، آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (AIMIM) کے کارپوریٹرز، مہاراشٹر کے جنرل سکریٹری اور سابق اسمبلی امیدوار عتیق خان سمیت دیگر رہنماؤں نے نالے میں اتر کر احتجاج کیا اور انتظامیہ کی توجہ اس سنگین مسئلے کی جانب مبذول کرائی۔ مظاہرین نے میونسپل انتظامیہ کی جانب سے شہر کے نالوں کی 2.95 فیصد صفائی مکمل ہونے کے دعوے پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ نیرنکاری نالے کی موجودہ صورتحال ان دعوؤں کی نفی کرتی ہے۔ احتجاج کے بعد محکمہ کے افسران کی جانب سے 20 دن میں صفائی مکمل کرنے کی یقین دہانی کا خیر مقدم کیا گیا، تاہم عوامی نمائندوں نے خبردار کیا کہ اگر مقررہ مدت میں کام مکمل نہ ہوا تو تمام سیاسی جماعتیں، سماجی تنظیمیں اور مقامی شہری متحد ہو کر ایم-ایسٹ وارڈ دفتر کا گھیراؤ کریں گے۔

انہوں نے مزید کہا کہ اگر اس کے باوجود بھی انتظامیہ نے سنجیدگی کا مظاہرہ نہ کیا تو نالوں اور اطراف سے اٹھایا گیا کچرا متعلقہ محکمے کے دفتر کے سامنے ڈال کر سخت عوامی احتجاج کیا جائے گا۔ رہنماؤں کا کہنا تھا کہ اب وعدوں کا نہیں بلکہ عملی اقدامات کا وقت ہے اور 20 دن بعد عوام انتظامیہ سے جواب اور حساب دونوں طلب کریں گے۔

ممبرا-شیل پھاٹا کے قریب ٹائر گودام میں بھیانک آتشزدگی، ٹریفک متاثر

تھانے: تھانے کے ممبرا-شیل پھاٹا علاقے کے قریب واقع ایک ٹائر گودام میں پیر کے روز اچانک خوفناک آگ بھڑک اٹھی، جس کے باعث علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ آگ کے شعلے اور سیاہ دھوئیں کے بادل دور دور تک دکھائی دیے، جبکہ فائر بریگیڈ نے فوری طور پر موقع پر پہنچ کر بڑے پیمانے پر امدادی و آگ بجھانے کا آپریشن شروع کر دیا۔ عینی شاہدین کے مطابق گودام میں موجود بڑی تعداد میں ٹائروں اور آتش گیر مواد کے باعث آگ نے تیزی سے پوری عمارت کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ دھوئیں کے گھنے بادلوں نے اطراف کے علاقوں کو بھی متاثر کیا، جس سے مقامی رہائشیوں اور راہگیروں میں تشویش پھیل گئی۔ فائر بریگیڈ کی متعدد گاڑیاں موقع پر تعینات کی گئیں اور عملے نے کئی گھنٹوں تک آگ پر قابو پانے کی کوششیں جاری رکھیں۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق کسی جانی نقصان کی خبر موصول نہیں ہوئی، تاہم حکام نے احتیاطی تدابیر کے تحت علاقے کو محفوظ قرار دینے تک عوام کو متاثرہ مقام سے دور رہنے کی ہدایت دی ہے۔ آتشزدگی کے باعث ممبرا-شیل پھاٹا روڈ پر ٹریفک کی روانی بھی متاثر ہوئی۔ پولیس اور ٹریفک حکام نے سڑک کے بعض حصوں پر آمد و رفت محدود کر دی جبکہ گاڑیوں کو متبادل راستوں کی جانب موڑا گیا۔ حکام کے مطابق آگ لگنے کی اصل وجہ فوری طور پر معلوم نہیں ہو سکی ہے اور واقعہ کی مکمل تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔

ممبرا میں غیر قانونی حقہ پارلر پر چھاپہ، تمباکو آمیز فلیورز ضبط

ممبئی/تھانے (اسٹاف رپورٹر): تھانے کرائم برانچ نے ممبرا علاقے میں ایک غیر قانونی حقہ پارلر کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے وہاں سے تمباکو آمیز حقہ فلیورز اور دیگر سامان ضبط کر لیا۔ ضبط شدہ مواد کی مالیت تقریباً 76 ہزار 165 روپے بتائی جا رہی ہے۔ کارروائی کے دوران پولیس نے پارلر کے انتظام و انصرام سے وابستہ افراد کے خلاف قانونی کارروائی شروع کر دی ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق یہ کارروائی خفیہ اطلاع کی بنیاد پر انجام دی گئی۔ چھاپے کے دوران حقہ پارلر میں صارفین کو تمباکو سے تیار کردہ فلیورز فراہم کیے جا رہے تھے، جو متعلقہ قوانین اور ضوابط کی خلاف ورزی کے زمرے میں آتا ہے۔ پولیس نے موقع سے مختلف اقسام کے حقہ فلیورز، آلات اور دیگر اشیاء برآمد کر کے قبضے میں لے لیں۔ تھانے کرائم برانچ کے حکام کا کہنا ہے کہ عوامی صحت اور قانون کی پاسداری کو یقینی بنانے کے لیے غیر قانونی حقہ پارلرز کے خلاف مہم جاری رہے گی۔ پولیس اس معاملے میں مزید تفتیش کر رہی ہے تاکہ اس کاروبار سے وابستہ دیگر افراد اور سپلائی چین کا بھی پتہ لگایا جا سکے۔

ماٹونگا میں مالیاتی مشیر پر حملہ سونے کی چین چھیننے کی کوشش ناکام

ممبئی: ممبئی کے ماٹونگا ایسٹ علاقے میں واقع خالصہ کالج کے قریب ایک 48 سالہ مالیاتی مشیر پر تین نامعلوم افراد نے حملہ کر کے اس کی سونے کی چین چھیننے کی کوشش کی، تاہم واردات ناکام رہی۔ پولیس نے واقعے کے سلسلے میں مقدمہ درج کر کے ملزمان کی تلاش شروع کر دی ہے۔ پولیس کے مطابق متاثرہ شخص مہیش پپلیا، مالاڈ ایسٹ کا رہائشی ہے اور اپنے ایک دوست سے ملاقات کے لیے ماٹونگا آیا تھا۔ اتوار کی شام کھانے کے بعد جب وہ خالصہ کالج کے قریب کھڑی اپنی گاڑی کی جانب جا رہا تھا تو تین افراد اس کے قریب آئے۔ دو افراد نے مبینہ طور پر جھگڑے کا ڈرامہ رچا کر اس کی توجہ ہٹانے کی کوشش کی، جس کے بعد انہوں نے اچانک اس پر حملہ کر دیا۔ رپورٹ کے مطابق ایک حملہ آور نے لوہے جیسی بھاری شے سے اس کے سر پر وار کیا جبکہ دوسرے ملزم نے پیچھے سے حملہ کیا۔ اس دوران ملزمان نے اس کی سونے کی چین چھیننے کی کوشش کی، لیکن چین اس کے گلے میں موجود رودرکش کی مالا میں الجھ گئی، جس کی وجہ سے وہ اسے لے جانے میں ناکام رہے۔ متاثرہ شخص نے مزاحمت کی اور حملہ آوروں سے سوال کیا تو تینوں ملزمان موقع سے فرار ہو گئے۔ بعد ازاں اس کے دوست نے اسے اسپتال پہنچایا جہاں اس کے سر پر چوٹوں کا علاج کیا گیا۔

پولیس نے ایف آئی آر درج کر کے علاقے کے سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ شروع کر دی ہے اور ملزمین کی شناخت و گرفتاری کے لیے تحقیقات جاری ہیں۔ اس واقعے کے بعد علاقے میں سڑکوں پر بڑھتی جرائم کی وارداتوں کے حوالے سے تشویش پیدا ہو گئی ہے۔

30 دن میں صرف 40 فیصد نالہ صفائی

بھیونڈی میں سیلاب کے خطرے پر اٹھنے لگے سوالات

2.44 کروڑ کے ٹھیکے کے باوجود سست رفتاری سے جاری صفائی کام، اپوزیشن نے منپا اور ٹھیکیداروں پر ملی بھگت کا الزام لگایا

بھیونڈی: مانسون سے قبل نالوں کی صفائی کو لے کر بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کی تیاریوں پر سوالات کھڑے ہونے لگے ہیں۔ شہر کے پانچوں پربھاگ کمیٹی اور اہم سڑکوں کے نالوں کی صفائی کے لیے تقریباً 2 کروڑ 44 لاکھ روپے کا ٹھیکہ تین کمپنیوں کو دیا گیا تھا، لیکن 45 دن کی مقررہ مدت میں سے 30 دن گزر جانے کے باوجود اب تک صرف تقریباً 40 فیصد کام ہی مکمل ہو سکا ہے۔ ایسے میں باقی 15 دنوں میں 60 فیصد صفائی کا کام کیسے مکمل ہوگا، اس پر مقامی عوامی نمائندوں اور شہریوں نے تشویش ظاہر کی ہے۔ بی جے پی کے نائب صدر اور نگر سیوک سمیت پاٹل نے الزام لگایا ہے کہ ٹھیکیدار جان بوجھ کر سست رفتاری سے کام کر رہے ہیں اور بارش شروع ہونے کا انتظار کر رہے ہیں تاکہ نالوں میں جمع کچرا پانی کے ساتھ بہہ جائے اور مکمل بل وصول کیا جا سکے۔ انہوں نے میونسپل افسران اور ٹھیکیداروں کے درمیان ملی بھگت کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ نالہ صفائی کے نام پر کارپوریشن کے خزانے کی صفائی کی جا رہی ہے۔ وہیں این سی پی (شرد پوار گروپ) کی خاتون صدر سواتی کامبلے نے بھی الزام لگایا کہ شہر کے کئی بڑے نالے اب بھی گندگی سے بھرے پڑے ہیں اور متعلقہ افسران فیلڈ معائنہ کرنے کے بجائے دفاتر میں آرام فرما رہے ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر وقت پر صفائی مکمل نہ ہوئی تو بارش کے دوران شہر میں سیلاب جیسی صورتحال پیدا ہو سکتی ہے۔ کارپوریشن کے محکمۂ صحت کے مطابق، پربھاگ کمیٹی نمبر 1 سے 5 اور اہم شاہراہوں کے گٹروں کی صفائی کیلئے الگ الگ ٹھیکے دیے گئے ہیں۔ محکمہ کا کہنا ہے کہ 11 مئی سے شروع ہونے والی اس مہم میں 14 ہزار 798 مزدوروں کو لگا کر 45 دنوں میں کام مکمل کیا جانا ہے۔ بھیونڈی کارپوریشن حدود میں کل 133 نالے ہیں جن کی مجموعی لمبائی تقریباً 50 ہزار 269 میٹر ہے، جبکہ اہم سڑکوں پر 44 ہزار 640 میٹر لمبے گٹروں کی صفائی بھی کی جانی ہے۔ ادھر میونسپل کمشنر انمول ساگر نے صفائی کام میں تاخیر کی وجہ افرادی قوت کی کمی کو قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس بار صرف اوپری صفائی نہیں بلکہ نالوں کی تہہ تک صفائی کے احکامات دیے گئے ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر مقررہ وقت میں مناسب صفائی نہیں ہوئی تو متعلقہ ٹھیکیداروں کی ادائیگی روک دی جائے گی اور انہیں بلیک لسٹ بھی کیا جا سکتا ہے۔

ممبئی میں پانی کا بحران مزید گہرا:

پانی ٹینکر ہڑتال کے درمیان بی ایم سی کا سخت اقدام

نجی ٹینکروں، کنوؤں اور بورویلز کا کنٹرول سنبھالنے کی تیاری

ممبئی (یو این آئی) ممبئی میں جاری پانی کے ٹینکروں کی ہڑتال کے درمیان برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) ڈزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ کے تحت نجی پانی کے ٹینکروں، کنوؤں اور بورویلز کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لینے پر غور کر رہی ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے ایک اعلیٰ ذریعے نے منگل کو یہ معلومات دی۔ ذرائع کے مطابق ڈزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ 2005 کا استعمال اس سے قبل بھی ممبئی میں پانی کے ٹینکروں کی ہڑتال کے دوران کیا جا چکا ہے۔ اپریل 2025 میں بی ایم سی نے اسی قانون کی دفعات 34 (اے) اور 65(1) کے تحت نجی ٹینکروں، کنوؤں اور بورویلز کو عارضی طور پر اپنے کنٹرول میں لے لیا تھا تاکہ ضروری خدمات متاثر نہ ہوں۔ ریاستی حکومت اور شہری انتظامیہ پر جلد از جلد حل تلاش کرنے کا دباؤ بڑھتا جا رہا ہے کیونکہ ہڑتال کے باعث رہائشی علاقوں، ریلوے خدمات اور دیگر بنیادی سہولیات متاثر ہو رہی ہیں۔ یہ بحران ایسے وقت میں پیدا ہوا ہے جب بی ایم سی پہلے ہی جھیلوں میں پانی کی سطح کم ہونے کے سبب شہر میں 10 فیصد پانی کٹوتی نافذ کر چکی ہے۔ پانی کے ٹینکروں کی ہڑتال کا آج دوسرا دن ہے، جس کے باعث متعدد علاقوں میں پانی کی شدید قلت پیدا ہو گئی ہے۔ بعض ہاؤسنگ سوسائٹیوں نے زیادہ قیمت ادا کر کے ٹینکروں سے پانی حاصل کر لیا، تاہم کئی علاقوں میں لوگوں کو محدود ذخائر پر انحصار کرتے ہوئے پانی کی سخت بچت کرنا پڑ رہی ہے۔ ممبئی واٹر ٹینکر ایسوسی ایشن نے اتوار کی نصف شب سے رجسٹریشن اور لائسنسنگ کے ضوابط سے متعلق تنازع کے سبب غیر معینہ مدت کی ہڑتال شروع کی ہے۔ ہڑتال کے باعث رہائشی علاقوں، تجارتی اداروں اور مختلف بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں پر منفی اثرات مرتب ہونے کا خدشہ بڑھ گیا ہے۔ اس ہڑتال نے ریلوے نظام کو بھی متاثر کیا ہے۔ سنٹرل ممبئی کے چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس کو روزانہ تقریباً 13 لاکھ لیٹر پانی کی ضرورت ہوتی ہے، جو ٹرینوں میں پانی بھرنے، اسٹیشن کی سہولیات اور کوچوں کی صفائی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ویسٹرن ریلوے کے مطابق منگل دوپہر تک روزانہ آنے والے 144 ٹینکروں میں سے صرف 50 ٹینکر ہی پہنچ سکے تھے۔ صورتحال سے نمٹنے کے لیے ٹرینوں میں پانی بھرنے کا کام ایگت پوری، پنویل اور بھساول منتقل کر دیا گیا ہے۔ ویسٹرن ریلوے کو ممبئی سینٹرل، دادر اور باندرہ ٹرمینس سمیت اہم مقامات پر تقریباً 20 فیصد پانی کی کمی کا سامنا ہے، جس کے باعث کوچوں کی دھلائی عارضی طور پر روک دی گئی ہے۔ حکام کے مطابق سورت اور ولساڈ اسٹیشن فی الحال ضرورت پوری کرنے میں مدد کر رہے ہیں، تاہم موجودہ ذخائر صرف دو دن تک ہی کافی رہ سکتے ہیں۔ ممبئی واٹر ٹینکر ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری امول مانڈھرے نے کہا کہ سنٹرل گراؤنڈ واٹر اتھارٹی کی نئی ہدایات کے تحت کنوؤں اور بورویلز سے پانی نکالنے کے لیے این او سی لازمی قرار دی گئی ہے اور ضابطوں کی خلاف ورزی کرنے والوں کو نوٹس جاری کیے جا رہے ہیں۔ ان کے مطابق مطالبات پر تحریری یقین دہانی ملنے تک ہڑتال جاری رہے گی۔ اس سلسلے میں آج دوپہر وزیر اعلیٰ سے ملاقات بھی طے ہے۔

'اس نے میری معصومیت چھین لی': ویسٹ ہیم فٹبال کلب کے شریک مالک پر خواتین کو سیکس پر مجبور کرنے کا الزام

بلی کینبر، ہینا پرائس اور سوفی سمتھ۔ بی بی سی

متعدد خواتین نے ارب پتی کاروباری شخصیت اور ویسٹ ہیم فٹبال کلب کے شریک مالک ڈیوڈ سلیون پر الزام عائد کیا ہے کہ انھوں نے اپنے اثر و رسوخ کا ناجائز استعمال کیا اور ان کا جنسی طور پر استحصال کرنے کی کوشش کی۔ بعض مواقع پر ان کا شکار بننے والی خواتین نوعمر تھیں۔ سات خواتین کی جانب سے لگائے گئے الزامات بی بی سی پینوراما اور ٹائمز کی مشترکہ تحقیقات میں سامنے آئے ہیں اور یہ کئی دہائیوں پر محیط ہیں۔ ان کا آغاز 1980 کی دہائی سے ہوتا ہے۔ یہ تمام خواتین یا تو نوعمر تھیں یا ابتدائی بیس کی دہائی میں تھیں۔ یہ تمام خواتین ماڈلز تھیں، جو سلیون کے ڈیلی اور سنڈے سپورٹ اخبارات میں کام کی تلاش کر رہی تھیں۔ انھوں نے سلیون پر جنسی استحصال پر مبنی اور شکاری طرزِ عمل کا الزام لگایا ہے، جس میں کاروباری ملاقاتوں کے دوران ان پر جنسی تعلقات کے لیے دباؤ ڈالنا شامل ہے۔ ان کا الزام ہے کہ وہ ان ملاقاتوں میں انھیں پیشکش کرتے تھے کہ اگر وہ ان کے ساتھ تعلقات قائم کریں یا ان کے ساتھ اورل سیکس کریں تو وہ ان کے کیریئر کو آگے بڑھائیں گے۔

ان میں سے ایک، فلورنس (جوان کا فرضی نام ہے)، نے کہا کہ وہ خود کو سلیون کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرنے پر مجبور محسوس کرتی تھیں حالانکہ وہ ایسا نہیں چاہتی تھی۔ 77 سالہ سلیون نے کہا ہے کہ وہ ان الزامات کی 'قطعی طور پر' تردید کرتے ہیں، جو اس دور سے تعلق رکھتے ہیں جب انھوں نے فحش مواد، اخبارات اور فٹبال سے دولت کمائی۔

سنیچر کے روز بی بی سی پینوراما اور ٹائمز نے اس بات کی تصدیق کی کہ وہ پیر کے روز اپنی تحقیقات شائع کر دیں گے۔ اس کے چند گھنٹوں ہی بعد انھوں نے ویسٹ ہیم کے مشترکہ چیئرمین کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔

انھوں نے کہا کہ وہ ان الزامات کے خلاف لڑنے پر توجہ دینا چاہتے ہیں، جنھیں انھوں نے 'حقیقت کے برخلاف اور مکمل طور پر جھوٹے، دہائیوں پرانے الزامات' قرار دیا اور اس تحقیق کو 'بنیادی طور پر غیر منصفانہ' کہا۔ ہم یہ بھی انکشاف کر سکتے ہیں کہ سلیون نے علیحدہ طور پر اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ 1990 کی دہائی میں انھوں نے ایک ایسی لڑکی کے ساتھ جنسی تعلقات کے بدلے ادائیگی کی تھی، جس کے بارے میں ان کا خیال تھا کہ اس کی عمر 16 یا 17 سال تھی۔ اس وقت سلیون کی عمر چالیس کے عشرے میں تھی۔

یاد رہے کہ 2003 تک 16 یا 17 سال کی عمر کے فرد کے ساتھ جنسی تعلق کے بدلے ادائیگی کرنا غیر قانونی نہیں تھا۔ 1980 اور 1990 کی دہائیوں میں سلیون ماڈلنگ میں کیریئر بنانے کی خواہشمند خواتین کے لیے ایک بااثر شخصیت (گیٹ کیپر) کی حیثیت رکھتے تھے۔

فلورنس نے کہا کہ ایک کاروباری ملاقات کے دوران، جوان کے گھر پر ہوئی، سلیون نے انھیں بتایا کہ اگر وہ ان کے ساتھ جنسی تعلق قائم کریں تو وہ ان کے اخبارات کی 'مستقل لڑکیوں' میں شامل ہو سکتی ہیں۔

اس وقت 20 سالہ فلورنس کے مطابق انھوں نے مختلف بہانے بنانے کی کوشش کی جن میں یہ بھی شامل تھا کہ ان کے ماہواری کے ایام ہیں، لیکن اس کے بعد سلیون انھیں ایک بیڈروم میں لے گئے اور ان کے ساتھ جنسی تعلق قائم کیا۔ سلیون کے وکلا نے اس بیان کو ناقابلِ یقین قرار دیا ہے۔ دو خواتین نے کہا کہ انھیں محسوس ہوا کہ اپنے ماڈلنگ کیریئر کے مستقبل کو نقصان سے بچانے کے لیے ان کے پاس سلیون کے ساتھ سونے کے سوا کوئی چارہ نہیں اور انھوں نے سلیون پر اپنے اختیار کے ناجائز استعمال کا الزام لگایا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ 'وہ نوجوان لوگوں سے فائدہ اٹھا رہے تھے۔'

ایک اور سابق ماڈل نے کہا کہ جب اُنھوں نے سلیون کی جانب سے جنسی تعلق کی پیشکش کے بعد میٹنگ چھوڑنے کی کوشش کی تو انھیں معلوم ہوا کہ دروازہ بند ہے اور وہ وہاں سے تب ہی نکل پائیں جب انھوں نے زور زور سے چلانا شروع کیا۔ زیادہ تر خواتین نے گمنام رہنے کو ترجیح دی ہے۔ بعض صورتوں میں اس لیے کہ وہ سلیون سے خوفزدہ ہیں اور ممکنہ نتائج کے بارے میں فکرمند ہیں۔ ہمارے رپورٹرز نے ان کے بیانات کی تفصیلات کی تصدیق ڈائری کے اندراجات، پولیس اور دیگر ریکارڈز اور دوستوں اور اہلِ خانہ کے انٹرویوز کے ذریعے کی ہے، جن سے ان خواتین نے یہ باتیں شیئر کی تھیں۔

ہم نے یہ بھی دریافت کیا ہے کہ آٹھ خواتین نے سلیون کے رویے کے بارے میں میٹ پولیس یا ایسکس پولیس کو آگاہ کیا۔ ان میں ایک خاتون ہماری اس تحقیق کا بھی حصہ ہیں۔ سلیون ان تمام الزامات کی تردید کرتے ہیں اور ان کی بنیاد پر کبھی ان پر فردِ جرم عائد نہیں کی گئی۔ ہماری تحقیق فٹبال حکام کے لیے بھی سوالات اٹھاتی ہے کہ ان کے رویے کے بارے میں کیا معلومات موجود تھیں۔ ایک اور سابق ماڈل نے کہا کہ جب اُنھوں نے سلیون کی جانب سے جنسی تعلق کی پیشکش کے بعد میٹنگ چھوڑنے کی کوشش کی تو انھیں معلوم ہوا کہ دروازہ بند ہے اور وہ وہاں سے تب ہی نکل پائیں جب انھوں نے زور زور سے چلانا شروع کیا۔

زیادہ تر خواتین نے گمنام رہنے کو ترجیح دی ہے۔ بعض صورتوں میں اس لیے کہ وہ سلیون سے خوفزدہ ہیں اور ممکنہ نتائج کے بارے میں فکرمند ہیں۔

ہمارے رپورٹرز نے ان کے بیانات کی تفصیلات کی تصدیق ڈائری کے اندراجات، پولیس اور دیگر ریکارڈز اور دوستوں اور اہلِ خانہ کے انٹرویوز کے ذریعے کی ہے، جن سے ان خواتین نے یہ باتیں شیئر کی تھیں۔ ہم نے یہ بھی دریافت کیا ہے کہ آٹھ خواتین نے سلیون کے رویے کے بارے میں میٹ پولیس یا ایسکس پولیس کو آگاہ کیا۔ ان میں ایک خاتون ہماری اس تحقیق کا بھی حصہ ہیں۔ سلیون ان تمام الزامات کی تردید کرتے ہیں اور ان کی بنیاد پر کبھی ان پر فردِ جرم عائد نہیں کی گئی۔ ہماری تحقیق فٹبال حکام کے لیے بھی سوالات اٹھاتی ہے کہ ان کے رویے کے بارے میں کیا معلومات موجود تھیں۔

لبنان اور فلسطین کی سرحد پر مسلح تصادم اور قابض فوج کا ہائی الرٹ

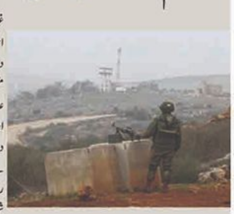

غزہ: قابض اسرائیلی میڈیا کی اطلاعات کے مطابق منگل کی دوپہر جنوبی لبنان اور شمالی مقبوضہ فلسطین کے سرحدی علاقے میں ایک مزاحمت کار اور قابض اسرائیل کی فوج کے درمیان مسلح تصادم ہوا ہے۔ قابض اسرائیلی فوج کے ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ شمالی مقبوضہ فلسطین میں واقع یہودی بستی المنارہ کے قریب سرحدی باڑ تک پہنچنے میں کامیاب ہونے کے بعد قابض فوج اور ایک مسلح فرد کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا ہے۔ دوسری جانب اسرائیلی چینل کان نے دعویٰ کیا ہے کہ مزاحمت کار لبنانی سرزمین سے سرحد عبور کرنے میں کامیاب ہو گیا جبکہ حدشوت بزمان اخبار نے اس واقعے کو شمالی سرحد پر پیش آنے والا ایک غیر معمولی واقعہ قرار دیا ہے۔ اس واقعے کے بعد اسرائیلی میڈیا نے بتایا کہ قابض فوج نے لبنان کے ساتھ سرحد کے قریب متعدد راستوں اور سڑکوں کو بند کر دیا ہے جبکہ علاقے میں وسیع پیمانے پر سکیورٹی ہائی الرٹ جاری کر دیا گیا ہے اور علاقے میں مزید مزاحمت کاروں کی موجودگی کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اسی ذرائع کے مطابق یہ بندش اس وقت عمل میں آئی جب ایک مزاحمت کار نے ایک یہودی بستی کے گرد و نواح میں پہنچ کر فائرنگ کا آپریشن کیا جس کے بعد قابض فوج نے علاقے میں وسیع پیمانے پر تلاشی کی کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔

عمر عبدالقادر: صومالیہ کے پہلے ورلڈ کپ ریفری جنھیں امریکہ میں داخلے سے روک دیا گیا

پوریا جافرے۔ بی بی سی نیوز

عمر آرتن، جو ورلڈ کپ فائنلز میں ریفری کے فرائض انجام دینے والے پہلے صومالی ریفری بننے والے تھے، کو ٹورنامنٹ کے آفیشلز کی فہرست سے نکال دیا گیا ہے کیونکہ انھیں امریکہ میں داخلے کی اجازت نہیں دی گئی۔

عمر آرتن کو 2025 میں افریقی فٹبال کنفیڈریشن (سی اے ایف) کی جانب سے سال کا بہترین مرد ریفری قرار دیا گیا تھا۔ انھیں میامی انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر امریکہ میں داخل ہونے سے روک دیا گیا، جس کے بعد وہ اس وقت ترکی میں موجود ہیں۔

امریکی امیگریشن حکام نے انھیں ملک میں داخل نہ ہونے دینے کی کوئی باضابطہ وجہ نہیں بتائی، تاہم صومالیہ ان ممالک میں شامل ہے جو صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کی جانب سے عائد کردہ سفری پابندیوں کی فہرست میں شامل ہیں۔

امریکی حکام سے رابطے کے بعد عالمی فٹبال تنظیم فیفا نے تصدیق کی کہ عمر آرتن 2026 کے فٹبال ورلڈ کپ میں نہ تربیت دے سکیں گے اور نہ ہی ریفری کے فرائض انجام دے سکیں گے۔

فیفا نے اپنے بیان میں کہا کہ عمر عبدالقادر آرتن کو امریکہ میں داخلے سے محروم کیے جانے کے باعث وہ فیفا ورلڈ کپ 2026 میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ فیفا میزبان ملک کے امیگریشن اور ویزا سے متعلق فیصلوں میں شامل نہیں ہوتا، اور حکام نے آگاہ کیا ہے کہ فی الحال عمر آرتن کی امیگریشن حیثیت تبدیل نہیں کی جائے گی۔

فیفا کے مطابق، ماضی کے ٹورنامنٹس کی طرح اس بار بھی میزبان حکومت ہی یہ فیصلہ کرتی ہے کہ کس شخص کو ویزا دیا جائے اور کسے ملک میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے۔ جب گذشتہ سال 25 مارچ کو ایران نے فٹبال ورلڈ کپ کے لیے کوالیفائی کیا تو شاید کسی کو بھی ان مسائل کا اندازہ نہیں تھا جو سامنے آنے والے تھے۔ تقریباً ایک سال بعد اس عالمی ٹورنامنٹ میں ایران کی شرکت سب سے پیچیدہ کہانی بن چکی ہے کیوں کہ ایران ایک ایسے میزبان ملک میں کھیل رہا ہے جس نے اسرائیل سے مل کر ایران پر حملے کیے جن میں ملک کے رہبرِ اعلیٰ بھی ہلاک ہوئے اور یہ تنازع اب تک جاری ہے۔ ایران کی ٹیم اس ٹورنامنٹ کے لیے کوالیفائی کرنے والی ابتدائی ٹیموں میں شامل تھی لیکن اس کے اراکین کو امریکہ کا ویزا گزشتہ جمعے کے دن ملا ہے۔ ایرانی دستے کے کئی اراکین، جن میں ایرانی فٹبال فیڈریشن کے سربراہ مہدی تاج شامل ہیں، کو ویزا نہیں دیا گیا۔ امریکی محکمہ خارجہ نے بی بی سی کو بتایا ہے کہ کھلاڑیوں اور ضروری عملے کو ویزا جاری کیا جا چکا ہے تاہم یہ بھی کہا گیا کہ 'ایرانی ٹیم کو اس بات کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ امریکی نظام کا فائدہ اٹھاتے ہوئے امریکہ میں جھوٹے بہانوں سے دہشت گرد داخل کرے۔'

40 سال کا تناؤ

ایران اور امریکہ کے تعلقات چار دہائی قبل انقلاب ایران کے وقت خراب ہوئے تھے جب تہران میں امریکی سفارت خانے پر قبضہ کرنے والے مظاہرین نے عملے کو یرغمال بنا لیا تھا۔ دونوں ملکوں کے بیچ باضابطہ سفارتی تعلقات ختم ہو گئے تھے۔

ایسے میں فٹبال کا میدان دونوں ملکوں کے درمیان براہ راست تعلق کی وجہ بنا جس میں سب سے مشہور مقابلہ 1998 کے ورلڈ کپ میں فرانس میں ہوا جب ایران نے امریکہ کو دو ایک سے شکست دی۔ اس میچ کی سیاسی اہمیت کی وجہ سے پوری دنیا کی توجہ حاصل رہی اور ورلڈ کپ کی تاریخ کا یادگار مقابلہ بن گیا تھا۔

میچ شروع ہونے سے پہلے ایرانی کھلاڑیوں نے امریکی ٹیم کے اراکین کو امن کی نشانی کے طور پر سفید گلاب کے پھول پیش کیے تھے۔ 2022 میں دونوں ٹیموں کا ایک بار پھر قطر میں آمنا سامنا ہوا تو امریکہ نے ایک صفر سے ایران کو شکست دی۔ حالیہ ٹورنامنٹ میں بھی یہ امکان موجود ہے کہ ایران اور امریکہ کا میچ ہو سکتا ہے۔ ورلڈ کپ کے موجودہ فارمیٹ کے تحت ناک آؤٹ مرحلے میں دونوں ٹیمیں مدمقابل ہو سکتی ہیں اور دونوں ملکوں کے درمیان حالیہ جنگ کے تناظر میں اس میچ کی اہمیت کافی زیادہ ہو گی۔

فٹبال: وہ کھیل جو کبھی ایران کو متحد رکھتا تھا

ایران کی قومی فٹبال ٹیم اور ایرانی عوام کے درمیان تعلق اس بار ماضی کے مقابلے میں پیچیدہ دکھائی دیتا ہے۔ روایتی طور پر ایران کی فٹبال ٹیم ایک ایسا ادارہ رہا ہے جو سیاسی اور معاشرتی تقسیم کے باوجود سب حلقوں کی جانب سے حمایت حاصل کرتا رہا۔ دو ہزار چودہ اور دو ہزار اٹھارہ کے عالمی ٹورنامنٹ کے دوران ٹیم کو وسیع پیمانے پر عوامی حمایت ملی تھی۔

تاہم دو ہزار بائیس میں قطر میں ہونے والے ورلڈ کپ سے قبل جب ملک میں مظاہرے شروع ہوئے جب ایک خاتون کی پولیس حراست میں ہلاکت ہوئی تو معاملات بدل گئے تھے اور ایرانی فٹبال ٹیم نے خود کو ایک سیاسی بحث کا مرکز پایا۔

کچھ ایرانی توقع کر رہے تھے کہ ٹیم کے کھلاڑی بھی مظاہرین سے اظہارِ یکجہتی کریں گے جبکہ چند کا اصرار تھا کہ کھلاڑیوں کو سیاست سے دور رہنا چاہیے۔ دو ہزار چھبیس کا ورلڈ کپ بھی حکومت مخالف مظاہرین کے خلاف کریک ڈاؤن کے چھ ماہ بعد ہو رہا ہے جس کے دوران انسانی حقوق کی تنظیموں کے مطابق ہزاروں افراد ہلاک ہوئے تھے۔

چند شائقین ٹیم کو سیاسی اختلافات کے باوجود قومی فخر کی علامت سمجھتے ہیں۔ لیکن دوسری جانب ایسا حلقہ بھی ہے جو اب پہلے سے زیادہ تنقید کر رہا ہے اور سمجھتا ہے کہ کھلاڑی اور ٹیم ریاستی اداروں سے اتنا قریب ہیں کہ انھیں سیاسی اسٹیبلشمنٹ سے الگ نہیں دیکھا جا سکتا۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ٹیم کی حمایت کم ہوئی ہے۔ فٹبال ایران میں سب سے مقبول کھیل ہے اور لاکھوں لوگ امریکہ میں ٹیم کی مصروفیات پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں۔

ایرانی ٹیم کی کوشش ہو گی کہ اس بار وہ کچھ ایسا کر پائیں جو وہ پہلے کبھی نہیں کر سکے۔ سات بار ورلڈ کپ کے لیے کوالیفائی کرنے کے باوجود ایران گروپ مرحلے سے آگے نہیں جا سکا ہے۔ لیکن اس بار 48 ٹیموں کے ہوتے ہوئے زیادہ مواقع ہیں اور ایران اس بار ناک آؤٹ مرحلے تک رسائی کو ممکن سمجھ رہا ہو گا۔ فٹبال ورلڈ کپ اکثر اپنے زمانے کی سیاسی حقیقتوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود سفارتی تنہائی، عسکری تنازع، ویزا کی غیر یقینی اور اپنے ہی ملک میں سیاسی تقسیم کی وجہ سے بٹی ہوئی حمایت کے بیچ کسی بھی ملک کی ٹیم کے لیے اتنے مسائل شاید ہی کسی اور ٹیم کو ماضی میں پیش آئے ہوں۔

حماس کی جانب سے مغربی کنارے میں قابض اسرائیل کی مسماری کارروائیوں میں اضافے پر انتباہ

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں قابض اسرائیل کی طرف سے گھروں کو مسمار کرنے کی کارروائیوں میں تیزی آنے پر شدید انتباہ جاری کیا ہے۔ تحریک نے کہا ہے کہ قابض دشمن نے حال ہی میں الخلیل میں درجنوں تجارتی اور رہائشی عمارتوں کو مسمار کرنے کے نوٹس جاری کیے ہیں جو فلسطینی وجود کے خلاف ایک اعلانیہ جنگ ہے۔ حماس نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ مغربی کنارے میں بڑے پیمانے پر جاری مسماری کی یہ کارروائیاں ہمارے عوام کو ان کی زمین سے بے دخل کرنے کے ناپاک مقصد کے تحت کی جا رہی ہیں۔ حماس نے مزید کہا کہ یہ ہتھکنڈے ہمارے عوام کے صبر اور ثابت قدمی کے سامنے ناکام ہوں گے کیونکہ وہ اپنے حقوق اور قابض دشمن سے آزادی کے واحد راستے یعنی مزاحمت پر سختی سے کاربند ہیں۔ بیان میں اس بات پر زور دیا گیا کہ یہ مسلسل کارروائیاں اور مسماری کے بڑھتے ہوئے نوٹس تمام بین الاقوامی قوانین اور روایات کی صریح خلاف ورزی ہیں۔ یہ اقدامات منظم یہودیت اور نسل کشی کے عمل کا تسلسل ہیں اور ہمارے عوام کو خطرناک حد تک نشانہ بنانے کے ساتھ ساتھ غزہ اور مقبوضہ بیت المقدس میں جاری نسل کشی اور جبری بے دخلی کی جنگ کا ہی ایک حصہ ہیں۔ حماس نے عالمی برادری اور تمام متعلقہ ممالک اور فریقین سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر حرکت میں آئیں اور مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں مسماری کے ان قتل عام کو رکوائیں۔ تحریک نے مطالبہ کیا کہ قابض حکومت پر دباؤ ڈالا جائے تاکہ فلسطینی عوام کے خلاف ان روزمرہ کے جرائم کا خاتمہ کیا جا سکے۔

قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ میں طبی عملے کی گرفتاری، شہداء کی نئی تعداد کا اعلان

غزہ: فلسطینی وزارت صحت نے منگل کی صبح ہلال احمر فلسطین کی ایمبولینس ٹیم کے سات ارکان کو ان کے انسانی فرائض کی انجام دہی کے دوران قابض اسرائیلی فوج کی جانب سے گرفتار کیے جانے کے عمل کی شدید مذمت کی ہے۔ یہ واقعہ ہنگامی صورتحال کے دوران طبی شعبے سے وابستہ افراد کو نشانہ بنانے کا ایک اور ثبوت ہے۔ وزارت نے وضاحت کی کہ قابض اسرائیلی فوج نے صلاح الدین روڈ پر کام کرنے کے دوران گرفتار کیے گئے عملے کے پانچ ارکان کو پوچھ گچھ کے بعد بعد ازاں رہا کر دیا ہے جبکہ دو ارکان بدستور قابض صہیونی عقوبت خانوں میں قید ہیں۔ اس کے علاوہ گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران غزہ کی پٹی کے ہسپتالوں میں آٹھ شہداء اور 34 زخمیوں کی آمد ریکارڈ کی گئی ہے۔ اس وقت بھی متعدد شہداء ملبے تلے اور سڑکوں پر موجود ہیں کیونکہ شہری دفاع اور ایمبولینس ٹیمیں زمینی حالات کی سنگینی اور ریسکیو آپریشنز کے تعطل کی وجہ سے اب تک ان تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔ وزارت کے اعداد و شمار کے مطابق دس اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کے بعد سے اب تک کل شہداء کی تعداد 978 اور زخمیوں کی تعداد 3097 ہو گئی ہے جبکہ 782 لاشیں ملبے سے نکالی جا چکی ہیں۔ سات اکتوبر سنہ 2023ء کو شروع ہونے والی جارحیت سے اب تک مجموعی تعداد 72 ہزار 988 شہداء اور ایک لاکھ 73 ہزار 205 زخمیوں تک پہنچ گئی ہے جو انسانی نقصانات کی وسعت اور طبی نظام پر مسلسل دباؤ کی عکاسی کرتی ہے۔

'بہتر زندگی گزارنے کے لیے خاندان کے ساتھ زیادہ وقت گزاریں'

100 سال قبل متعارف کروائے گئے پانچ روزہ ورک وِیک نے دنیا کو کیسے بدلا؟

ایڈیسن ویگا۔ بی بی سی نیوز برازیل

'ملک ہفتے میں پانچ روز کام (پانچ روزہ ورک وِیک) کے لیے تیار ہے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جسے پوری صنعت میں نافذ کیا جانا چاہیے۔ وقت آ گیا ہے کہ اس خیال کو ختم کر دیا جائے کہ مزدوروں کا فارغ وقت 'وقت کا ضیاع' یا یہ کسی خاص طبقے کا استحقاق ہے۔'

یہ الفاظ آج سے 100 سال قبل یکم مئی 1926 کو کی گئی ایک تقریر کا حصہ تھے۔ تاہم یہ تقریر کسی مزدور یا یونین رہنما، سوشلسٹ کارکن یا لیبر سیاست دان کی نہیں بلکہ انسانی تاریخ کے عظیم صنعت کاروں میں سے ایک ہنری فورڈ کی تھی۔ سنہ 1863 میں پیدا ہونے والے ہنری نہ صرف فورڈ موٹر کمپنی کے مالک تھے بلکہ ان کا شمار 'اسمبلی لائن' کہلائے جانے والے صنعتی نظام کے بانیوں میں بھی ہوتا ہے۔

اس روز کے بعد سے اُن کے وسیع صنعتی کمپلیکس میں ہفتے میں پانچ روز کام اور دو دن تعطیل کا نظام رائج ہو گیا، جس میں ہفتہ وار اوقاتِ کار 40 گھنٹے مقرر کیے گئے۔ کام کے اوقاتِ کار کو محدود کر کے ہفتہ وار تعطیل کو بڑھانے کا یہ تصور محنت کش طبقے کے حق میں ایک اہم پیش رفت تھا، جو 1919 میں بین الاقوامی ادارہ محنت (آئی ایل او) کے مقرر کردہ معیار سے بھی آگے تھا۔ آئی ایل او نے ہفتہ وار زیادہ سے زیادہ اوقاتِ کار 48 گھنٹے طے کیے تھے۔

تاہم فورڈ نے یہ فیصلہ راتوں رات نہیں کیا تھا۔ فورڈ اس نئے نظام کو پہلے سے ہی اپنے کچھ شعبوں میں آزما رہے تھے۔ مارچ 1922 میں دی نیو یارک ٹائمز میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں ہنری فورڈ کے بیٹے ایڈسل برائنٹ فورڈ، جو 1919 سے کمپنی چلا رہے تھے، نے لکھا کہ 'ہر انسان کو آرام اور تفریح کے لیے ہفتے میں ایک دن سے زیادہ وقت درکار رہتا ہے۔'

اس مضمون میں اُنھوں نے دلیل دی کہ 'فورڈ ہمیشہ اپنے ملازمین کے لیے ایک مثالی خاندانی زندگی کو فروغ دینے کی کوشش کرتے رہے ہیں' اور یہ بھی کہا کہ اُن کے خیال میں 'بہتر زندگی گزارنے کے لیے ہر انسان کے پاس اپنے خاندان کے ساتھ گزارنے کے لیے زیادہ سے زیادہ وقت ہونا چاہیے۔'

کمپنی کا معاشی فائدہ

فورڈ کی جانب سے ہفتے میں پانچ روز کام لینے کے رضاکارانہ فیصلے کے بعد یہ نظام مزید پھیلتا چلا گیا۔ امریکہ میں 1938 میں قانون کے ذریعے ہفتہ وار اوقاتِ کار کم کر کے 44 گھنٹے کر دیے گئے۔ پھر 1940 میں اس حد کو مزید کم کر کے 40 گھنٹے مقرر کر دیا گیا، جس کی تجویز فورڈ نے 14 برس پہلے دی تھی۔

دوسری عالمی جنگ کے بعد کارخانوں میں کام کو منظم کرنے کا 'فورڈسٹ نظام' پوری دنیا میں پھیل گیا۔ ساؤ پاؤلو کی سٹیٹ یونیورسٹی (یونیسپ) کے پروفیسر اور مورخ پاؤلو ہنریکے مارٹینیز کے مطابق 'امریکی صنعتی اور قومی معیشت کے ماڈل کو جاپان اور چین جیسے معاشروں میں بھی اپنایا گیا، جنھوں نے 1945 کے بعد عالمی معیشت کی بحالی میں حصہ لیا۔'

لیبر وکیل پیڈرو ماسیئل کے مطابق اس نظام کو اپنانے کی ایک بڑی وجہ اس کی کامیابی تھی۔ وہ کہتے ہیں: 'یہ ماڈل کمپنیوں کے لیے معاشی طور پر فائدہ مند ثابت ہوا، جس کے بعد اس طرز کے اوقاتِ کار مقبول ہونے لگے۔' مسابقت کرنے والی کمپنیوں کو بھی یقین ہو گیا کہ کم گھنٹے کام کرنے کا مطلب 'کم پیسہ کمانا نہیں۔'

مؤرخ کے مطابق 1960 کی دہائی تک مینیجرز اور مزدوروں کی تربیت مشترکہ طور پر کی جاتی تھی، جس میں آجر اور ملازمین دونوں پیداوار اور محنت کی استعداد کے ذریعے کمپنی کی کامیابی کے لیے ایک مشترکہ عہد میں بندھے ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک گمراہ کن تصور بھی پیدا ہو گیا کہ ایک فریق دوسرے کے بغیر وجود نہیں رکھ سکتا۔ مارٹینیز کے مطابق اسی سے یہ خیالات بھی جنم لیتے ہیں، جیسے ملازمین سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ 'کمپنی کے وفادار' بن کر رہیں۔

وہ زور دیتے ہیں کہ یہ 'سماجی ہم آہنگی' کا ایک تصور تھا جسے ہنری فورڈ نے فروغ دیا اور یہ محنت کشوں کی بے چینی کو قابو میں رکھنے کی ایک موثر حکمتِ عملی بھی تھی۔ اگرچہ آرام کے اوقات کو باقاعدہ کرنا ایک ضرورت بن چکا تھا، خصوصاً صنعتی سرمایہ داری کے آغاز اور طویل و مشقت طلب اوقاتِ کار کے ساتھ، تاہم یہ حقیقت ہے کہ دو روزہ تعطیل کا تصور ایک ایسے طرزِ فکر سے انحراف تھا جو قدیم زمانے سے چلا آ رہا تھا۔ اس کی ایک اہم مثال اُس مقدس کتاب میں ملتی ہے جو یہودی-عیسائی مذاہب کی بنیاد سمجھی جاتی ہے۔

بائبل کے سلسلے کی پہلی کتاب جینیسس میں بیان کی گئی تخلیقِ کائنات کی روایت کے مطابق خدا نے مسلسل چھ دن کام کرنے کے بعد ساتویں دن آرام کیا۔ یہ روایت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ قدیم ادوار میں کام اور آرام کو کس طرح منظم کیا جاتا تھا۔

تاہم فورڈ سے پہلے بھی تبدیلی کی کچھ مثالیں موجود تھیں۔ میکینزی پریسبیٹیرین یونیورسٹی میں لیبر قوانین کے پروفیسر اور وکیل کلاوڈینور روبرٹو باربیئیر و اس کی ایک مثال دیتے ہیں کہ امریکہ کی ایک ٹیکسٹائل فیکٹری نے 1908 میں پانچ روزہ ورک ویک متعارف کروایا تھا تاکہ یہودی ملازمین کے لیے سبت (مذہبی تعطیل) کا خیال رکھا جا سکے۔ ان کا کہنا ہے کہ فورڈ نے اس ماڈل کو وسعت اور صنعتی پیمانے پر اپنایا۔ 'یہ عمل محض ایک سماجی رعایت کے طور پر نہیں دیکھا جاتا رہا بلکہ اسے ایک مؤثر انتظامی حکمتِ عملی بھی سمجھا جانے لگا۔'

وقت پیسہ ہے

ہنری فورڈ یہ سمجھتے تھے کہ اگرچہ ترقی کے نتیجے میں کاروباری منافع اور پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہونا چاہیے لیکن اس کے ساتھ ساتھ کارکنوں کو بھی اس کا فائدہ پہنچنا چاہیے۔ اس وقت تک وہ اپنے ملازمین کے لیے پیداواری بونس کا ایک نظام متعارف کروا چکے تھے اور 1914 میں انھوں نے مزدوروں کی کم از کم اجرت کو دوگنا کرنے کا فیصلہ کیا، جس کے باعث دیگر صنعت کاروں کے ساتھ تنازع بھی پیدا ہوا۔

فورڈ کا موقف تھا کہ اسمبلی لائن نے خود اس کو ممکن بنایا۔ جب 1913 میں فورڈ کی ماڈل ٹی گاڑی کی پیداوار میں اس طریقے کو اپنایا گیا تو ایک گاڑی تیار کرنے کا وقت 12 گھنٹوں سے کم ہو کر صرف ڈیڑھ گھنٹے سے کچھ زیادہ رہ گیا۔ فورڈ سمجھتے تھے کہ کارکردگی میں بہتری کا کارکنوں کو بھی کسی نہ کسی شکل میں انعام ملنا چاہیے۔ فورڈ نے 1926 کی اپنی تقریر میں تسلیم کیا: 'بڑی کمپنیوں کی ترقی، اور اُن کی توانائی، جدید مشینری کے استعمال اور مجموعی طور پر وقت، مواد اور انسانی محنت کے ضیاع کو کم کرنے کی صلاحیت ہی وہ عوامل تھے، جنھوں نے آٹھ گھنٹے کے کام کے دن کو ممکن بنایا۔'

'اسی طرح نئی پیش رفت ہمیں پانچ روزہ ورک وِیک قائم کرنے کی بھی اجازت دیتی ہے۔' واضح طور پر فورڈ اُس وقت مزدوروں کے ایک دیرینہ مطالبے کا جواب دے رہے تھے۔ جون 1990 میں دی جرنل آف اکنامک ہسٹری میں شائع ہونے والے ایک تحقیقی مضمون میں ماہرِ معیشت اور مؤرخ رابرٹ وہپلز، جو اُس وقت امریکہ کی یونیورسٹی آف وسکونسن میں پروفیسر تھے، نے نشاندہی کی کہ دوسری عالمی جنگ سے پہلے مزدوروں کی جانب سے اوقاتِ کار کم کرنے کی جدوجہد، بہتر اجرت کے مطالبات شدت اختیار کر چکے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ فورڈ محض اپنے مزدوروں پر 'مہربان' نہیں تھے۔ 'ہنری فورڈ کی محرکات محض انسان دوستی پر مبنی نہیں تھیں۔' وہ جانتے تھے کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور اُن کا یہ اقدام کس طرح زیادہ منافع کمانے میں مددگار ثابت ہو گا۔ مارٹینیز فورڈ کے اس فیصلے کو اُن کے کاروباری طرزِ عمل پر حاوی 'دو بنیادی اصولوں' کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ پہلا اصول تھا: 'کام کی منظم اور طریقہ وار تنظیم'۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔ 42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔ میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جوابدہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔